اعلاء کلمۃ اللہ فی تحقیق من دون اللہ

40 آیات، 288 مفسرین کی تصریحات

73 مخالفین کی تائیدات پر مشتمل ایک بے نظیر تصنیف

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ کلمہ من دون اللہ

کے عموم میں انبیاء، خاتم الانبیاء، اولیاء، پیر، فقیر

سب داخل ہیں۔

مصنف

شیخ الحدیث علامہ مفتی مفسر قرآن قامع البدعۃ محی السنۃ

علامہ خواجہ حیات اعوان بگلوی

صدر المدرسین و پرنسپل دارالعلوم مفتاح القرآن

خطیب جامع مسجد طوبیٰ بھمدانہ کلاں G/16 اسلام آباد

ناشر

مکتبۃ الاشاعت مجاہد آباد مندرہ بہاؤالدین

عظیم الشان خوشخبری

★ اب مکتبہ اشاعت آپ کے جیب میں ★

دنیامیں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف Play Storeاور Websiteسے بالکل فری انسٹال / ڈاؤن لوڈ کریں۔

انسٹال / ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Storeسے " مکتبۃ الاشاعت "انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاون لوڈ کریں نیز اپنی کتاب کو Play Store/Websiteپر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً بوقتاً Play Storeاور websiteپر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ و تفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت "کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

WhatsApp:0320-1914145

ویب سائیٹ maktabatulishaat.com (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جو قائل دخل غیر ہے بکتا ہے
شرک ہے جو غیر کی طرف تکتا ہے

دینا چاہے تو کون اسے روک سکے
دینا روکے تو کون دے سکتا ہے

اعلاءِ کلمۃ اللہ
فی
تحقیقِ مِن دُونِ اللہ

مصنف

محقق لاثانی عالم ربانی مفسر قرآن قامع البدعت محی السنۃ

علامہ خضر حیات بھکروی

صدر المدرسین و پرنسپل دار العلوم مسلح القرآن خطیب جامع مسجد طوبیٰ بھدانہ کلاں G/16 اسلام آباد

مکتبۃ الاشاعت مجاہد آباد منڈی بہاؤالدین

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب..... اعلاء کلمۃ اللہ فی تحقیق من دون اللہ

تالیف..... مناظر اسلام علامہ خضر حیات بھکروی

طبع اول..... اکتوبر 2017ء

ناشر..... مکتبہ الاشاعت منڈی بہاؤالدین

نوٹ: کوشش کی گئی ہے کہ عبارت اور بالخصوص آیات قرآنیہ واحادیث مبارکہ میں کسی قسم کی غلطی نہ رہے مگر پھر بھی بتقاضائے بشریت اگر کمپوزنگ کی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مطلع کردیں انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں آپ کے شکر کے ساتھ اس کی تصحیح کردی جائے گی۔

ملنے کے پتے:

مکتبۃ الاشاعت منڈی بہاؤالدین

مکتبہ حقانیہ ڈی سی روڈ گوجرانوالہ

مکتبہ حسینیہ فاروق اعظم روڈ سرگودھا

مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

دارالتوحید والسنۃ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور

مکتبۃ الیمان پنج پیر سوابی۔ اسلامک کتب خانہ رحمان پلازہ سوابی

برائے رابطہ:

0345-8263485 - 0300-7563485

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

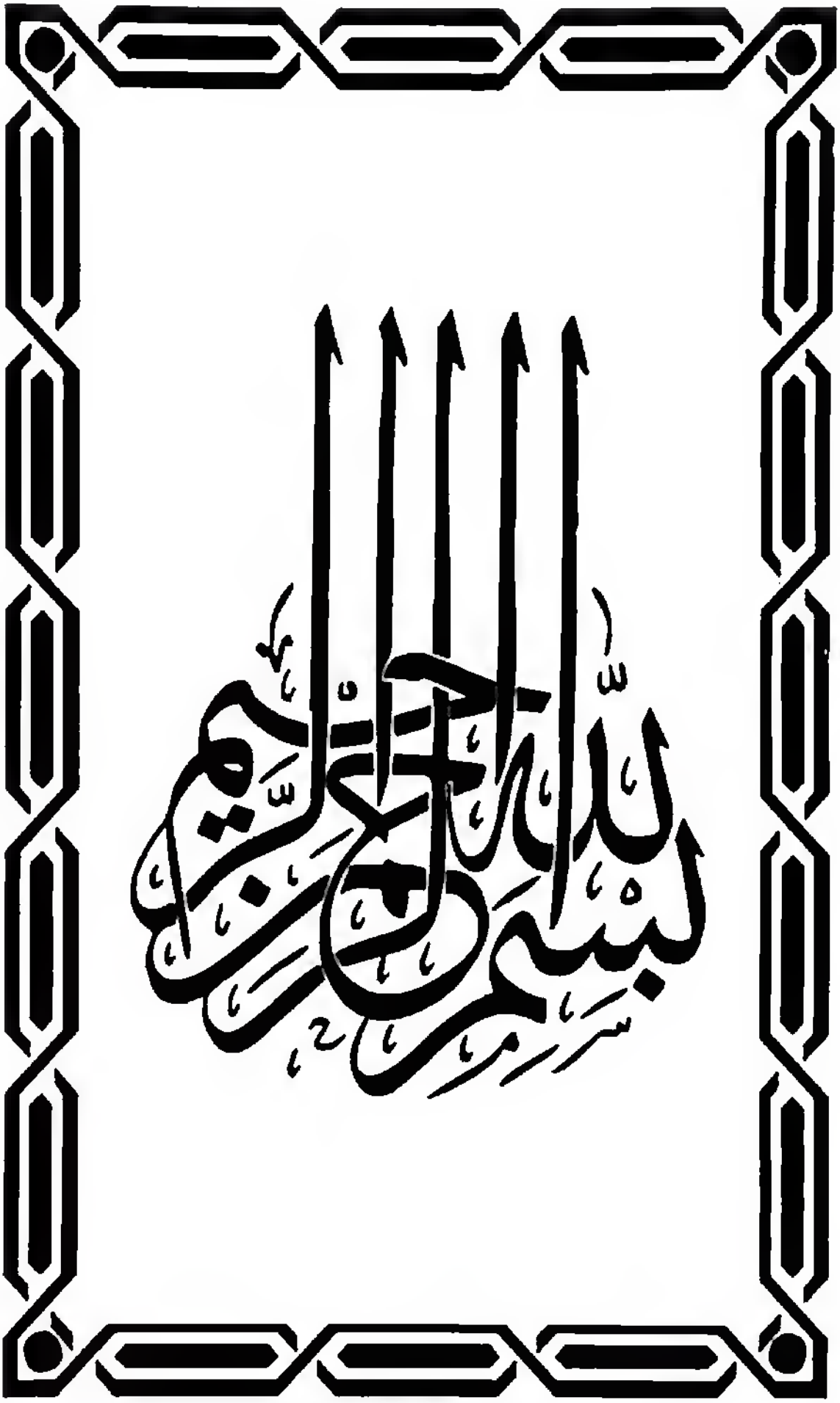

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہرست مضامین

مضمون — صفحہ نمبر

- عرض ناشر 23
- علیۃ الکتاب 26
- ☆....کلمۃ التقدیم 29
- ☆....دعوی 32
- من دون اللہ کو بتوں کے ساتھ خاص کرنے کی خرابیاں 32
- ☆....تصریحات العرفین 34
- تصریح نمبر﴿1﴾ مفتی اعظم بریلویہ محمد اشرف سیالوی 34
- تصریح نمبر﴿2﴾ مفتی شیخ اوکاڑوی 35
- تصریح نمبر﴿3﴾ بریلوی مناظر اعظم عمر اچھروی 35
- تصریح نمبر﴿4﴾ بریلوی جنید زماں اچھروی 36
- تصریح نمبر﴿5﴾ بریلوی مناظر اعظم اچھروی 36
- تصریح نمبر﴿6﴾ بریلوی شیر پنجاب اچھروی 36
- تصریح نمبر﴿7﴾ بریلوی محقق غلام رسول سعیدی 36
- تصریح نمبر﴿8﴾ ماسٹرین صفدر اوکاڑوی 37
- تصریح نمبر﴿9﴾ ماسٹرین صفدر اوکاڑوی 37
- تصریح نمبر﴿10﴾ ماسٹرین صفدر اوکاڑوی 37
- ☆....شواہد القرآن 38
- ☆....شاہد نمبر﴿1﴾ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 116/117/118) 38

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- اشارات وفوائد 38
- دوم فائدہ 40
- تائید نمبر2: پیر کرم شاہ بھیروی بریلوی 40
- نہم سلف علامہ عبدالباقی زرقانی 41
- ☆.....شبہ نمبر2 (موقتی اسرائیل آیت 57/56) 42
- اشارات وفوائد 43
- تائید نمبر1: بریلوی مدرسہ فاضل نعیم الدین مرادآبادی 43
- تائید نمبر2: مفتی احمد یار خان بریلوی 44
- تائید نمبر3: شیخ محمد رسول سعیدی بریلوی 44
- تائید نمبر4: پیر کرم شاہ بھیروی 45
- تائید نمبر5: مودودیہ 46
- تائید نمبر6: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستانبولی الحنفی الخلوتی المولیٰ ابوالفداء (المتوفی: 1127ھ) 46
- تنبیہ 46
- نہم سلف نمبر1: مولانا محمد شفیع دیوبندی 47
- نہم سلف نمبر2: قاضی ثناء اللہ پانی پتی 47
- نہم سلف نمبر3: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی 48
- نہم سلف نمبر4: علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ) 48
- نہم سلف نمبر5: علامہ ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ) 49
- نہم سلف نمبر6: علامہ محمد بن محمد بن محمود ابومنصور الماتریدی (المتوفی: 333ھ) 49
- نہم سلف نمبر7: امام ابوالحجاج مجاہد بن جبر المکی القرشی المخزومی (المتوفی: 104ھ) 49
- نہم سلف نمبر8: امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (المتوفی: 310ھ) 49

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فہم سلف نمبر 9: علامہ ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن ادریس بن المنذر تمیمی حنظلی رازی ابن ابی حاتم (المتوفی: 327ھ) 50
- فہم سلف نمبر 10: علامہ ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم حنفی سمرقندی (المتوفی 375ھ) 51
- فہم سلف نمبر 11: علامہ ابو الحسین علی بن محمد بن حبیب الماوردی البصری (المتوفی 450ھ) 51
- فہم سلف نمبر 12: علامہ ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی (المتوفی: 510ھ) 51
- فہم سلف نمبر 13: علامہ قاضی ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عطیہ الاندلسی (المتوفی 546ھ) 52
- فہم سلف نمبر 14: علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی القرشی التیمی البکری الحنفی (المتوفی 597ھ) 52
- فہم سلف نمبر 15: امام فخر الدین محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی التمیمی البکری الرازی 53
- الشافی (المتوفی 606ھ) 53
- اہم فائدہ 54
- تنبیہ 54
- فہم سلف نمبر 16: علامہ ابو محمد عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام بن ابی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی (المتوفی: 660ھ) 55
- فہم سلف نمبر 17: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الاندلسی (المتوفی: 745ھ) 55
- فہم سلف نمبر 18: علامہ ابو حفص سراج الدین عمر بن علی بن عادل الحنبلی الدمشقی الصوفی (المتوفی: 775ھ) 55
- فہم سلف نمبر 19: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 56
- فہم سلف نمبر 20: علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیحی ابو الحسن المعروف بالخازن (المتوفی: 741ھ) 57
- دعوت فکر 57
- ☆ شاہد نمبر 3 (سورۃ المائدہ 76) 58
- اشارات و فوائد 58
- شاہد نمبر 1: نعیم الدین مراد آبادی 59
- شاہد نمبر 2: محقق غلام رسول سعیدی 60
- تحریف سعیدی 62

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- تائید نمبر 3: پیر کرم شاہ بھیروی 62
- تحریف بھیروی 63
- تائید نمبر 4: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستنبولی الحنفی الخلوتی المولیٰ ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ) 63
- التباس 63
- قسم سلف نمبر 1: مرشد تھانوی 64
- قسم سلف نمبر 2: علامہ عبد الماجد دریا آبادی 64
- فائدہ 64
- قسم سلف نمبر 3: علامہ محمد ثناء اللہ پانی پتی 64
- قسم سلف نمبر 4: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی 65
- قسم سلف نمبر 5: علامہ عبد الحق حقانی 65
- قسم سلف نمبر 6: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ) 66
- قسم سلف نمبر 7: علامہ ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ) 66
- قسم سلف نمبر 8: علامہ ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندی (المتوفی: 373ھ) 67
- قسم سلف نمبر 9: علامہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الاندلسی المحاربی (المتوفی: 542ھ) 68
- قسم سلف نمبر 10: علامہ ابن جوزی 69
- قسم سلف نمبر 11: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ) 69
- قسم سلف نمبر 12: علامہ عبد اللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی: 710ھ) 71
- قسم سلف نمبر 13: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اثیر الدین الاندلسی (المتوفی: 745ھ) 71
- قسم سلف نمبر 14: علامہ ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفیٰ (المتوفی: 982ھ) 72
- دعوت فکر 73

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

☆....شاہد نمبر 4(سورہ آل عمران آیت 79/78) 73

- اشارات وفوائد 74
- تائید نمبر 1: نعیم الدین مراد آبادی 75
- تائید نمبر 2: مفتی رسول سعیدی 75
- تائید نمبر 3: مفتی احمد یار گجراتی 76
- تائید نمبر 4: مفتی منکر النکیر بریلوی 77
- تائید نمبر 5: پیر کرم شاہ الازہری بھیروی 77
- تائید نمبر 6: اعلیٰ حضرت بریلوی 77
- تائید نمبر 7: علامہ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی (المتوفی: 911ھ) 78
- تائید نمبر 8: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستانبولی الحنفی الخلوتی المولیٰ ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ) 79
- التماس: 79
- فہم سلف 1: علامہ عبد الحق حقانی 80
- فہم سلف نمبر 2: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی 80
- فہم سلف نمبر 3: علامہ عبد الماجد دریا آبادی 82
- فہم سلف نمبر 4: علامہ محمد شفیع دیوبندی 84
- فہم سلف نمبر 5: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی 85
- فہم سلف نمبر 6: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ) 88
- فہم سلف نمبر 6: علامہ ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ) 92
- فہم سلف نمبر 7: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی ابو جعفر الطبری (المتوفی: 310) 94
- فہم سلف نمبر 8: علامہ ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن ادریس بن المنذر التمیمی الحنظلی الرازی ابن ابی حاتم (المتوفی: 327ھ) 95
- فہم سلف نمبر 9: علامہ ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندی (المتوفی: 373ھ) 96

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- قسم سلف نمبر 10: علامہ ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی الشہیر بالماوردی (المتوفی: 450ھ)..... 97
- قسم سلف نمبر 11: علامہ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی (المتوفی: 510ھ)..... 97
- قسم سلف نمبر 12: علامہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الاندلسی المحاربی (المتوفی: 542ھ)..... 98
- قسم سلف نمبر 13: علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی (المتوفی: 597ھ)..... 99
- قسم سلف نمبر 14: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 660ھ)..... 101
- قسم سلف نمبر 15: علامہ ابو محمد عزالدین عبد العزیز بن عبد السلام بن ابی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی (المتوفی: 660ھ)..... 102
- قسم سلف نمبر 16: علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: 685ھ)..... 102
- قسم سلف نمبر 17: علامہ عبد الدین احمد بن محمد بن عبد الدین القشی (المتوفی: 710ھ)..... 103
- قسم سلف نمبر 18: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اثیر الدین الاندلسی (المتوفی: 745ھ)..... 103
- قسم سلف نمبر 20: علامہ ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفی (المتوفی: 982ھ)..... 104
- قسم سلف نمبر 21: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ)..... 104
- قسم سلف نمبر 22: علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیحی ابو الحسن المعروف بالخازن (المتوفی: 741ھ)..... 105
- دعوت فکر..... 106

☆.....شاہد نمبر 5 (سورۃ الکہف آیت نمبر 102-108)..... 106

- تائید نمبر 1: مولانا رسول سعیدی صاحب..... 108
- تائید نمبر 2: مفتی نعیم الدین مرادآبادی..... 109
- تائید نمبر 3: مفتی احمد یار خان گجراتی..... 109
- تحریف گجراتی..... 110
- تائید نمبر 4: مفتی عمر اسدی..... 110
- اقتباس..... 111
- قسم سلف نمبر 1: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی..... 111

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فہم سلف نمبر 2: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی ابو جعفر الطبری (المتوفی: 310ھ) 112
- فہم سلف نمبر 3: علامہ ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندی (المتوفی: 373ھ) 112
- فہم سلف نمبر 4: علامہ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی (المتوفی: 510ھ) 112
- فہم سلف نمبر 5: علامہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الاندلسی المحاربی (المتوفی: 542ھ) 113
- فہم سلف نمبر 6: علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی (المتوفی: 597ھ) 113
- فہم سلف نمبر 7: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 660ھ) 113
- فہم سلف نمبر 8: علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: 685ھ) 113
- فہم سلف نمبر 9: علامہ عبد اللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی: 710ھ) 114
- فہم سلف نمبر 10: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اثیر الدین الاندلسی (المتوفی: 745ھ) 114
- فہم سلف نمبر 11: علامہ جلال الدین 114
- فہم سلف نمبر 12: علامہ ابو السعود العمادی محمد بن محمد مصطفی (المتوفی: 982ھ) 114
- فہم سلف نمبر 13: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفی الاستانبولی الحنفی الخلوتی المولی ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ) 115
- فہم سلف نمبر 14: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی 115
- فہم سلف نمبر 15: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 115
- فہم سلف نمبر 16: علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیحی ابو الحسن المعروف بالخازن (المتوفی: 741ھ) 116
- دعوت فکر 116

☆ ..... شاہد نمبر 6 (سورۃ التوبۃ آیت نمبر 29 تا 31) 117

- اشارات و فوائد 118
- تائید: علامہ رسول سعیدی 119
- التماس: 121
- فہم سلف: علامہ عبد الحق حقانی 121

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

☆.....شبہ نمبر 7(سورۃ یونس آیت نمبر 18) 121

- استدلال و فوائد 122
- تائید: علامہ رسول سعیدی 123
- التماس: 123
- فہم سلف نمبر 1: علامہ عبد الحق حقانی دہلوی 124
- فہم سلف نمبر 2: علامہ عبد الماجد دریا آبادی 124
- فہم سلف نمبر 3: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان 125
- فہم سلف نمبر 4: شاہ عبد القادر محدث دہلوی 126
- فہم سلف نمبر 5: علامہ ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفیٰ (المتوفی: 982ھ) 126
- فہم سلف نمبر 6: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ) 126
- فہم سلف نمبر 7: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 127
- دعوت فکر 127

☆.....شبہ نمبر 8(سورۃ یونس آیت نمبر 28 تا 30) 128

- استدلال و فوائد 129
- تائید نمبر 1: علامہ رسول سعیدی رحمہ اللہ 130
- تائید نمبر 2: مولانا محمد ادریس کاندھلوی 130
- تائید نمبر 3: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستنبولی الحنفی الخلوتی المولیٰ ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ) 131
- تنبیہ: 131
- فہم سلف نمبر 1: علامہ عبد الحق حقانی دہلوی 131
- فہم سلف نمبر 2: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان 132
- فہم سلف نمبر 3: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی 133

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فہم سلف نمبر 4: علامہ عبد الرحمن بن ناصر بن عبد اللہ السعدی (المتوفی: 1376ھ)..... 134
- فہم سلف نمبر 5: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ)..... 134
- فہم سلف نمبر 6: علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: 685ھ)..... 134
- فہم سلف نمبر 7: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الاندلسی (المتوفی: 745ھ)..... 135
- فہم سلف نمبر 8: علامہ ابو السعود العمادی محمد بن محمد مصطفیٰ (المتوفی: 982ھ)..... 135
- فہم سلف نمبر 9: علامہ محمد سید طنطاوی..... 135
- فہم سلف نمبر 10: علامہ جابر بن موسیٰ بن عبد القادر بن جابر ابو بکر الجزائری..... 135
- فہم سلف نمبر 11: علامہ ابن مصطفیٰ الزحیلی..... 136
- دعوت فکر..... 136

☆..... شاہد نمبر 9 (سورۃ النحل آیت 87/86)..... 137

- استنباط و فوائد..... 137
- فہم سلف نمبر 1: شاہ عبد القادر دہلوی..... 139
- فہم سلف نمبر 2: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان..... 139
- تائید: مولانا محمد ادریس کاندھلوی..... 140
- فہم سلف نمبر 3: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی..... 140
- فہم سلف نمبر 4: علامہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الاندلسی المحاربی (المتوفی: 542ھ)..... 140
- فہم سلف نمبر 5: علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی (المتوفی: 597ھ)..... 140
- فہم سلف نمبر 6: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ)..... 140
- فہم سلف نمبر 7: علامہ اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ)..... 141
- فہم سلف نمبر 8: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسی (المتوفی: 1270ھ)..... 141
- دعوت فکر..... 141

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

☆....شبہ 10 (سورہ مریم آیت 82/81) 142

- تنبیہ: 142
- فہم سلف نمبر 1: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان 142
- فہم سلف نمبر 2: علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ) 143
- فہم سلف نمبر 3: علامہ ابو محمد عبدالحق بن غالب بن عبدالرحمن بن تمام بن عطیۃ الاندلسی المحاربی (المتوفی: 542ھ) 143
- فہم سلف نمبر 4: علامہ ابو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ) 143
- فہم سلف نمبر 5: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اثیر الدین الاندلسی (المتوفی: 745ھ) 144
- فہم سلف نمبر 6: علامہ ابن صعلنی الزحیلی 144

☆....شبہ 11 (سورۃ سبا آیت 23/22) 144

- اشکال واعتراض 145
- تائید نمبر 1: پیر کرم شاہ بھیروی 146
- تائید نمبر 2: مولانا ابوبکر الدین 146
- فہم سلف نمبر 1: علامہ عبدالحق حقانی دہلوی 147
- فہم سلف نمبر 2: علامہ ابو محمد عبدالحق بن غالب بن عبدالرحمن بن تمام بن عطیۃ الاندلسی المحاربی (المتوفی: 542ھ) 149
- فہم سلف نمبر 3: علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ) 149
- فہم سلف نمبر 4: علامہ بدر الدین ابو سعید عبداللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: 685ھ) 149
- فہم سلف نمبر 5: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اثیر الدین الاندلسی (المتوفی: 745ھ) 150

☆....شبہ 12 (سورہ طٰہٰ آیت 14) 151

- تتمہ 151
- تائید نمبر 1: پیر کرم شاہ بھیروی 151
- تائید نمبر 2: بریلوی محقق غلام رسول سعیدی 152

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- اتماس 152
- فہم سلف نمبر1: مرشد تھانوی 153
- فہم سلف نمبر2: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسی (المتوفی: 1270ھ) 153
- فہم سلف نمبر3: امام الحرمین علامہ جابر بن موسیٰ بن عبد القادر بن جابر ابو بکر الجزائری 153
- فہم سلف نمبر4: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان 153
- دعوت فکر 154

☆ ..... شبہ 13 (سورۃ یونس آیت 106) 154

- تائید نمبر1 بریلوی محقق علامہ رسول سعیدی 155
- تائید نمبر2: مفتی مظہر اللہ دہلوی بریلوی 155
- اتماس 155
- فہم سلف نمبر1: علامہ عبد الماجد دریا آبادی 155
- فہم سلف نمبر2: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی 155
- فہم سلف نمبر3: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان 156
- فہم سلف نمبر4: علامہ احمد بن مصطفیٰ المراغی (المتوفی: 1371ھ) 156
- دعوت فکر 158

☆ ..... شبہ 14 (سورۃ النحل آیت 22/21/20) 159

- اشکالات وفوائد 159
- تائید نمبر1: امام اہل بدعت احمد رضا خان 160
- اعلانِ حق 161
- تائید نمبر2: مولانا محمد شفیع 161
- فہم سلف نمبر1: شاہ عبد القادر دہلوی 162

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فہم سلف نمبر 2: علامہ شبیر احمد عثمانی 162
- فہم سلف نمبر 3: علامہ اشرف علی تھانوی 162
- فہم سلف نمبر 4: علامہ عبد الماجد دریا آبادی 162
- فہم سلف نمبر 5: علامہ احمد سعید دہلوی 163
- فہم سلف نمبر 6: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان 163
- فہم سلف نمبر 7: علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: (685ھ) 164
- فہم سلف نمبر 8: علامہ احمد بن محمد بن عمر شہاب الدین الخفاجی المصری الحنفی 164
- فہم سلف نمبر 9: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 165
- فہم سلف نمبر 10: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی 165
- فہم سلف نمبر 11: علامہ عبد اللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی: 710ھ) 166
- فہم سلف نمبر 12: علامہ رحمان الدین البتاعی 166
- دعوت فکر 166

☆.....شبہ 15 (سورۃ المائدۃ آیت 74/73) 167

- تائید بریلوی محقق سعیدی 168
- فہم سلف نمبر 1: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ) 168
- فہم سلف نمبر 2: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 170
- دعوت فکر 171

☆.....شبہ 16 (سورۃ الفرقان آیت 19/18/17) 171

- اشکالات و فوائد 172
- تائید نمبر 1 بریلوی محقق غلام رسول سعیدی 174
- تائید نمبر 2: پیر کرم شاہ بھیروی 174

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- ثانیہ نمبر 3: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستانبولی الحنفی الخلوتی المولیٰ ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ) 174
- فہم سلف نمبر 1: علامہ عبد الماجد دریا آبادی 175
- فہم سلف نمبر 2: علامہ محمد بن محمد بن محمود، ابو منصور الماتریدی (المتوفی: 333ھ) 175
- فہم سلف نمبر 3: مفسر ابو الحجاج مجاہد بن جبر المکی التابعی المخزومی (المتوفی: 104ھ) 175
- فہم سلف نمبر 4: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، ابو جعفر الطبری (المتوفی: 310ھ) 176
- فہم سلف نمبر 5: علامہ ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندی (المتوفی: 373ھ) 176
- فہم سلف نمبر 6: علامہ ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی الشہیر بالماوردی (المتوفی: 450ھ) 177
- فہم سلف نمبر 7: ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی (المتوفی: 510ھ) 177
- فہم سلف نمبر 8: علامہ ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد الزمخشری جار اللہ (المتوفی: 538ھ) 177
- فہم سلف نمبر 9: علامہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیہ الاندلسی المحاربی (المتوفی: 542ھ) 178
- فہم سلف نمبر 10: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اثیر الدین الاندلسی (المتوفی: 745ھ) 178
- فہم سلف نمبر 11: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی 178
- فہم سلف نمبر 12: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 179
- فہم سلف نمبر 13: علامہ ابو بکر جابر بن موسیٰ بن عبد القادر بن جابر ابو بکر الجزائری 180
- فہم سلف نمبر 14: علامہ حکمت بن بشیر بن یاسین 180
- فہم سلف نمبر 15: علامہ وہبہ بن مصطفیٰ الزحیلی 180
- فہم سلف نمبر 16: علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیحی ابو الحسن المعروف بابن ترجمان (المتوفی: 741ھ) 180
- فہم سلف نمبر 17: علامہ خطیب شربینی 180
- فہم سلف نمبر 18: علامہ ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ) 180
- فہم سلف نمبر 19: علامہ نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیسابوری (المتوفی: 850ھ) 181

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فہم سلف نمبر20: علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: 685ھ)..... 181
- فہم سلف نمبر21: علامہ جلال الدین محمد بن احمد المحلی (المتوفی: 864ھ) وجلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی (المتوفی: 911ھ)..... 181
- فہم سلف نمبر22: علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی (المتوفی: 597ھ)..... 181
- فہم سلف نمبر23: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی خطیب الری (المتوفی: 606ھ)..... 181
- فہم سلف نمبر24: علامہ ابو محمد عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام بن ابی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی (المتوفی: 660ھ)..... 182
- فہم سلف نمبر25: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ)..... 182
- فہم سلف نمبر26: علامہ عبد اللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی: 710ھ)..... 182
- دعوت فکر..... 182

☆.....شبہ 17 (سورۃ فاطر آیت 14/13)..... 183

- استدلال وفوائد..... 183
- تائید نمبر1: بریلوی محقق قاسم رسول سعیدی..... 184
- تائید نمبر2: پیر کرم شاہ بھیروی..... 184
- تائید نمبر3: مولانا محمد شفیع صاحب..... 184
- فہم سلف نمبر1: علامہ عبد الحق حقانی..... 185
- فہم سلف نمبر2: مرشد حمدانی..... 185
- فائدہ..... 185
- فہم سلف نمبر3: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان..... 185
- فہم سلف نمبر4: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ)..... 187
- فہم سلف نمبر5: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی..... 187

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فہم سلف نمبر 6: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 187
- دعوت فکر 187

☆.....شاہد 18 (سورۃ الاحقاف آیت 6/5) 188

- اشارات وفوائد 188

☆.....تراجم آیت 189

- تائید: ترجمہ سعیدی بریلوی 189
- تائید: ترجمہ کرم شاہ بریلوی 189
- تائید: ترجمہ احمد رضا بریلوی 189
- تائید: ترجمہ عبد الشکور بریلوی 190
- ترجمہ شیخ الہند 190
- ترجمہ علامہ حقانی 190
- فہم سلف نمبر 1: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان 190
- فہم سلف نمبر 2: مولانا محمد ادریس کاندھلوی 191
- فہم سلف نمبر 3: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی 191
- فہم سلف نمبر 4: علامہ سید امیر علی 192
- فہم سلف نمبر 5: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ) 192
- فہم سلف نمبر 6: علامہ بیضاوی 192
- فہم سلف نمبر 7: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسی (المتوفی: 745ھ) 192
- فہم سلف نمبر 8: علامہ أبو السعود العمادی محمد بن محمد مصطفی (المتوفی: 982ھ) 193
- فہم سلف نمبر 9: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی 193
- فہم سلف نمبر 10: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 193

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فہم سلف نمبر 11: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی 194
- دعوت فکر 194
- فہم سلف نمبر 12: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 196
☆ شبہ 19 (سورۃ یونس آیت 66) 197
- اشکال و ازالہ 197
- تائید نمبر 1: غلام رسول سعیدی 197
- تائید نمبر 2: بریلوی مسلک کا فاضل نعیم الدین مراد آبادی 198
- تائید نمبر 3: علامہ ادریس کاندھلوی 198
- فہم سلف نمبر 1: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی 199
- فہم سلف نمبر 2: علامہ عبد الماجد دریا آبادی 199
- فہم سلف نمبر 3: علامہ عبد الحق حقانی دہلوی 199
- فہم سلف نمبر 4: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی ابو جعفر الطبری (المتوفی: 310ھ) 200
- فہم سلف نمبر 5: علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: 685ھ) 200
- فہم سلف نمبر 6: علامہ عبد اللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی: 710ھ) 200
- فہم سلف نمبر 7: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اثیر الدین الاندلسی (المتوفی: 745ھ) 201
- فہم سلف نمبر 8: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 202
- دعوت فکر 202
☆ شبہ 20 (سورۃ الزخرف آیت 86) 202
- تنبیہ: 203
- تائید نمبر 1: بریلوی محقق سعیدی 203
- تائید نمبر 2: پیر کرم شاہ بھیروی 203

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- تائید نمبر3: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفی الاستانبولی الحنفی الخلوتی المولی ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ)..... 204
- فہم سلف نمبر1: علامہ عبد الماجد دریا آبادیؒ 204
- فہم سلف نمبر2: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، ابو جعفر الطبریؒ (المتوفی: 310ھ)..... 205
- فہم سلف نمبر3: علامہ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعیؒ (المتوفی: 510ھ)..... 205
- فہم سلف نمبر4: علامہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیہ الاندلسی المحاربیؒ (المتوفی: 542ھ)..... 205
- فہم سلف نمبر5: علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزیؒ (المتوفی: 597ھ)..... 206
- فہم سلف نمبر6: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازیؒ (المتوفی: 606ھ)..... 206
- فہم سلف نمبر7: علامہ ابو محمد عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام بن ابی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقیؒ (المتوفی: 660ھ)..... 207
- فہم سلف نمبر8: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ (المتوفی: 671ھ)..... 207
- فہم سلف نمبر9: علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاویؒ (المتوفی: 685ھ)..... 207
- فہم سلف نمبر10: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الاندلسیؒ (المتوفی: 745ھ)..... 207
- فہم سلف نمبر11: علامہ ابو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفیؒ (المتوفی: 982ھ)..... 207
- فہم سلف نمبر12: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسیؒ (المتوفی: 1270ھ)..... 208
- فہم سلف نمبر13: علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیحی ابو الحسن المعروف بالخازن (المتوفی: 741ھ)..... 208
- دعوت فکر..... 208

☆.....شبہ 21 (سورۃ الزمر آیت 3)..... 209

- تائید نمبر1: بریلوی محقق سعیدی..... 209
- تائید نمبر2: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفی الاستانبولی الحنفی الخلوتی المولی ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ)..... 211
- تائید نمبر3: مولانا عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین السیوطیؒ (المتوفی: 911ھ)..... 211
- فہم سلف نمبر1: علامہ عبد الماجد دریا آبادیؒ 211
- فہم سلف نمبر2: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ 212

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فہم سلف نمبر 3: علامہ عبد الحق حقانی 213
- فہم سلف نمبر 4: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ) 214
- فہم سلف نمبر 5: علامہ ابو محمد عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام بن ابی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی (المتوفی: 660ھ) 216
- فہم سلف نمبر 6: علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: 685ھ) 216
- فہم سلف نمبر 7 216
- فہم سلف نمبر 8: علامہ نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیسابوری (المتوفی: 850ھ) 217
- فہم سلف نمبر 9: علامہ ابو السعود العمادی محمد بن محمد مصطفی (المتوفی: 982ھ) 217
- فہم سلف نمبر 10: علامہ محمد ثناء اللہ پانی پتی 217
- فہم سلف نمبر 11: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی ابو جعفر الطبری (المتوفی: 310ھ) 218
- فہم سلف نمبر 12: علامہ ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی الشہیر بالماوردی (المتوفی: 450ھ) 218
- فہم سلف نمبر 13: علامہ ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد الزمخشری جار اللہ (المتوفی: 538ھ) 218
- فہم سلف نمبر 14: علامہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الاندلسی المحاربی (المتوفی: 542ھ) 218
- فہم سلف نمبر 15: امام ابو الحجاج مجاہد بن جبر المکی القرشی المخزومی (المتوفی: 104ھ) 219
- دعوت فکر 219
- ☆ شبہ 22 (سورۃ النساء آیت 117/116) 219
- اثبات دعوی 220
- تائید نمبر 1: مفتی احمد یار گجراتی 221
- تائید نمبر 2: مولانا جلال الدین سیوطی 221
- تائید نمبر 3: مولانا عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی (المتوفی: 911ھ) 221
- فہم سلف نمبر 1: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 221
- فہم سلف نمبر 2: علامہ عبد الحق حقانی 221

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فہم سلف نمبر 3: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان 223
- فہم سلف نمبر 4: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، ابو جعفر الطبری (المتوفی: 310ھ) 223
- فہم سلف نمبر 5: علامہ ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن ادریس بن المنذر التمیمی الحنظلی الرازی ابن أبی حاتم (المتوفی: 327ھ) 223
- فہم سلف تفسیر 6: علامہ أبو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی الشہیر بالماوردی (المتوفی: 450ھ) 224
- فہم سلف تفسیر 7: علامہ أبو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی (المتوفی: 510ھ) 224
- فہم سلف تفسیر 8: علامہ جمال الدین أبو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی (المتوفی: 597ھ) 224
- فہم سلف تفسیر 9: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ) 225
- فہم سلف تفسیر 10: علامہ أبو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ) 225
- فہم سلف تفسیر 11: علامہ نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیسابوری (المتوفی: 850ھ) 225
- فہم سلف تفسیر 12: علامہ محمد بن محمد بن محمود، ابو منصور الماتریدی (المتوفی: 333ھ) 225
- فہم سلف تفسیر 13: علامہ فراہی 225
- فہم سلف تفسیر 14: علامہ أبو محمد عبد الحق بن غالب بن عطیہ الاندلسی (المتوفی: 276ھ) 226
- فہم سلف تفسیر 15: علامہ أبو اللیث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراہیم السمرقندی (المتوفی: 373ھ) 226
- فہم سلف تفسیر 16: علامہ أبو القاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب الاصفہانی (المتوفی: 502ھ) 226

☆ شبہ 23 (سورۃ اعراف آیت 194) 226

- تائید نمبر 1: ترجمہ کرم شاہ الازہری 227
- تائید نمبر 2: ترجمہ محمد جونا گڑھی 227
- تائید نمبر 3: ترجمہ رضا خان بریلوی 227
- تائید نمبر 4: ترجمہ سعیدی بریلوی 227
- تائید نمبر 5: ترجمہ اشرف جیلانی بریلوی 227
- فہم سلف نمبر 1: ترجمہ علامہ عبد الماجد دریا آبادی 227

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فہم سلف نمبر 2: ترجمہ شیخ السنہ 227
- دعا سے مراد سوال ہے اور مصائب میں پکارنا ہے 228
- ثانیہ کوڑوی: پیر شاہ نصیر الدین نصیر کوڑوی لکھتا ہے: 228
- فہم سلف نمبر 7: علامہ عبد الحق حقانی 231

☆.....شبہ 24 (سورہ سبا آیت 41/40) 232
- تنبیہ 232
- ثانیہ بریلوی محقق غلام رسول سعیدی 232

☆.....شبہ 25 (سورۃ النمل آیت 74/73) 234
- فہم سلف نمبر 1: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی 234
- ثانیہ: مفتی مظہر اللہ بریلوی دہلوی 235

☆.....شبہ 26 (سورۃ الرعد آیت 16) 236
- ترجمہ سعیدی بریلوی 236
- ثانیہ بریلوی محقق غلام رسول سعیدی 236
- فہم سلف نمبر 1: علامہ شبیر احمد عثمانی 236
- فہم سلف نمبر 2: علامہ عبد الماجد دریا آبادی 236

☆.....شبہ 27 (سورۃ الانعام آیت 71) 237
- اشارات و فوائد 237

☆.....شبہ 28 (سورۃ العنکبوت آیت 42/41) 238
- ثانیہ بریلوی محقق غلام رسول سعیدی 238
- فہم سلف نمبر 1: علامہ عبد الحق حقانی 239
- فہم سلف نمبر 2: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) 240

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فہم سلف نمبر3: علامہ ابو عبداللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی المقلب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ)..... 241

☆....شبہ 29 (سورہ الشمس آیت 9)..... 241

- فہم سلف نمبر1: علامہ عبدالماجد دریا آبادیؒ..... 241
- فہم سلف نمبر2: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ..... 241
- فہم سلف نمبر3: علامہ ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد الزمخشری جاراللہ (المتوفی: 538ھ)..... 241
- فہم سلف نمبر4: علامہ شہاب الدین محمود بن عبداللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ)..... 242

☆....شبہ 30 (سورہ حج آیت 12)..... 242

- فہم سلف: علامہ عبدالماجد دریا آبادیؒ..... 242

☆....شبہ 31 (سورہ اعراف آیت 37)..... 242

☆....شبہ 32 (سورہ غافر آیت 20)..... 243

☆....شبہ 33 (سورہ غافر آیت 66/65)..... 243

☆....شبہ 34 (سورہ حج آیت 71)..... 243

☆....شبہ 35 (سورہ الفرقان آیت 55)..... 244

☆....شبہ 36 (سورہ حج آیت 62)..... 244

☆....شبہ 37 (سورہ لقمان آیت 30)..... 244

☆....شبہ 38/39/40 (سورہ الجن آیت 18-23)..... 245

- اشکالات و فوائد..... 245

☆....حقیقت اصنام..... 247

☆....حقیقت لات:..... 248

☆....حقیقت عزیٰ..... 250

☆....حقیقت منات..... 252

☆....حقیقت اساف و نائلہ..... 257

☆....حقیقت ہبل..... 259

☆....حقیقت ذو خشب یغوث یعوق نسر..... 259

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

☆.... حقیقت بعل 268
☆.... فہم التحریر میان التسیر 270

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عرضِ ناشر

جیسے جیسے زمانہ خیر القرون سے دور ہوتا جارہا ہے ویسے ویسے دنیوی مفاد پرستی عام ہوتی جارہی ہے۔ اسلام کے نام پر اسلام دشمن جب آیات قرآنیہ میں لفظی تحریف سے مکمل عاجز اور نامراد ہوئے تو ابلیس نے انہیں قرآن مقدس کی معنوی تحریف میں لگا کر مذہب اسلام کے اندر دراڑیں ڈالنے کی بھرپور سعی کی۔ بالخصوص مذہب اسلام کے اساسی اور بنیادی مسئلہ مسئلہ توحید میں رخنے ڈالنے کی۔

توحید کے مقابلے میں شرک کو جن متعدد طریقوں سے تقویت دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں سے ایک ہے کلمہ "من دون اللہ" جو قرآن پاک میں شرک کی تردید کے لیے جابجا مذکور ہے۔ تھوڑی سے عقل ودانش رکھنے والے انسان کے لیے من دون اللہ کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ (یعنی غیر اللہ ماسوی اللہ) یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے علاوہ مخلوقات میں سے شہداء اولیاء، انبیاء، صلحاء، ملائکہ اور بت وغیرہ کو بلکہ کل مخلوقات کو بلا استثنیٰ شامل ہے۔ لیکن کچھ کم فہم یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ مشرکین عرب اس لئے مشرک تھے کہ وہ صرف پتھر بے جان کو ماوق الاسباب، غیب دان، نفع ونقصان کا مالک شفیع قہری مان کر خدائی تعظیم ان کی بجالاتے تھے۔ اور یہ سمجھتے کہ قرآن پاک بھی محض پتھر پرستی کی تردید کرتا ہے نہ کہ بزرگان دین کی نذر ونیاز، سجدے، طواف اور پکار کی۔ چنانچہ لاہور کے ایک نام نہاد شیخ الاسلام کا بیان سننے میں آیا جو کہ من دون اللہ کا مفہوم بگاڑتے ہوئے یوں لب کشائی کر رہا تھا۔ کہ کچھ لوگ اپنے (پیارے) ہوتے ہیں اور کچھ اغیار (دشمن) دیکھو! تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم نے نبیوں اور ولیوں کو اللہ تعالیٰ کا غیر بنادیا ہے ..... اسی طرح اوکاڑہ کے ایک نام نہاد دیوبندی مولوی صاحب نے من دون اللہ کا مصداق انبیاء، اولیاء کرام کو سمجھنے والوں کو یہودیوں والا فعل قرار دیا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کلمہ "من دون اللہ" کا مصداق ہر غیر اللہ بلا استثنیٰ اور ہر ماسوی اللہ بلا استثنیٰ ہے۔ خواہ کوئی مخلوق ذوی العقول اور ذی روح ہو یا بغیر روح کے ہو۔ بعض لوگوں کو یہ بھول لگی ہے کہ مشرکین مکہ چونکہ بتوں کی پوجا کرتے تھے اس لیے وہ مشرک تھے اور جو بتوں کی پوجا نہ کرے وہ مسلمان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مشرکین عرب اگرچہ بظاہر بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ در حقیقت وہ پوجا مخصوص بزرگوں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کی ہوتی تھی جن کی مورتیاں اور بت سامنے ہوتے۔ اگر مشرکین عرب محض بتوں کی پوجا کرتے ہوتے تو چلتے پھرتے کوئی بت نظر آتا تو اس کے سامنے جھک جاتے اور اس سے اپنی حاجات طلب کرتے۔ اسی طرح عیسائی بھی ہر ایک بت کے سامنے نہیں جھکتے بلکہ مخصوص شخصیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام کی طرف منسوب تصاویر کے سامنے بظاہر جھکتے ہیں جبکہ درحقیقت عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام، کی پوجا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندوں بھی ہر بت کے سامنے نہیں جھکتے بلکہ مخصوص شخصیات کرشن مہادیو اور رام چندر جی کے بت کی پرستش کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ سامنے بت ہوتے ہیں اس لیے ان کو بت پرست کہہ دیا جاتا ہے۔ (بعینہٖ دور حاضر میں قبر پرست حضرات ہر ایک قبر پر سجدے نہیں کرتے، بلکہ مخصوص شخصیات کی قبور پر بظاہر نذرانے، چڑھاوے اور سجدے کرتے ہیں۔ جو کہ درحقیقت اس قبر والے کی پرستش ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ سامنے قبر ہوتی ہے اس لیے ان کو قبر پرست کہہ دیا جاتا ہے۔)

صحیح بخاری باب فتح مکہ میں وارد ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام 8 ہجری میں دس ہزار صحابہ کا لشکر ہمراہ لے کر مکہ میں داخل ہونے تو بیت اللہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا "اتی ان یدخل البیت وفیہ الھۃ" ان بتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب بت تھے۔ جیسا کہ حدیث کے الفاظ ہیں "فأخرج صورۃ ابراہیم واسماعیل" ہبل جو کہ حضرت ہائل علیہ السلام کا مخنف ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا حامد مرتی انسانیت کا پہلا شہید ہے۔ جن کو مشرکین مکہ سب سے بڑا حاجت روا سمجھتے تھے۔ ان کی طرف منسوب بت بیت اللہ شریف کی چھت پر رکھا ہوا تھا اور ہائل کو پکارتے تھے۔

الغرض مشرکین عرب بھی ہر کس وناکس کی تصویرات کے سامنے نہیں جھکتے تھے۔ بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اولوالعزم انبیاء واولیاء کی تصویرات کو یاد تازہ کرنے کے لیے سامنے رکھ کر ان شخصیات کی پوجا کرتے تھے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ نصاریٰ ہنود اقوام اور مشرکین عرب محض اس لیے مشرک نہیں تھے کہ وہ بتوں کی پوجا کرتے تھے بلکہ اس لیے مشرک کہلاتے تھے کہ من دون اللہ یعنی اللہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تعالیٰ کے سوا شہداء اور اولیاء انبیاء اور صلحاء کی پرستش کرتے تھے ان کو اللہ تعالیٰ کی صفات اس کے حقوق اور اس کے اختیارات میں شریک و سہیم سمجھتے تھے

زیر نظر کتاب اعلاء کلمۃ اللہ فی تحقیق من دون اللہ فخر الاماثل والافاضل، اناطق بالاشواہد والدلائل مدرس الاسلام حضرت مولانا علامہ خضر حیات مدظلہ کی یہ شاہکار تصنیف لطیف بھی دیگر تصانیف کی طرح تحقیق من دون اللہ کے عنوان پر نہایت علمی تحقیقی اور منفرد تصنیف ہے جس میں حضرت موصوف نے من دون اللہ کی تحقیق منفرد انداز میں کر کے گویا کہ سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے علامہ خضر حیات صاحب کو دین اسلام کے ابلاغ کے لیے بے پناہ تڑپ نصیب فرمائی ہے جہاں کہیں بھی دین خالص میں کسی بھی جہت سے رخنہ اندازی کا شائبہ تک بھی محسوس ہو تو حضرت صاحب احقاق حق کے لیے کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ اور استقلال و استقامت کا کوہ گراں بن کر عقائد زائغہ کا ابطال خوب انداز میں کرتے ہیں۔

بندہ ناچیز علامہ موصوف کا بے حد ممنون ہے جنہوں نے اپنی دیگر تصانیف کی طرح اعلاء کلمۃ اللہ فی تحقیق من دون اللہ کی طبع بھی مکتبۃ الاشاعت کے سپرد کی ہے۔ جو کہ بحمد اللہ اعلیٰ نائل اور اعلیٰ امپورٹڈ کاغذ کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ رب العالمین علامہ خضر حیات صاحب کی اس سعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

عبدالجبار

منتظم اعلیٰ: مکتبۃ الاشاعت دارالعلوم تعلیم القرآن مجاہد آباد منڈی بہاؤالدین

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مقدمۃ الکتاب:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذي رضي الإسلام للمؤمنين دينًا، ونصب الأدلة على صحته وبيّنها تبيينًا، وغرس التوحيد في قلوبهم. فأثمرت بإخلاصه فنونا. وأعانهم على طاعته هداية منه وكفى بربك هاديًا ومعينًا.

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيراً، وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيراً وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَى رَبِّهِ ظَهِيراً۔ وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له في ربوبيته وإلهيته. تعالى عن ذلك عُلُوّاً كَبِيراً۔

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ الرَّحْمٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيراً۔ وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً وَدَاعِياً إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجاً مُنِيراً۔ وصلى الله عليه وعلى آله وأصحابه وسلم تسليما كثيرا.

أما بعد

فيقول العبد الفقير الى العلي الكبير خضر حيات اعوان عفى الله عنهٗ جس پر فتن دور سے ہم گزر رہے ہیں علماء سوء اور پیرانِ ضلالت، پیشہ ور واعظین اور گلوکار قسم کے خطیبوں کے انتہائی عروج کا زمانہ ہے۔ عوام الناس میں دین سے دوری بلکہ بیزاری اور انگریزی تہذیب کی اندھی تقلید کے جراثیم بڑھتے جارہے ہیں بے دینی، بے راہ روی کا ایک ایسا سیلاب ہے جو اپنی تلاطم خیز

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

موجوں میں ہر خشک وتر کو بہائے جارہا ہے علماء ربانیین ایک ایک کر کے دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ علماء سوء اور ان پڑھ اور جاہل قسم کے دنیا پرست تجارت پیشہ مقررین کا وقار بڑھتا جارہا ہے۔ جو عوام کے سامنے بجائے حق بیان کرنے کے لفاظی، اندازِ خطابت، ڈانس، عجیب و غریب فیشن، فلمی فنکاروں کا سا اندازِ بیان، گانے کی طرز کی سی راگیں سُریں، مضحکہ خیز قسم کے لطائف سنا کر اپنی جیبیں گرم کرنے کے چکر میں ہیں، اور کتمانِ حق، تلبیس الحق بالباطل کو حکمت اور بصیرت کا نام اور اہل بدعت واہل شرک کے ساتھ دوستی، اتحاد اور ان کی خوشامدیں کر کے ان کے نتیجوں کی رونق بن کر بطن پرستی کی ہوس پورا کرنے کو اصلاح کا نام دیا جارہا ہے، ہر غلط سلط رسم، بدعت کو دین قرار دے دیا گیا ہے، تردیدِ شرک وبدعت کو تشدد انتہا پسندی لہجے اور انداز کی سختی سے تعبیر کیا جارہا ہے اب صورتِ حال یہ ہے کہ توحید وسنت کو پیغمبرانہ انداز میں بیان کرنے والے اور شرک وبدعت کی قرآنی انداز میں تردید کرنے والے سعادت مند علماء، سچے ورثۃ الانبیاء، مشنِ محمدی ﷺ کے مخلص جانثار، طائفہ منصورہ کے سپہ سالار حق اور قافلہ حق کے خُدام اور پہرے داروں کا وجود ان کے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔ ان مخلص علماء ربانیین کو بیانِ حق، حمایتِ توحیدِ خالص اور ردِ شرک وبدعت کے جرم میں متشدد قرار دیکر کھلے جلسوں اور مجالس میں ان کی توہین وتذلیل کی جاتی ہے، اور ان کو ہر اُوچھے حربے سے زیر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور ان پر ہر گندہ کیچڑ اُچھالنے سے ذرہ بھر دریغ نہیں کیا جاتا، ان نازک حالات میں مسئلہ توحید کے کسی پہلو پر قلم کو جنبش دینا اگرچہ انتہائی مشکل کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بھروسے پر اُسی کی توفیق وعنایت سے اُسی کی رضا کے لیے ہم نے طے کر لیا۔

جو جلتے ہیں تو جلنے دو جو ہیں توحید کے دشمن
صدائے وحدت توفیر آں سے گلی کوچوں میں دیتا جا

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

خدا جب دوست ہے اے خضر کیا دشمن سے اندیشہ
ہمارا کچھ کسی کی دشمنی سے ہو نہیں سکتا

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ

یہ مال و دولت دنیا یہ رشتہ و پیوند
بتان وہم و گماں لا الہ الا اللہ

گرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

یہ نغمہ فصل و گل لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

یارب ہے بخشش دینا بندے کو کام تیرا
محروم سن رہ جائے کل یہ غلام تیرا

جب تک ہے دل بغل میں ہر دم ہو یاد تیری
جب تک زبان ہے منہ میں جاری ہو نام تیرا

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یہ خضر بھی نہ ہوگا تیرے سوا کسی کا
کونین میں ہے جو کچھ وہ ہے تمام تیرا

کلمۃ التقدیم

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ شرک کی ابتداء بزرگانِ دین مقربین بارگاہِ الٰہی، انبیاء واولیاء کی ذواتِ قدسیہ کی شان ومرتبہ اوران کے حق میں افراط اور غلو کرنے سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی زمین پر سب سے پہلے جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا حاجت روا، مشکل کشا اور فریادرس سمجھ کر پکارا گیا۔ وہ حضرت ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر وغیرہ صالحین اور مقربین انسان تھے جن میں بعض انبیاء اور بعض اولیاء اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے تھے، جب وفات پاگئے تو شیطان نے ان کی قوم کو ان کی پرستش میں مبتلا کر کے گمراہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو اس قوم کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا۔ ہمیشہ سے جمہور مشرکین، انبیاء واولیاء، پیروں فقیروں، اپنے بزرگوں اور نیک لوگوں کی پرستش میں مشرک ہوئے جس کی عموماً دو صورتیں اختیار کی گئیں۔ بعض مشرکین نے انبیاء واولیاء، اپنے پیروں فقیروں، سنجیوں، ملنگوں وغیرہ کی قبروں پر جاکر ان کی پرستش کی اور بعض مشرکین نے انہی مقربین بارگاہِ الٰہی کی تصویریں، تمثال، مجسمے اور بت بنا کر انہیں بمنزلہ قبلہ کے سمجھ کر انہیں سامنے رکھ کر یہ عقیدہ رکھ لیا کہ جب ہم ان تصویروں، مجسموں اور بتوں کی تعظیم کرتے ہیں تو وہ انبیاء واولیاء جن کی یہ تصویریں اور مجسمے ہیں ان نیک ہستیوں کی ارواح خوش ہو کر ہمارے کام کر دیتی ہیں یا اللہ تعالیٰ سے ہمارے کام کروا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی محبت میں معاذ اللہ مجبور ہو کر ان کی بات رد نہیں کرتا۔

الغرض شرک خواہ قبر پرستی کی صورت میں ہو یا بت پرستی کی صورت میں دونوں صورتوں میں مشرکین کا مقصود انبیاء واولیاء، برگزیدہ اور نیک ہستیوں کو مافوق الاسباب طور پر، سمیع، علیم، بصیر اور قدیر سمجھ کر انہیں حاجت روائی کے لیے پکارنا رہا ہے۔ بدقسمتی سے شرک کی یہ وبا رفض وتشیع کے باب سے ان پڑھ اور جاہل قسم کے رسمی مدعیانِ اسلام ومنتیت میں بھی تیزی کے ساتھ طوفانی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شکل میں پھیل گئی بالخصوص برصغیر پاک وہند میں شیعہ ازم اور ہندوازم سے متاثرین اس موذی اور ایمان لیوا وبا کا شکار ہوئے پھر صوفی ازم کے علاج نے جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کر دکھایا اور مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کا مصداق ٹھہرا۔ آج برصغیر پاک وہند میں کثیر تعداد میں کلمہ گو، رسمی اور ہم کے مسلمان مشرکین مکہ سے کئی درجے بڑھ کر شرک میں مبتلا ہیں۔ ہر علاقہ اور خطہ میں بلکہ ہر ہر شہر میں کئی کئی حاجت روا، مشکل کشا، فریادرس بنا رکھے ہیں۔ اب صورت حال یہ ہے کہ جس طرح مختلف امراض کے خاص سپیشلسٹ ڈاکٹرز ہوتے ہیں مثلاً کوئی معدہ کا سپیشلسٹ تو کوئی دل کا، کوئی میڈیکل سپیشلسٹ تو کوئی آنکھوں کا اسی طرح ان کلمہ گو مشرکین نے بھی خاص خاص بیماریوں اور حاجتوں کے سپیشلسٹ الٰہ بنا رکھے ہیں۔ کسی کے بارے میں یہ عقیدہ بنا رکھا ہے کہ یہ بابا اولاد دینے کا سپیشلسٹ ہے کسی کے بارے میں یہ عقیدہ گھڑ رکھا ہے یہ بابا رزق دینے کا سپیشلسٹ ہے کسی کو خارش کی بیماری ٹالنے کا اختیار سونپا ہے کسی کو داڑھ کا درد دور کرنے والا تصور کر رکھا ہے تو کسی کو ہاکا اور پاگل کرنے کی ذمہ داری سونپ دی ہے، الغرض ہر حاجت اور ہر مشکل کا دیوی دیوتا جدا جدا بنا رکھا ہے اور ہر پیر فقیر کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قضاو قدر کے تمام اختیارات ان ہستیوں کے سپرد کر دیئے ہیں اور انہیں بندوں کی قسمتوں کا مالک اور متصرف بنا دیا ہے تمام جہان کے اختیارات ان نیک ہستیوں کے سپرد کر دیئے ہیں، وہ جو چاہیں کریں۔ اس شرکیہ عقیدہ کے نتیجہ میں مسجدیں ویران ہو گئیں ہیں اور دربار، مزارات اور قبریں خوب آباد ہو گئیں، ان کے ہاں اللہ تعالیٰ کی خاص پکار کا تصور تک مٹ چکا ہے اور یا پیر مدد، یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ، المدد یا علی، یا غازی عباس علمدار، بری بری امام بری میری کھوئی قسمت کر دے کھری، دمادم مست قلندر، شہباز کرے پرواز، پیر سیال لجپال وغیرہ جیسے شرکیہ نعروں کی گونج سے فضا مسموم ہو چکی ہے، ہر سبز جھنڈی ولی قبر کی پوجا ہوتی ہے اور صاحب قبر کو الٰہ سمجھا جا رہا ہے انہی کے نام کی دہائی دی جاتی ہے، انہی کے قبروں کے عرس کے نام پر حج کئے جاتے ہیں، انہی بزرگوں اور پیروں فقیروں کے تقرب کے لیے ہر قسم

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور انہیں سمیع بصیر سمجھ کر حاجات میں پکارا جاتا ہے انہی کے ساتھ خوف ورجا کا تعلق قائم کیا جاتا ہے۔ ہر وہ تعظیم جو خالص اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے یہ کلمہ گو مشرک پیروں ، فقیروں ، بزرگوں کی ہی بجالاتے ہیں۔ انبیاء واولیاء ، ہر پیر فقیر پر لفظ الٰہ اور معبود کا اطلاق تو نہیں کرتے لیکن ان مقبول ہستیوں میں اختیارات وصفات اور لوازم اُلوہیت سب مان کر ان کے ساتھ معاملہ اُلوہیت والا کرتے ہیں، لفظِ الٰہ کا اطلاق نہ کرنا اور کسی بھی مخلوق میں خواصِ اُلوہیت مان کر اس کے ساتھ معاملہ اُلوہیت والا کرنا اور جو تعظیم الٰہ کا حق ہے، وہ تعظیم اس مخلوق کی بجالانا یہ اس ہستی کو الٰہ اور معبود ہی ماننا ہے خواہ ہزاروں تاویلیں کرتا ہو یہ بودی اور لچر قسم کی تاویلات اسے شرک فی الالوہیت سے قطعاً بچا نہیں سکتیں ۔ جب آیات توحید پڑھ کر شرک پر ضربِ کاری لگائی جائے تو شرک کے شیدائی علمائے سوء اور پیرانِ ضلالت یہ شوشہ چھوڑا کرتے ہیں کہ جن آیات میں غیر اللہ کی حاجت روائی اور مشکل کشائی، پکاروں کو سننے، حالات کو جاننے کی نفی کی گئی ہے اور غیر اللہ کے لیے مافوق الاسباب سماع کا عقیدہ رکھ کر پکارنے کو صریح شرک قرار دیا گیا ہے وہ آیات من دون اللہ کو پکارنے کے بارے میں ہیں اور من دون اللہ کا معنی سونے چاندی اور پتھروں کے بت ہیں، من دون اللہ اور ہوتے ہیں اور انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ اور ہوتے ہیں ، انبیاء اور اولیاء کو من دون اللہ کا فرد اور مصداق ٹھہرانا یہ سب سے بڑی ان کی توہین، بے ادبی اور گستاخی ہے۔ یہ تاویل بلکہ تحریف اہل تشیع سے ان کے جدید اور ماڈرن ایڈیشن رضاخانیوں میں آئی اور اب رضاخانیت کے جدید اور ماڈرن ایڈیشن بعض سماعی، قبوری بدعتی نام نہاد دیوبندیوں نے بھی اس ہتھیار کو استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ اس لیے راقم الحروف نے ضرورت محسوس کی کہ ایک ایسی تحریر ہونی چاہیئے جس میں لفظِ من دون اللہ کا حقیقی مفہوم ومصداق بیان کیا جائے اور محرفین کی تحریف سے پردہ چاک کیا جائے۔ چنانچہ تعلیمی وتدریسی وتبلیغی وانتظامی مصروفیات اور دیگر عوارض کثیرہ کے باوجود اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ مختصر تحریر حاضر خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو راقم اور اس کے متعلقین کے لیے ذریعہ نجات

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

منیبین کے لیے ذریعہ ہدایت اور معاندین پر اتمام حجت بنا کر قبول فرمائے:۔

ہمارا دعویٰ

لفظ "من دون اللہ، من دونہٖ، من دونی" اپنے عموم کے اعتبار سے ہر ماسوا اللہ کو شامل ہے نبی، ولی، فرشتہ، جن، نوری، ناری، خاکی، عاقل، لایعقل، ذی روح، غیر ذی روح، زندہ، مردہ، بت، وثن، قبر سب اس کے عموم میں داخل ہیں، بت بھی کلمہ کے عموم کی بنا پر اس میں داخل ضرور ہیں لیکن ان الفاظ کو بطورِ حصر بتوں کے ساتھ خاص کرنا اور انبیاء و اولیاء، پیروں فقیروں کو اس کے مفہوم سے خارج کرنا اور ان پر اس کلمہ "من دون اللہ" کے اطلاق کو گستاخی اور بے ادبی سمجھنا بدترین قسم کی تحریف، نصوص قطعیہ کا انکار اور کفر صریح ہے۔

من دون اللہ کو بتوں کے ساتھ خاص کرنے کی خرابیاں

من دون اللہ کے کلمہ کو بتوں کے ساتھ خاص کرنے پر درج ذیل خرابیاں لازم آئیں گی۔

1) نصوصِ قطعیہ کا انکار جو صریح کفر ہے کما سنبین انشاء اللہ
2) نصوصِ قطعیہ کی تحریف ہوگی، جو عادت یہود ہے۔
3) لفظ "من دون اللہ" کے عموم میں بلا دلیل تخصیص کرنا جو اصولِ مذہب کے خلاف ہے۔
4) تفسیر بالرائے کا ارتکاب جو شرعاً حرام ہے۔
5) شرک کو بت پرستی میں بند ماننا لازم آئے گا، جو صریح البطلان ہے۔
6) تمام ائمہ مفسرین کی تصریحات کے خلاف کرنا لازم آئے گا۔
7) شرک کا مدار خصوصیتِ معبود قرار پائے گی، جو صریح الحاد ہے۔
8) تمام انبیاء کی دعوت کا انکار لازم آئے گا۔ کیونکہ تمام انبیاء کرام نے ہر شئے سے اُلوہیت کی نفی کر کے صرف ایک اللہ تعالیٰ ہی کی اُلوہیت کی دعوت دی۔ اگر یہی کہا جائے پتھر، ریت، حجر شجر میں اُلوہیت اور خواصِ اُلوہیت ماننا شرک ہے اور ان کے علاوہ کسی اور شئے یا مقدس

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شخصیت میں صفاتِ اُلوہیت ماننا شرک نہیں بلکہ توحید ہے تو یہ دعوت الانبیاء کی صریح تکذیب ہو گی۔

9) تمام کُتبِ سماویہ میں ہر ماسوا اللہ کی اُلوہیت کی نفی اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے اُلوہیت اور خواصِ اُلوہیت کا اثبات کیا گیا ہے۔ اگر ان آیات کو صرف بتوں کے ساتھ خاص کر دیا جائے تو تمام کُتبِ سماویہ کا انکار لازم آئے گا۔

10) ان تمام خرابیوں کو برداشت کر لینے کے بعد بھی علماءِ سوء کے لیے کلمہ "من دون اللہ" کو بتوں کے ساتھ خاص کرنا ہرگز مفید نہیں ہو گا کیونکہ ہر دور کا مشرک بت کو بحیثیت پتھر اور جمادِ محض نہیں پوجتا بلکہ مشرکین کے مزعومہ اصلی اور حقیقی حاجت روا اور مشکل کشا انبیاء و اولیاء، ملائکہ، جنات، کواکب ہی تھے اور ہیں اور انہی ہستیوں کی تاثیر و تصرف کے قائل تھے اور ہیں۔ انہی ہستیوں کی صورتوں پر بت بناتے یا تصویریں بناتے جیسے آج بنا رہے ہیں اور ان کا عقیدہ یہ تھا اور ہے کہ جب ہم ان مورتیوں یا تصویروں کے آگے تعظیمیں، سجدہ طواف، نذر و نیاز، پکار زاریاں کرتے ہیں تو جن اکابر کی یہ تصویریں اور مورتیاں ہیں وہ خوش ہو کر ہماری حاجت پوری کرتے ہیں یا ہماری عرضیاں دربارِ الٰہی میں پہنچانے کا حیلہ اور وسیلہ ہیں کیونکہ ہم روسیاہ گنہگار اور پلید ہیں اور اللہ تعالیٰ کا دربار عالی پاک ہے ہم اس قابل نہیں کہ براہ راست اللہ تعالیٰ سے مانگیں اس لیے ہماری ان کے آگے اور ان کی اللہ تعالیٰ کے آگے۔

الغرض خواہ تصویریں یا مورتیاں ہوں، خواہ قبریں، خواہ تصویروں مورتیوں اور قبروں دونوں کے بغیر براہ راست پکار ہو مقصود ان ہستیوں اور بزرگوں ہی کی پکار ہے۔ اور قرآنِ کریم نے جو نفی کی تو انہی انبیاء و اولیاء، پیروں فقیروں وغیرہ کے سماع اور ان کے تصرف مافوق الاسباب ہی کی نفی کی ہے۔ آج کے کلمہ گو مشرک میں بھی شرک کی سب صورتیں موجود ہیں۔

☆..... بعض مشرکین قبروں پر جا کر انبیاء و اولیاء وغیرہ کو اس عقیدہ سے پکارتے ہیں کے وہ ہستیاں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہماری پکاروں کو ہر وقت سنتی ہیں اور ہمارے کام و حاجت پوری کر دیتی ہیں یا ہماری عرضیاں اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچا دیتی ہیں۔

☆..... بعض مشرکین اپنے پیر کے فوٹو یا تصویریں پاس رکھ کر یا دل میں ان کا تصور باندھ کر حاجت روائی کے لیے اُس پیر کو پکارتے ہیں۔ اپنی دوکانوں اور گھروں میں اپنے پیروں اور فقیروں کے فوٹو اس عقیدہ سے رکھتے ہیں کہ ان پیروں کی ارواح خوش ہو کر ہمارے کام کر دیتی ہیں یا ہماری عرضیاں اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچا دیتی ہیں۔ یا کم از کم ان کے نام جپنے سے ہماری جان، مال اور دوکان میں برکت ہو گی۔

☆..... بعض مشرکین تصویروں اور قبروں پر آنے کے بجائے جہاں کہیں بھی ہوں براہ راست انبیاء واولیاء، اماموں، پیروں فقیروں، جنات اور فرشتوں کی پکاریں کرتے ہیں اور انہیں سمیع بصیر، قدیر سمجھتے ہیں اور بعض پیشہ ور تعویز فروش اپنے تعویزوں پر یا ابلیس۔ یا جبرائیل۔ یا میکائیل۔ یا علی۔ یا حسین۔ یا پنجتن پاک وغیرہ اس عقیدہ سے تحریر کرتے ہیں کہ جن ہستیوں کو پکار رہے ہیں۔ یہ ہماری حاجت پوری کر دیں گی یا ان کے ناموں کی تاثیر سے ہمارے کام ہو جائیں گے۔

الغرض بت پرستی، قبر پرستی، کاغذ پرستی سب کا مآل اور مقصود ایک ہی ہے۔ لفظ "من دون اللہ" سے ہر قسم کے شرک اور ہر مشرک کا رد کرنا مقصود ہے۔

تصریحات المحرفین

تصریح نمبر ﴿1﴾ مفتی اعظم بریلویہ محمد اشرف سیالوی

بریلوی امام المناظرین اشرف العلما علامہ ابوالحسنات مفتی اعظم بریلویہ محمد اشرف سیالوی لکھتا ہے

"یہ تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ من دون اللہ اور ہیں اور نبی، رسول اللہ اور۔ ولی اللہ اور ہیں اور من اللہ، الی اللہ اور ہیں۔ دوری اور بعد کے موجب اصنام اور حجاب اور محرومی کے موجب اوثان پر اللہ تعالیٰ کے تقرب اور وصل کے وسائل اور ذرائع کو قیاس کرنا سراسری محرومی اور بد نصیبی ہے، بے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دینی والحاد اور منصب نبوت ورسالت کی توہین وتحقیر ہے"۔

(گلشن توحید رسالت صفحہ 163 جلد 2)

تصریح نمبر ﴿2﴾ مفتی شفیع اوکاڑوی

بریلی محقق مفتی شفیع اوکاڑوی لکھتا ہے:

"اصل میں من دون اللہ کو نہ سمجھنا ہی ان کی بے ادبی اور بد نصیبی کا باعث ہوا ہے گویا من دون اللہ ان کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ من دون اللہ سے مراد بت ہیں اور کفار ومشرکین بتوں کی عبادت کرتے ہیں..... ثابت ہوا کہ من دون اللہ سے مراد بت ہیں نبی ولی یا فرشتے نہیں".....الخ۔ (تعارف علماء دیوبند ص:114)

تصریح نمبر ﴿3﴾ بریلوی مناظر اعظم عمر اچھروی

بریلوی مناظر اعظم کا فتویٰ

بریلوی مناظر اعظم عمر اچھروی حضرت عیسی علیہ السلام کو من دون اللہ قرار دینے والوں کو خطاب کر کے لکھتا ہے "تم وہابیہ تو مرزائیوں سے بھی ترقی کر گئے۔ مرزائیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی من دون اللہ کو نبی اللہ بنالیا تو وہ اسلام سے گئے، اور تم نے انبیاء اللہ کو من دون اللہ سمجھ لیا تم ان سے بھی گئے گزرے۔ بھائی تمہارا عقیدہ اختیار کرتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کو من دون اللہ کہتے ہیں تو پہلی خرابی یہ لازم آئیگی کہ انبیاء علیہم السلام کا انکار۔ دوسری یہ کہ انکارِ قرآن کریم ہوگا۔ جو لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ سے ظاہر ہے یہ عقیدہ تمہیں ہی مبارک ہو اور باقی مسلمانوں کو خداوند اس عقیدہ سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کو ان کا نبی اللہ ہونا بی من دون اللہ ہونے سے بری کر رہا ہے۔ اور دوسرا ان کا جواب دینا سبحنک مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق ان کا من دون اللہ نہ ہونا مومن کی تسلی کر رہا ہے۔" (مقیاسِ حنفیت ص 94)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تصریح نمبر ﴿4﴾ بریلوی جنید زماں اچھروی

بریلوی جنید زماں اچھروی لکھتا ہے:

"تو ثابت ہوا کہ انبیاء اللہ کو من دون اللہ سمجھنے والا پہلا زبعریٰ یہودی تھا۔ جو وہابیوں کا اس امر میں پیشوا ہے تو جو انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کو من دون اللہ سمجھتے ہیں وہ یہودیوں میں شامل ہیں۔" (مقیاسِ حنفیت ص127)

تصریح نمبر ﴿5﴾ بریلوی مناظر اعظم اچھروی

بریلوی مناظر اعظم اچھروی لکھتا ہے:

"اولیاء اللہ یا انبیاء اللہ کی شان میں من دون اللہ کا خطاب دینا اور ان کے مطیعین کو ان کے عابدین کہنا ایمان سے خارج ہونا ہے۔" (مقیاسِ حنفیت ص128)

تصریح نمبر ﴿6﴾ بریلوی شیر پنجاب اچھروی

بریلوی شیر پنجاب اچھروی لکھتا ہے:

"من دون اللہ کا اطلاق تمام قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کسی جگہ مومن پر نہیں کیا چہ جائیکہ معاذ اللہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ اور ملائکہ اللہ پر کیا جائے کچھ خدا کا خوف کرو اور انبیاء اللہ اور ولی اللہ کو غیر اللہ نہ سمجھو ورنہ منکرین میں لکھے جاؤ گے۔" (مقیاسِ حنفیت ص132)

"نبی اللہ من دون اللہ نہیں ہو سکتا اور من دون اللہ نبی اللہ نہیں کہلا سکتا"۔

(مقیاسِ حنفیت ص94)

تصریح نمبر ﴿7﴾ بریلوی محقق غلام رسول سعیدی

بریلوی محقق غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

"بعض لوگ شرک کی نفی کرنے اور توحید کے اثبات میں حدود سے تجاوز کرتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے احترام کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اور یہ آیت جو بتوں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کی اور ان کو پرستش کرنے والوں کی مذمت میں نازل ہوئی ہے اس کو انبیاء علیہم السلام پر چسپاں کرتے ہیں یہ بہت خطرناک اور توہین آمیز طریقہ ہے اور خوارج سے بھی بدتر طریقہ ہے۔"(تبیان القرآن تفسیر سورۃ الحج)

تصریح نمبر﴿8﴾ماسٹر امین صفدر اوکاڑوی

اتحادی اہل بدعت کے امام ماسٹر امین صفدر اوکاڑوی سورۃ النحل آیت 20(اموات غیر احیاء) پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں اس آیت کا قبر کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں یہ بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے آپ اس کو قبروں پر فٹ کر رہے ہیں جو یہودیوں کا کام تھا۔

(فتوحات، صفدر ج3، ص358)

تصریح نمبر﴿9﴾ماسٹر امین صفدر اوکاڑوی

یہی ماسٹر اوکاڑوی صاحب فرماتے ہیں "بتوں والی آیات انبیاء پر چسپاں کرنے کا کام عبداللہ زبعری نے کیا اگرچہ اس نے کوئی جماعت بنا کر اس کا نام جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ یا کیپٹن عثمانی کی طرح حزب اللہ نہیں رکھا، لیکن یہ اُصول جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ اور کیپٹن عثمانی کو وہی دے کر گیا ہے کہ بتوں والی آیات انبیاء پر چسپاں کرنی ہیں"۔(تسکین الاذکیاء ص78)

تصریح نمبر﴿10﴾ماسٹر امین صفدر اوکاڑوی

ماسٹر موصوف فرماتے ہیں "خوارج سے بھی بدتر یہ مماتی ہیں کہ وہ تو کافروں والی آیات مسلمانوں پر فٹ کرتے تھے یہ بتوں والی آیات انبیاء پر چسپاں کر دیتے ہیں یہ ان سے بھی آگے نکل گئے ہیں"(تسکین الاذکیاء ص75)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شواہد القرآن

شاہدِ نمبر﴿1﴾(سورۃ المائدہ آیت نمبر116/117/118)

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ○ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ○ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

(سورۃ المائدہ آیت نمبر116/117/118)

ترجمہ: اور جب پوچھے گا اللہ تعالیٰ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ بناؤ مجھے اور میری ماں کو دو والہ (پکار کے لائق) اللہ کے سوا۔ وہ عرض کریں گے پاک ہے تو ہر شریک سے کیا مجال تھی میری کہ میں کہوں ایسی بات جس کا نہیں ہے مجھے کوئی حق۔ اگر میں نے کہی ہوتی ایسی بات تو ضرور جانتا اس کو۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی خوب جاننے والا ہے تمام غیبوں کا۔ نہیں کہا میں نے انہیں مگر وہی کچھ جس کا تو نے حکم دیا مجھے کہ عبادت (پکار، منت منوتی، نذر نیاز وغیرہ) کرو اللہ کی جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی پروردگار ہے اور تھا میں ان پر گواہ جب تک میں رہا ان میں پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی نگران تھا ان پر اور تو ہی ہے ہر چیز کا مشاہد کرنے والا ہے۔

اشارات و فوائد

☆.....ان آیات میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت بی بی مریمؑ صدیقہ کو نص قطعی کے طور پر من دون اللہ قرار دیا گیا ہے۔ جس سے واضح ہوا کہ حضرات انبیاء اور اولیاء پر من دون اللہ کا اطلاق بالکل درست

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے اور حضرات انبیاء واولیاء من دون اللہ کے مفہوم میں داخل ہیں، جو شخص من دون اللہ کے کلمات کو بتوں کے ساتھ خاص کرتا ہے اور حضرات انبیاء کرام، اولیاء کرام یا پیروں فقیروں کو من دون اللہ کا مصداق قرار دینے کو بے ادبی اور گستاخی سمجھتا ہے وہ قرآن کریم کی اس نص صریح کا منکر ہے۔

☆.....اَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ سے واضح ہوا کہ جو لوگ انبیاء کرام اور اولیاء کرام وغیرہ کو حاجتوں میں پکارتے ہیں اور ان کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان پر سخت ناراض ہونگے اور ان ہستیوں کی زبانی جن کو پکارا کرتے تھے ان مشرکوں کی تکذیب کر کے جہنم میں داخل کریں گے۔

☆.....جو لوگ مقربین کے ذمہ من گھڑت جھوٹی روایات لگاتے ہیں کہ انہوں نے خود ہمیں اپنی پکار کا حکم دیا ہے قیامت کے دن مقربین ان سب جھوٹی روایات کا انکار کر کے اپنی صفائی پیش کریں گے کہ ہم نے ان کو توحید خالص کی دعوت دی تھی نہ کہ اپنی پکار کی۔

جو لوگ انبیاء واولیاء کو حاجات میں غائبانہ پکارتے ہیں قیامت کے دن یہ پاک باز ہستیاں ان مشرکین کے دشمن ہونگے اور ان سے برأت وبیزاری کا اعلان کریں گے۔

☆.....مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ کے کلمات مبارکہ سے واضح ہوا کہ کسی نبی، ولی نے کبھی حاجت روائی، مشکل کشائی کا دعویٰ کر کے اپنی دعا پکار کی دعوت نہیں دی، اور ان ہستیوں کو مافوق الاسباب طور پر مشکل کشا، حاجت روا سمجھ کر پکارنا ان کی شان کے ہرگز لائق نہیں ہے اور ان پاکباز ہستیوں سے اُلوہیت اور خواصِ اُلوہیت کی نفی کرنا ان کی بے ادبی اور گستاخی قطعاً نہیں ہے۔

اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ کے کلمات سے واضح ہوا کہ حضرات انبیاء کرام نے اپنے سے علم الغیب کی نفی کر کے تمام غیبوں کا جاننا اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ مختصہ بتلایا۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

☆..... كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ کے کلمات سے واضح ہوا کہ حضراتِ انبیاء کرام اور اولیاء عظام دنیا سے چلنے کے بعد دنیا کے احوال سے بالکل بے خبر ہیں اس سے مسئلہ حاضر و ناظر علم غیب اور عرضِ اعمال کا بھی حل ہو گیا۔

اہم فائدہ

توفی کا معنی اخذ الشئ وافیاً کسی چیز کو پورا پورا لے لینا توفی کا اطلاق تین چیزوں پر ہوا کرتا ہے۔(1) موت (2) نیند (3) روح مع الجسد پورے وجود کو اٹھا لینا یہاں توفی کا تیسرا معنی مُراد ہے۔

تائید: پیر کرم شاہ بھیروی بریلوی لکھتا ہے:

جمہور مفسرین کا قول یہ ہے کہ یہ سوال جواب قیامت کے دن ہو گا۔ اس سے پہلے آیت یوم یجمع الخ اور بعد آیت یوم ینفع الخ اس کی مؤید ہیں۔

سوال ہمیشہ اسی لئے نہیں کیا جاتا کہ سائل کو اس چیز کا علم نہیں اور وہ اس سوال سے غیر معلوم چیز کو جاننا چاہتا ہے بلکہ سوال دوسرے فوائد کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔ یہاں اس استفسار سے مقصود یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی زبان سے ان کروڑوں آدمیوں کو اپنی فحش غلطی پر آگاہ کیا جائے جس میں وہ مبتلا ہو کر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو خدا یا شریک خدا یا فرزند خدا بنائے ہوئے ہیں۔

مسیحی دنیا میں حضرت مریم (علیہ السلام) کی پرستش کوئی پوشیدہ امر نہیں۔ وہ ان کے قد آدم مجسمے بنا کر اپنے گرجاؤں کی محرابوں میں رکھتے ہیں اور تمام رسوم پرستش بجالاتے ہیں۔

حضرت مسیح (علیہ السلام) کا جواب قابل غور ہے۔ الزام آپ پر لگ رہا ہے کہ کیا آپ نے ایسا کہا۔ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ اپنی صفائی میں لب کشائی نہیں کرتا بلکہ اپنے رب کی عظمت و پاکی کا اعلان کرتا ہے اور اپنی صفائی اپنے سب کچھ جاننے والے خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ یعنی اے میرے رب! تجھ سے کوئی بات مخفی نہیں۔ زمین و آسمان کے سب چھپے ہوئے اسرار تجھے معلوم ہیں۔ میں کیا اپنی صفائی پیش کروں۔ تو جانتا ہے کہ میں نے یہ الفاظ ہرگز نہیں کہے۔ اور تیرا یہ بندہ جس پر ہر لحظہ تیرے کرم کی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بارش ہو رہی ہے کیا اتنا ناشکر گزار بن سکتا ہے اور یہ جرأت کر سکتا ہے کہ ایسی بات کا مدعی بنے جس کا اسے کوئی حق نہیں۔ (ضیاء القرآن ص 524/525، ج 1)

فہم سلف: علامہ عبد الماجد دریا آبادیؒ لکھتے ہیں:

مسیح پرستی تو خیر موجودہ مسیحیت کے مرادف ہی ہے۔ لیکن مریم پرستی بھی مسیحی دنیا کا کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں، دعائیں اس "خدائی کنواری" کو مخاطب کر کے کی جاتی ہیں، نذریں نیازیں ان کے نام پر کی جاتی ہیں۔ کیتھولک گرجاؤں میں قد آدم تصویریں ان کی لگی ہوتی ہیں جن کے آگے مراسم پرستش بجالائے جاتے ہیں۔ مریم پرستی پر مزید معلومات کے لئے ملاحظہ ہوں حواشی تفسیر انگریزی۔ سوال سے مقصود ظاہر ہے کہ استفہام واستفسار نہیں، بلکہ مسیح پرستوں اور مریم پرستوں پر مزید حجت قائم کرنا اور انہیں اور زیادہ خجل ولاجواب کرنا اور انہیں خود انہی کی نظر میں ذلیل کرنا ہے۔ ولیس ھو باستفھام۔ انہ سالہ عن ذلک توبیخا لمن ادعی ذلک علیہ لیکون انکارہ بعد السوال ابلغ فی التکذیب واشد فی التوبیخ والتقریع (قرطبی)

(ہر قسم کی شرکت کی آلودگی سے، اور ہر ایسے انتساب سے جو تیری شان کے لائق نہ ہو)

(میری مجال تھی کہ میں ایسا صریح کلمہ باطل زبان سے نکال سکتا) فخر المفسرین امام رازی (رح) نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ کے براہ راست (آیت) "ءانت قلت للناس" کا جواب براہ راست (آیت) "ماقلت"۔ دینے اور یوں اپنی صفائی پیش کرنے کے بجائے اسے تمامتر علم الٰہی کے حوالہ کر دیا اور یہی مقام ادب وتواضع کے زیادہ مناسب بھی تھا۔ فلم یقل بانی ماقلت ھذا الکلام لان ھذا یجری مجری دعوی الطھارۃ والنزاھۃ والمقام مقام الخضوع والتواضع (کبیر)

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) عرض کریں گے کہ بالفرض میں نے کوئی ایسی بات کہی ہوتی تو وہ ضرور ہی تیرے علم میں ہوتی اور جب تیرے علم میں نہیں، تو ظاہر ہے کہ وہ سرے سے واقع ہی نہیں ہوئی، میرے ناقص ومحدود علم اور تیرے کامل وغیر محدود علم کا مقابلہ ہی کیا، میری ہر چھپی ہوئی چیز آپ تجھ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پر روشن، لیکن تیری کوئی سی بھی چھپی ہوئی چیز مجھ پر روشن نہیں، اور ایک میرے ہی مغیبات پر یہ موقوف ہے، تجھ پر تو ہر غیب روشن ہے۔ (آیت) "انک انت علام الغیوب"۔ سے مقصود حق تعالیٰ کے علم محیط وکامل کا اثبات ہے۔ اور اس میں رد آگیا بہت سی مشرک قوموں کے عقائد واہیہ کا..... ۔ آیت میں ایک بار پھر حضرت حق کے علم محیط وکامل کا اثبات ہے۔ (آیت) "کنت علیھم شھیدا مادمت فیھم"۔ یعنی میں جب تک دنیا میں موجود رہا۔ میری امت کا حال میرے علم ومشاہدہ میں آتا رہا۔ (آیت) "فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم" یعنی جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا۔ اس کے بعد سے مجھے کچھ خیر خبر نہیں۔ (آیت) "توفیتنی"۔ یہ لفظ دونوں مفہوموں کو شامل ہے۔ زندہ آسمان پر اٹھالیے جانے کو بھی اور دوبارہ اپنے وقت اصلی پر وفات کو بھی۔

المراد منه وفاۃ الرفع الی السماء (کبیر) ای قبضتنی بالرفع الی السماء کما یقال توفیت المال اذا قبضته وروی

ھذا عن الحسن وعلیه الجمھور (تفسیر ماجدی ص278)

شاہد نمبر2 (سورۃ بنی اسرائیل آیت 56/57)

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ○ (سورۃ بنی اسرائیل آیت 56/57)

ترجمہ: فرمادیجئے پکارو تو سہی جن کو گمان کرتے ہو حاجت روا اللہ کے سوا سو وہ نہ تم سے کوئی تکلیف دور کرسکتے ہیں اور نہ ہی اُسے پھیر سکتے ہیں. وہ لوگ جن کو یہ (مشرکین) پکار رہے ہیں خود یہ اپنے پروردگار سے اپنی حاجات طلب کرتے تھے جو نسا ان کا زیادہ قریب ہے اور اس کی رحمت کی اُمید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے، بیشک آپ کے پروردگار کا عذاب ہے بھی ڈرنے ہی کے قابل۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اشارات وفوائد

☆.....اس آیت میں من دونہ سے مراد انبیاء واولیاء، پیر فقیر، جنات اور فرشتے ہیں جن کو مشرکین حاجتوں میں پکارتے ہیں۔

☆.....اس آیت میں پتھر یا سونے چاندی کے بت قطعاً مراد نہیں ہوسکتے، جس کے درج ذیل قرائن ہیں۔

☆..... " يَمْلِكُونَ. يَدْعُونَ. يَبْتَغُونَ ي. يَرْجُونَ. يَخَافُونَ "سب صیغے جمع مذکر عاقل کے ہیں

☆.....ابتغاوسیلہ ذوی العقول سے ہی ممکن ہے نہ کہ جماد محض سے۔

☆.....دعاء رجااور خوف کا اثبات ذوی العقول ہی سے ممکن ہے نہ پتھر، سونے چاندی وغیرہ جمادات سے۔

☆.....الوسیلہ کے دو معنے کئے گئے، (1) الحاجۃ (2) القربۃ پہلے معنے کے رو سے ترجمہ کیا گیا ہے اگر دوسرا معنے مراد ہو، تو پھر القربۃ سے اعمال صالحہ ہی مراد ہونگے۔

☆.....اس آیت میں واضح طور پر اعلان کیا گیا کہ مشرکین جن ہستیوں انبیاء واولیاء وغیرہ کو حاجات ومشکلات میں پکارتے ہیں وہ ہستیاں نہ تو ان مشرکین کی کوئی تکلیف دکھ، بیماری، رزق کی تنگی وغیرہ دور کرسکنے کا کسی طرح اختیار رکھتی ہیں اور نہ ہی اس تکلیف کو بدلنے کا اختیار رکھتی ہیں کہ شدت سے خفت میں بدل دیں یا ان سے ہٹا کر دوسروں پر ڈال دیں، اس لاچاری اور بے اختیاری کی تاکید مزید کے طور پر ذکر فرمایا کہ وہ نیک ہستیاں تو اپنی حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتی رہیں اور اسی کا قرب ڈھونڈتی رہیں، اسی ہی سے اُمیدیں رکھتی رہیں اور اسی سے ڈرتی رہیں، تو جن کی یہ حالت ہو وہ دوسروں کے حاجت روا یا مشکل کشا کیسے بن سکتے ہیں،

تائید نمبر ا بریلوی صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی اس آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے:

جیسے عیسیٰ (علیہ السلام) عزیر علیہ السلام اور فرشتے اور مومن جنات (نور العرفان)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تائید نمبر2: مفتی احمد یار خان بریلوی لکھتا ہے:

جیسے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ۔ (خزائن العرفان)

تائید نمبر3: شیخ غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتا ہے:

اس آیت سے مقصود مشرکین کا رد کرنا ہے، وہ کہتے تھے کہ ہم خود اس لائق نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں بلکہ عبادت کے لائق تو مقربین ہیں یعنی اللہ کے فرشتے پھر انہوں نے فرشتوں کے فرضی مجسمے اور بت بنا رکھتے تھے اور اس تاویل سے بتوں کی عبادت کرتے تھے، بعض مفسرین نے کہا وہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کی عبادت کرتے تھے اور ان کی عبادت کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی کہ جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ تم سے کسی ضرر کو دور کر سکتے ہیں اور نہ تم کو کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں ... . (تبیان القرآن)

سعیدی مذکور لکھتا ہے:

علامہ ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ نے لکھا ہے جن لوگوں کی وہ عبادت کرتے ہیں اس کے مصداق میں تین قول ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ وہ جن ہیں جو بعد میں اسلام لے آئے تھے، اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ملائکہ ہیں اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر ہیں، یہ حضرت ابن عباس کا قول ہے..... (تبیان القرآن)

جو جنات مسلمان ہو چکے تھے، اسی طرح فرشتے اور تمام انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کے محتاج ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں، ہر چند کہ ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں وہ کسی قسم کو کوئی گناہ نہیں کرتے اور نہ ان کو دنیا اور آخرت میں کسی قسم کے عذاب کا خطرہ ہے، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی جلال ذات سے خوف زدہ رہتے ہیں اور ان میں سے جو اللہ تعالیٰ کے جتنے زیادہ قریب ہے وہ اتنا اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اتقاکم واعلمکم باللہ انا۔ تم سب سے زیادہ اللہ سے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والا میں ہوں۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بکثرت جنت کے حصول کی اور دوزخ کے عذاب سے پناہ کی دعائیں فرماتے تھے:

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ دعا کثرت سے کرتے تھے: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں (بھی) اچھائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) اچھائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۶۳۸۹، صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۲۶۹۰، سنن ابو داؤد رقم الحدیث: ۱۵۱۹، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۹۳۹، مسند احمد رقم الحدیث: ۱۲۰۰۴، عالم الکتب بیروت)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دعاؤں میں سے یہ دعا تھی: اے اللہ ہم تجھ سے رحمت کے موجبات اور پکی مغفرت کو طلب کرتے ہیں اور ہر گناہ سے سلامتی اور نیکی کی سہلوت طلب کرتے ہیں اور جنت کی کامیابی اور تیری مدد سے دوزخ سے نجات طلب کرتے ہیں، یہ حدیث امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ (حافظ ذہبی نے اس کو بلا جرح نقل کیا ہے (المستدرک ج ۱ ص ۵۲۵، قدیم، المستدرک رقم الحدیث: ۱۹۶۸، الجامع الصغیر رقم الحدیث).....(تبیان القرآن)

تائید نمبر 4: پیر کرم شاہ بھیروی لکھتا ہے:

پہلے اگر آیت کی ترکیب ذہن نشین کر لی جائے تو آیت کا معنی واضح ہو جائے گا اولئک موصوف الذین یدعون صفت یدعون کے بعد ضمیر مفعول محذوف ہے۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا یتبعون الی ربھم۔ خبر۔ مطلب یہ ہے کہ مشرکین جن کو خدا بنائے ہوئے ہیں اور جن کو اپنی تکالیف و مصائب میں پکارتے ہیں یہ خدا نہیں بلکہ وہ تو خود ہر لمحہ، ہر لحظہ اپنے رب کریم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مصروف عمل رہتے ہیں۔ اگر واقعی وہ خدا ہوتے جیسے مشرکین کا خیال

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے تو پھر انہیں کسی کی عبادت اور رضا جوئی کی کیا ضرورت تھی۔ (ضیاء القرآن)

تائید نمبر5: مولانا بلال لکھتے ہیں:

ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس (علیہ السلام) سے اس آیت کے بارے میں روایت کیا مشرک فرشتوں کی عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کی اور عزیر (علیہ السلام) کی عبادت کرتے تھے۔

☆... ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس (رض) سے روایت کیا کہ (آیت) "فلا یملکون کشف الضر عنکم" سے عیسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی والدہ (علیہ السلام) اور عزیر (علیہ السلام) مراد ہیں۔

☆.... سعید بن منصور، ابن جریر اور ابن منذر نے ابن عباس (رض) سے روایت کیا کہا (آیت) "اولئک الذین یدعون" سے عیسیٰ (علیہ السلام)، عزیر (علیہ السلام) اور سورج و چاند مراد ہیں۔ (تفسیر در منثور مترجم)

تائید نمبر6: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستانبولی الحنفی الخلوتی، المولی ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ) لکھتے ہیں:

اَلَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ انھم آلھة مِنْ دُوْنِهٖ ای متجاوزین اللہ تعالی کالملائکة والمسیح وامه وعزیر (تفسیر روح البیان)

یعنی مِنْ دُوْنِهٖ سے مُراد جیسے فرشتے، حضرت عیسیٰؑ، حضرت مریمؑ اور حضرت عزیرؑ ہیں۔

مقصودی نکتہ:

بریلوی صدر الافاضل مفتی احمد یار گجراتی بریلوی، محقق سعیدی بریلوی، پیر کرم شاہ بھیروی، علامہ حقی، سیوطی وغیرہ کی تصریحات سے واضح ہوا کہ "قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِکُوْنَ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا" آیت میں من دونہ سے فرشتے، جنات، انبیاء، اولیاء، پیر فقیر مراد ہیں۔ اگر لفظ "من دون اللہ" سے انبیاء اولیاء وغیرہ مراد لینا گستاخی اور بے ادبی ہے تو سب سے بڑے بے ادب اور گستاخ مذکورہ بالا حضرات ہی ہونگے۔

فہم سلف نمبر1: مولانا محمد شفیع دیوبندیؒ لکھتے ہیں:

(آپ (ان لوگوں سے) فرما دیجئے کہ جن کو تم خدا کے سوا (معبود) قرار دے رہے ہو (جیسے فرشتے اور جنات) ذرا ان کو (اپنی تکلیف دور کرنے کے لئے) پکارو تو سہی سو وہ نہ تم سے تکلیف کو دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اس کے بدل ڈالنے کا (مثلاً تکلیف کو بالکل دور نہ کر سکیں کچھ ہلکا ہی کر دیں) یہ لوگ کہ جن کو مشرکین (اپنی حاجت روائی یا مشکل کشائی کے لئے) پکار رہے ہیں وہ خود ہی اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) ذریعہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب بنتا ہے (یعنی وہ خود ہی اطاعت و عبادت میں مشغول ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب میسر ہو جائے اور چاہتے ہیں کہ تقرب کا درجہ اور بڑھ جائے) اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے (نافرمانی کی صورت میں) ڈرتے ہیں واقعی آپ کے رب کا عذاب ہے بھی ڈرنے کی چیز (مطلب یہ ہے کہ جب وہ خود عابد ہیں تو معبود کیسے ہو سکتے ہیں اور جب وہ خود ہی اپنی ضروریات میں اور تکلیف کے دور کرنے میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں تو وہ دوسروں کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کیا کر سکتے ہیں۔ (معارف القرآن)

فہم سلف نمبر2: قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں:

بیضاوی نے کہا مطلب یہ ہے کہ جن کو تم معبود خیال کرتے ہو جیسے فرشتے اور مسیح اور عزیر ان میں سے کوئی بھی تمہارا دکھ دور نہیں کر سکتا' یہ تو خود اللہ کے مقرب ترین بندہ بننے کے لئے وسیلہ کے خواستگار ہیں۔ حضرت ابن عباس (رضی) اور مجاہد نے کہا عیسیٰ (علیہ السلام) ان کی والدہ' عزیر' ملائکہ' چاند سورج اور ستارے سب اپنے رب کی جانب وسیلہ کے طلبگار ہیں' اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں (پھر ان کو کارساز معبود کس طرح بناتے ہو (تفسیر مظہری مترجم)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر 3: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

بخاری میں روایت ہے کہ کچھ لوگ جاہلیت میں جنات کی عبادت کرتے تھے۔ وہ جن مسلمان ہو گئے اور یہ پوجنے والے اپنی جماعت پر قائم رہے۔ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ جن، ملائکہ، مسیح و عزیر وغیرہ کے پوجنے والے سب اس میں شامل ہیں۔

(تفسیر عثمانی)

فہم سلف نمبر 4: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ (المتوفی: 671ھ) لکھتے ہیں:

اور حضرت ابن عباس اور حضرت مجاہد نے کہا ہے کہ وہ حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے۔ اور یبتغون کا معنی ہے وہ اللہ تعالیٰ سے قریب اور نزدیکی کا ذریعہ تلاش کر رہے ہیں، اور جنت کی طلب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تضرع اور زاری کر رہے ہیں، اور یہی وسیلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں آگاہ کر دیا کہ ان کے معبود اپنے رب سے قرب اور نزدیکی تلاش کر رہے ہیں۔ اور ربھم میں ھم عبادت کرنے والوں کی طرف یا معبودوں کی طرف یا ان تمام کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ اور رہا یدعون تو اس کی ضمیر عبادت کرنے والو کی طرف ہے۔ اور یبتغون کی ضمیر معبودوں کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ایھم اقرب، یبتغون میں موجود ضمیر سے بدل ہو، اور اس کا معنی یہ ہو التلاش کرنا چاہئے کہ کون سا وسیلہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے؟ ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ ان عذاب ربک کان محذورًا بے شک آپ کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے اس سے کسی کو کوئی امان نہیں، پس چاہیئے کہ اس سے ڈرا جائے اور اس سے خوف کیا جائے۔ اور اسہل بن عبد اللہ نے کہا ہے: امید اور خوف انسان پر دو زمانے ہیں، پس جب یہ دونوں برابر ہوں اس کے احوال صحیح اور درست ہوتے ہیں۔ (الجامع لاحکام القرآن۔ تفسیر القرطبی مترجم)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر 5: علامہ أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774ھ) لکھتے ہیں: یہ مشرک کہا کرتے تھے کہ ہم فرشتوں، مسیح اور عزیر کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کے معبود تو خود اللہ کی نزدیکی کی .....ایک قسم سے تھے۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)، حضرت مریم حضرت عزیر (علیہ السلام)، سورج چاند، فرشتے سب قرب الٰہی کی تلاش میں ہیں (تفسیر ابن کثیر مترجم)

فہم سلف نمبر 6: علامہ محمد بن محمد بن محمود، أبو منصور الماتريدي (المتوفى: 333ھ) لکھتے ہیں:

ثم صرف أهل التأويل تأويل الآية إلى الملائكة. لكن الآية تحتمل كل معبود دون الله: الملائكة والجن والأصنام التي عبدوها. (تفسیر الماتریدی)

یعنی بعض اہل تاویل نے من دونہ سے مراد فرشتے لئے ہیں لیکن آیت اللہ تعالیٰ کے سوا سب کو شامل ہے جن کو مشرکین نے فریادرس بنایا خواہ فرشتے ہوں یا جنات یا اصنام وغیرہ۔

فہم سلف نمبر 7: امام أبو الحجاج مجاہد بن جبر المكي القرشي المخزومي (المتوفى: 104ھ) فرماتے ہیں:

"أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ. قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ. قَالَ: نا آدَمُ. قَالَ: نا وَرْقَاءُ. عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ. عَنْ مُجَاهِدٍ. فِي قَوْلِهِ: الإسراء يَقُولُ": عِيسَى وَعُزَيْرٌ وَالْمَلَائِكَةُ يَقُولُ: إِنَّ هَؤُلَاءِ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ (تفسیر مجاہد)

یعنی مجاہد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ" سے حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ اور فرشتے مُراد ہیں۔

فہم سلف نمبر 8: امام ابو جعفر محمد بن جرير الطبري (المتوفى ۳۱۰ھ) لکھتے ہیں:

كانوا يعبدون الملائكة وعزيرا والمسيح. وبعضهم كانوا يعبدون نفرا من الجن.

☆.....ذكر من قال ذلك:

یعنی مشرکین فرشتوں حضرت عزیرؑ حضرت عیسیٰؑ کو پکارتے تھے اور بعض مشرکین بعض جنوں کو پکارتے تھے یہاں وہی ہستیاں مراد ہیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حدثني محمد بن سعد. قال: ثني أبي. قال: ثني عمي. قال: ثني أبي. عن أبيه. عن ابن عباس. قوله قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا قال: كان أهل الشرك يقولون: نعبد الملائكة وعُزَيرا. وهم الذين يدعون. يعني الملائكة والمسيح وعُزيرا.... عن ابن عباس. في قوله أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قال: عيسى وأمه وعُزير. عن ابن عباس. قال: عيسى ابن مريم وأمه وعُزير في هذه الآية أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ. عن مجاهد يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قال: عيسى ابن مريم وعُزير والملائكة.

حدثنا ابن حميد. قال: ثنا جرير. عن مغيرة. عن إبراهيم. قال: كان ابن عباس يقول في قوله أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قال: هو عُزير والمسيح والشمس والقمر۔ (تفسیر ابن جریر)

یعنی ابن عباس فرماتے ہیں کہ "الذین یدعون" سے مُراد فرشتے حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ وغیرہ ہیں۔

فہم سلف نمبر 9: علامہ أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدریس بن المنذر تمیمی، احنظلی، الرازی ابن أبی حاتم" (المتوفی: 327ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ تَعَالَى: أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الآيَةِ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الشرك يعبدون الملائكة والمسيح وعزيرًا۔ (تفسیر ابن ابی حاتم)

یعنی حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مشرکین فرشتوں عیسیٰؑ اور عزیرؑ کی پوجا کرتے تھے وہی مُراد ہیں یہاں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر10: علامہ ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم حنفی سمرقندیؒ (المتوفیٰ375ھ) لکھتے ہیں:

عن ابن عباس أنه قال: أُولئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ عيسى وعزيراً والملائكة. وما عبد من دون الله وهو لله مطيع (تفسیر بحر العلوم) یعنی "أُولئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ" سے مراد حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ اور فرشتے ہیں۔ اور جس کی عبادت کی گئی اللہ تعالیٰ کے سوا وہ اللہ کا فرماں بردار ہے۔

فہم سلف نمبر11: علامہ ابو الحسین علی بن محمد بن حبیب الماوردی البصریؒ (المتوفیٰ450ھ) لکھتے ہیں:

فيها ثلاثة أقاويل: أحدها: أنها نزلت في نفر من الجن كان يعبدهم قوم من الإنس , فأسلم الجن ابتغاء الوسيلة عند ربهم , وبقي الإنس على كفرهم؛ قاله عبد الله بن مسعود. لثاني: أنهم الملائكة كانت تعبدهم قبائل من العرب , وهذا مروي عن ابن مسعود أيضاً. الثالث: هم وعيسى وأُمُّهُ , قاله ابن عباس ومجاهد. وهم المعنيون بقوله تعالى قلِ ادعُوا الذين زعمتم مِن دونه (تفسیر الماوردی)

یعنی من دونہ کی تفسیر میں تین اقوال ہیں (1) پہلے یہ آیت نازل ہوئی جنوں کی جماعت کے بارے میں جن کو بعض لوگ پوجتے تھے جن مسلمان ہو گئے اور جنوں کے پجاری کفر پر باقی رہے (دوسرا یہ کہ اس سے مراد فرشتے ہیں جن کی بعض قبائل عرب پوجا کرتے تھے اور تیسرا یہ کہ کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰؑ اور ان کی ماں حضرت مریمؑ ہیں۔ حضرت ابن عباس، حضرت مجاہد نے یہی کہا ہے اور وہی مُراد ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان "قلِ ادعُوا الذين زعمتم مِن دونه" سے۔

فہم سلف نمبر12: علامہ ابو محمد الحسین بن مسعود البغویؒ (المتوفی: 510ھ) لکھتے ہیں:

أُولئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ. يَعْنِي الَّذِينَ يَدْعُونَهُمُ المشركون

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آلهة ويَعْبُدُونَهُمْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمُجَاهِدٌ: هم عِيسَى وَأُمُّهُ وَعُزَيْرٌ وَالْمَلَائِكَةُ. وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ. يَبْتَغُونَ أَيْ يَطْلُبُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ. أَيِ: الْقُرْبَةَ. وقيل: الوسيلة الدرجة أَيْ: يَتَضَرَّعُونَ إِلَى اللَّهِ فِي طَلَبِ الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا. (تفسیر البغوی)

یعنی جن کو مشرک فریادرس سمجھ کر پکارتے اور پوجتے ہیں ابن عباس اور مجاہد نے کہا کہ وہ حضرت عیسیٰؑ اوران کی ماں مریم اور حضرت عزیرؑ اور فرشتے اور سورج چاند اور ستارے ہیں۔ یَبْتَغُونَ یعنی اللہ کا قرب طلب کرتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا کہ وسیلہ سے مراد درجہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ بلند درجات کی طلب میں اللہ تعالیٰ کے آگے زاریاں کرتے ہیں۔

فہم سلف نمبر 13: علامہ القاضی ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عطیہ الاندلسیؒ (المتوفی 546ھ) لکھتے ہیں:

الذين أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقول لهم في هذه الآية. ليسوا عبدة الأصنام. وإنما هم عبدة من يعقل. واختلف في ذلك. فقال ابن عباس: هي في عبدة العزير والمسيح وأمه ونحوهم (تفسیر ابن عطیہ)

یعنی اس آیت میں بتوں کے پجاری مراد قطعاً نہیں ذوی العقول مخلوق کے پجاری ہی مراد ہیں، ذوی العقول سے مراد کونسی مخلوق ہے اس میں اختلاف کیا گیا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عزیرؑ حضرت عیسیٰؑ اوران کی ماں حضرت مریم کو پکارنے والوں کے حق میں ہے

فہم سلف نمبر 14: علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن علی القرشی التیمی البکری الحنفی (المتوفی 597ھ) لکھتے ہیں:

والثالث: أنهم المسيحُ. وعزيرٌ. والملائكةُ! والشمسُ والقمرُ. قاله ابن عباس. وفي معنى يدعون قولان: أحدهما:

يعبدون. أي: يدعونهم آلهة. وهذا قول الأكثرين. والثاني: أنه بمعنى

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

يتضرعون إلى الله في طلب الوسيلة (تفسیر زاد المسیر)

یعنی تیسرا قول یہ ہے کہ من دونہ سے مراد حضرت عیسیٰ حضرت عزیر اور فرشتے وغیرہ ہیں۔

نمبر ملف نمبر 15: امام فخر الدین محمد بن عمر بن الحسین بن الحسن بن علی التمیمی البکری الرازی الشافعی (المتوفی 606ھ) لکھتے ہیں:

اعْلَمْ أَنَّ الْمَقْصُودَ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ الرَّدُّ عَلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا يَقُولُونَ لَيْسَ لَنَا أَهْلِيَّةَ. نَشْتَغِلَ بِعِبَادَةِ اللهِ تَعَالَى فَنَحْنُ نَعْبُدُ بَعْضَ الْمُقَرَّبِينَ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ. ثُمَّ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا لِذَلِكَ الْمَلَكِ الَّذِي عَبَدُوهُ تِمْثَالًا وَصُورَةً وَاشْتَغَلُوا بِعِبَادَتِهِ عَلَى هَذَا التَّأْوِيلِ وَاللهُ تَعَالَى احْتَجَّ عَلَى بُطْلَانِ قَوْلِهِمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ فَقَالَ: قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ الْأَصْنَامَ لِأَنَّهُ تَعَالَى قَالَ فِي صِفَتِهِمْ: أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ وَابْتِغَاءُ الْوَسِيلَةِ إِلَى اللهِ تَعَالَى لَا يَلِيقُ بِالْأَصْنَامِ الْبَتَّةَ.

إِذَا ثَبَتَ هَذَا فَنَقُولُ: إِنَّ قَوْمًا عَبَدُوا الْمَلَائِكَةَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِمْ. وَقِيلَ: إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ عَبَدُوا الْمَسِيحَ وَعُزَيْرًا.....وَ الْقَوْلُ الثَّانِي: أَنَّ قَوْلَهُ: أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ هُمُ الْأَنْبِيَاءُ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللهُ تَعَالَى بِقَوْلِهِ: وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ الْإِسْرَاءِ: وَتَعَلُّقُ هَذَا الْكَلَامِ بِمَا سَبَقَ هُوَ أَنَّ الَّذِينَ عَظُمَتْ مَنْزِلَتُهُمْ وَهُمُ الْأَنْبِيَاءُ لَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللهَ تَعَالَى وَلَا يَبْتَغُونَ الْوَسِيلَةَ إِلَّا إِلَيْهِ. فَأَنْتُمْ بِالِاقْتِدَاءِ بِهِمْ حَقِيقٌ فَلَا تَعْبُدُوا غَيْرَ اللهِ تَعَالَى۔

(تفسیر کبیر)

یعنی مقصود اس آیت سے مشرکین پر رد کرنا ہے اور ہم نے ذکر کیا تھا کہ مشرکین کہتے تھے کہ ہم

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

براہ راست اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اہل نہیں ہیں پس ہم بعض نیک ہستیوں جو اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں کی پکار کرتے ہیں اور وہ فرشتے ہیں، پھر ان مشرکوں نے ان فرشتوں کی صورتیں بنالیں اور اس تاویل پر ان کی پوجا کرنے لگے، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مشرکوں کے اس قول کے بطلان پر دلیل ذکر کی ہے "قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ" اور من دونہ سے مُراد بت ہرگز نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت بیان کی ہے "أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ" اور اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ تلاش کرنا بتوں کے مناسب ہرگز نہیں جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس آیت سے بُت مراد نہیں ہوسکتے تو ہم کہتے ہیں ایک قوم نے فرشتوں کی پوجا کی۔ پس آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی اور کہا گیا کہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے حضرت عیسیٰ و عزیرؑ کی پوجا کی اور کہا گیا ایک قوم نے جنوں کی ایک جماعت کی پوجا کی پس جن مسلمان ہوگئے اور وہ پجاری ان جنوں کی پوجا پر باقی رہے پس آیت ان کے حق میں نازل ہوئی .....دوسرا قول یہ ہے کہ "أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ" سے مُراد انبیاء کرام ہی ہیں، جن کا ذکر ولقد فضلنا بعض النبیین علی بعض میں آچکا ہے اور اس کا ربط ماقبل کے ساتھ یہ ہوگا کہ جن کے درجات بلند ہیں اور وہ انبیاء کرام ہی ہیں وہ نہیں عبادت کرتے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بھی اور اللہ تعالیٰ ہی کا قُرب تلاش کرتے ہیں تو تم اُن کی اقتدا کرنے کے زیادہ حق دار ہو پس تم بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجو۔

اہم فائدہ: امام رازی اور ابن عطیہ کی تحقیق کی رو سے اس آیت میں من دونہ سے مراد بُت لینا جائز ہی نہیں، بلکہ اس مراد انبیاء و اولیاء، جنات، فرشتے ہی ہیں۔

لطیفہ: غالی صاحبان کا دعویٰ ہے کہ من دونہ یا من دون اللہ سے مُراد بُت ہی ہیں اس سے مُراد انبیاء و اولیاء لینا گستاخی و بے ادبی ہے جبکہ ائمہ اہل سنت من دونہ سے مُراد انبیاء و اولیاء، فرشتے، جنات ہی لیتے ہیں، بُت مُراد لینا جائز ہی قرار نہیں دیتے، اسی کو کہتے ہیں اُلٹی منطق۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر16: علامہ أبو محمد عزالدین عبد العزیز بن عبد السلام بن أبی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی (المتوفی: 660ھ) لکھتے ہیں:

نزلت فيمن عبد الجن فأسلم الجن ابتغاء الوسيلة وبقي الإنس على كفرهم .أو الملائكة عبدها قبائل من العرب. أو عُزير (تفسیر القرآن)

یعنی یہ آیت نازل ہوئی اُن لوگوں کے حق میں جو جنات کو پوجتے پس جن قُربِ الٰہی کی طلب میں مسلمان ہوگئے اور انسان اپنے کفر پر باقی رہے یا اُن کے حق میں بعض قبائل عرب فرشتوں کو پوجتے تھے یا اُن کے حق میں جو حضرت عزیرؑ کی پوجا کرتے تھے۔

فہم سلف نمبر17: علامہ أبو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسیؒ (المتوفی: 745ھ) لکھتے ہیں:

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي عُزَيْرٍ وَالْمَسِيحِ وَأُمِّهِ. وَعَنْهُ أَيْضًا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ فِي عَبَدَةِ الْمَلَائِكَةِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي عَبَدَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْكَوَاكِبِ وَعُزَيْرٍ وَالْمَسِيحِ وَأُمِّهِ انْتَهَى (تفسیر البحر المحیط)

یعنی حضرت ابن عباس نے کہا کہ یہ آیت حضرت عزیرؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور ان کی ماں حضرت مریمؑ کے بارے میں ہے، ابن مسعود، ابن زید اور حسن سے مروی ہے کہ یہ آیت فرشتوں کے پوجاریوں کے بارے میں ہے اور ابن عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ یہ آیت سورج، چاند، ستاروں، حضرت عزیرؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت مریمؑ وغیرہ کو پکارنے والوں کے حق میں ہے

فہم سلف نمبر18: علامہ أبو حفص سراج الدین عمر بن علی بن ملول الحنبلی الدمشقی النعمانیؒ (المتوفی: 775ھ) لکھتے ہیں:

قال الله تعالى قُلِ للمشركين ادعوا الذين زَعَمْتُم أنها آلهة من دونه.

واعلم أنه ليس المراد الأصنام؛ لأنَّه تعالى قال في صفتهم:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

أولئك الذين يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إلى رَبِّهِمُ الوسيلة أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوراً (الإسراء: 57)

وابتغاءُ الوسيلة إلى الله تعالى لا يليق بالأصنام البتّة. وإذا ثبت هذا. فنقول:

إنَّ قوماً عبدوا الملائكة. فنزلت هذه الآية فيهم

وقال ابن عبّاس رَضِيَ اللهُ عَنْه ومجاهدٌ: إنّها نزلت في الذين عبدوا المسيح. وعزيراً. والملائكة. والشمس. والقمر. والنجوم. (تفسیر اللباب)

یعنی جان تو اے مخاطب کہ من دونہ سے مُراد بت نہیں ہوسکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی شان میں فرمایا ہے "أولئك الذين يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إلى رَبِّهِمُ الوسيلة أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوراً" اور اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ تلاش کرنا بتوں کے مناسب ہرگز نہیں پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ بُت مُراد لینا درست نہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ایک قوم نے فرشتوں کی پُوجا کی پس آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی اور ابن عباس اور مجاہد نے فرمایا کہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو حضرت عیسیٰؑ و عزیرؑ، فرشتوں، سورج، چاند، ستاروں کی پُوجا کرنے والے ہیں۔

فہم سلف نمبر 19: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

كان قبائل من العرب يعبدون صنفاً من الملائكة يقال لهم الجن ويقولون هم بنات الله سبحانه فنزلت الآية. وعن ابن عباس أنها نزلت في الذين أشركوا بالله تعالى فعبدوا عيسى وأمه «عزيرا والشمس والقمر والكواكب وعلى هذا ففي الآية على ما في البحر تغليب العاقل على غيره. ومتى صح أدراج الشمس والقمر والكواكب على سبيل التغليب بناء على أنها ليست من ذوي العلم فليدرج سائر ما عبد الباطل من الأصنام ويرتكب التغليب. وتعقب بأن ما سيأتي قريبا إن شاء الله تعالى من

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ابتغاء الوسیلۃ ورجاء الرحمۃ والخوف من العذاب یؤید إرادۃ العقلاء کعیسی وعزیر علیہما السلام۔

(تفسیر روح المعانی)

یعنی عرب کے بعض قبائل فرشتوں کی ایک صنف کو پوجتے تھے جس کو جن کہا جاتا تھا اور کہتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں پس آیت اُنکے بارے میں نازل ہوئی اور ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت ان مشرکوں کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی ماں بی بی مریمؑ، حضرت عزیرؑ، سورج، چاند اور ستاروں کی پوجا کی، اس صورت میں عاقل کو غیر عاقل پر غلبہ دینا ہوگا، جیسا کہ بحر محیط میں ہے اور جب سورج، چاند، کواکب کا ادراج جو غیر ذوی العقول ہیں بطورِ تغلیب کے درست ہے تو تمام معبودانِ باطلہ بُت وغیرہ کا ادراج بھی بطورِ تغلیب کے درست ہوگا اس تغلیب والی تاویل کا رد عنقریب آجائے گا کیونکہ قُرب طلب کرنا اور رحمت کی اُمید رکھنا اور عذاب سے ڈرنا یہ اس بات کا مؤید ہے کہ مُراد عقلا ہی ہیں جیسے حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ اس لیے کہ بُت ان چیزوں کو نہیں سمجھتے ،اس لیے یہاں ارتکابِ تغلیب خلافِ ظاہر ہے۔

فہم سلف نمبر 20: علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیحی أبو الحسن، المعروف بالخازنؒ (المتوفی: 741ھ) لکھتے ہیں:

هم عیسی وأمه وعزیر والملائکة والشمس والقمر والنجوم۔ (تفسیر الخازن)

یعنی من دونہٖ سے مُراد حضرت عیسیٰؑ اور ان کی ماں بی بی مریمؑ، حضرت عزیرؑ، فرشتے، سورج، چاند، ستارے ہیں۔

دعوت فکر:

مذکورہ بالا 20 اکابر کی تفصیلی عبارات سے واضح ہوا کہ اس آیت میں من دونہٖ سے مراد حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ وغیرہ حضرات انبیاء کرام، فرشتے اور جنات ہیں۔ بعض مفسرین نے تصریح کی کہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اس آیت میں بت مراد ہی نہیں ہو سکتے۔ اور یہی بات حق اور صحیح ہے۔ جیسا کہ آیت کے کلمات مبارکہ پر غور کرنے سے واضح ہے۔ خالی صاحبان سے ہمدردانہ اپیل ہے کہ اپنے اکابر کی تائیدات اور ائمہ اہل سنت کی تصریحات اور آیت مبارکہ کے کلمات میں دیانت داری سے غور کریں۔ اور سوچیں کہ من دون اللہ کو بتوں کے ساتھ بطورِ حصر کے خاص کرنا اور من دون اللہ سے مراد انبیاء، اولیاء، پیر فقیر وغیرہ لینے کو گستاخی اور بے ادبی قرار دینا کس قدر بدترین تحریف اور تکذیب قرآن کا ارتکاب ہے اور آیات قرآنیہ کے ساتھ استہزاء ہے۔ نیز یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ آپ کے اس ظالمانہ فتویٰ کی رو سے آپ کے اپنے اکابر اور تمام حضرات مفسرین اہل سنت (معاذ اللہ) گستاخِ انبیاء کرام قرار پاتے ہیں۔ قرآن پاک کی تحریف و تکذیب کر کے اور تمام ائمہ اہل سنت پر گستاخی کا الزام لگا کر اپنی عاقبت برباد نہ کرو اور دنیا قلیل حقیر کی خاطر تہمت، تلبیس کی پالیسی اپنا کر اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ ابھی تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے، سچے دل سے توبہ کیجئے۔ اور حق کا اعلان کر کے اہل حق کا ساتھ دیجئے۔ وفقکم اللہ

شاہد نمبر 3 (سورۃ المائدہ 76)

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

(سورۃ المائدہ 76)

ترجمہ: آپ فرمائیے کیا تم پکارتے ہو (حاجات میں) اللہ کے سوا اس کو جو نہیں اختیار رکھتے تمہارے نقصان کا اور نہ نفع کا اور اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

اشارات و فوائد

☆.....اس سے قبل آیت 67 مقام نبوت اور فریضہ نبویہ کا بیان ہوا جس کا حاصل یہ ہے فرائض نبوت میں سے سب سے اہم فریضہ بلغ ما انزل الیک من ربک یعنی پورے قرآن کی تبلیغ اور بالخصوص چار مسائل کی تبلیغ و اعلان ہے، مسئلہ اولیٰ آیت 68 یعنی جب تک کتاب اللہ کو قائم نہیں کرتے اور کتاب اللہ کے مقابل چیزوں کو ترک نہیں کرتے اس وقت تک تمہارے دین

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رہو گے، مسئلہ ثانیہ آیت 72 میں بیان ہوا جس کا حاصل یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہی عیسیٰ بیٹا مریم کا یعنی اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ میں حلول کیے ہوئے ہیں یا حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہیں تو وہ لوگ قطعی کافر ہیں، مسئلہ ثالثہ آیت 73 میں بیان ہوا کہ جو لوگ تثلیث کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ قطعی کافر ہیں اب اس آیت میں مسئلہ رابعہ کا بیان ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اعلان کر کے فرما دو کہ اے مشرکو! جن نبیوں، ولیوں، پیروں فقیروں، حضرت عیسیٰ، بی بی مریم کو تم حاجات میں پکارتے ہو وہ نہ تمہیں نقصان سے بچا سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی تمہاری پکاروں کو سن سکتے ہیں۔

☆.....اس آیت میں "من دون اللہ" سے مُراد انبیاء واولیاء، پیر فقیر سب ہیں چونکہ سیاق وسباق میں بات حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں سے اُلوہیت کی نفی کی چل رہی ہے اس لیے مفسرین کرام نے بطورِ مثال کے حضرت عیسیٰ کا نام ذکر کیا ہے ورنہ عموم لفظ کے قاعدہ سے مُراد عام ہے

☆..... "مَالَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا" کے کلمات مبارکہ اس بات کا قطعی قرینہ ہیں کہ اُتعبدون میں عبادت سے مُراد حاجات ومشکلات میں دعا کرنا پکارنا ہے۔

☆..... "وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ" جملہ میں مبتدا وخبر دونوں معرفہ ہیں اور هُوَ ضمیر فصل ہے تو معنی حصر والا ہو گا یعنی اللہ ہی مافوق الاسباب سننے جاننے والا ہے اور کوئی بھی نبی، ولی، پیر فقیر مافوق الاسباب سننے والا بھی نہیں اور جاننے والا بھی نہیں۔

تائید نمبر 1: نعیم الدین مرادآبادی لکھتا ہے:

تفسیر: یہ ابطال شرک کی ایک اور دلیل ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اِلٰہ (مستحق عبادت) وہی ہو سکتا ہے جو نفع وضرر وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت واختیار رکھتا ہو، جو ایسا نہ ہو وہ اِلٰہ مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نفع وضرر کے بالذات مالک نہ تھے، اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو ان کی نسبت اُلوہیت کا اعتقاد باطل ہے۔ تفسیر ابوالسعود (خزائن العرفان)

غالیانہ ہیرا پھیری

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مراد آبادی صاحب نے بالذات کی قید ذوق تحریف میں اپنی طرف سے لگانے کا ارتکاب کیا ہے اور عطائی طور پر حضرت عیسیٰ کے نفع نقصان کے مالک ہونے کے اقرار سے عیسائیوں کے مشرکانہ عقیدہ کی تقلید کی ہے ورنہ ہر ذی شعور جانتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ کا وجود ہی عطائی ہے تو اختیارات بھی عطائی ہونے کا زعم ہو سکتا ہے، لہذا نفی بھی عطائی اختیارات کی ہی ہو گی۔ نیز عیسائی حضرت عیسیٰ کے اختیارات عطائی ہی مانتے ہیں جس پر قرآن نے رد کیا ہے اور مراد آبادی صاحب عیسائیوں کی تقلید میں اندھے ہو کر عطائی اختیارات ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

تائید نمبر 2: محقق غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

اس آیت میں حضرت مسیح (علیہ السلام) کے خدا نہ ہونے پر ایک اور دلیل قائم کی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ذاتی طور پر کسی کو نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ انہوں نے جو پرندے بنا کر اڑائے' جن مردوں کو زندہ کیا' جن کوڑھیوں کو شفا دی اور جن مادر زاد اندھوں کو بینا کیا' یہ سب کام انہوں نے اللہ کی دی ہوئی قدرت سے کیے' وہ اپنی ذاتی طاقت اور قدرت سے کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کے مالک تھے تو ان کو خدا سے دعا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ پھر ان باتوں کے کوئی آٹھ روز بعد ایسا ہوا کہ وہ پطرس اور یوحنا اور یعقوب کو ہمراہ لے کر پہاڑ پر دعا کرنے گیا' جب وہ دعا کر رہا تھا تو ایسا ہوا کہ اس کے چہرہ کی صورت بدل گئی اور اس کی پوشاک سفید براق ہو گئی۔ (لوقا کی انجیل' باب ۹' آیت ۲۹'۔۲۸' مطبوعہ لاہور)

اور ان دنوں میں ایسا ہوا کہ وہ پہاڑ پر دعا کرنے کو نکلا اور خدا سے دعا کرنے میں ساری رات گزار دی۔ (لوقا کی انجیل' باب ۶' آیت ۱۲' ص ۵۸' مطبوعہ لاہور)

پھر ایسا ہوا کہ وہ کسی جگہ دعا کر رہا تھا' جب کر چکا تو اس کے شاگردوں میں سے ایک نے اس سے کہا: اے خداوند! جیسا یوحنا نے اپنے شاگردوں کو دعا کرنا سکھایا' تو بھی ہمیں سکھا' اس نے ان سے کہا: جب تم دعا کرو تو کہو: اے باپ تیرا نام پاک مانا جائے' تیری بادشاہی آئے' ہماری روز کی روٹی ہمیں ہر

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

روز دیا کرو اور ہمارے گناہ معاف کرو کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں اور ہمیں آزمائش میں نہ لاؤ۔ (لوقا کی انجیل' باب ۱۱' آیت ۴-۱' ص ۶۵' مطبوعہ لاہور)

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا ساری ساری رات دعا کرنا' بکثرت دعا کرنا اور اپنے پیروؤں کو بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کی تعلیم دینا' اس کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنی ذات سے نفع اور نقصان کے مالک نہیں تھے' اور نہ ان کے پیروکار ان کو ایسا جانتے تھے' اور نہ ان کو خدا سمجھتے تھے۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) خدا کی عبادت کرتے تھے' اور یہ کہتے تھے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں' پھر ابلیس اسے ایک بہت اونچے پہاڑ پر لے گیا اور دنیا کی سب سلطنتیں اور ان کی شان و شوکت اسے دکھائی' اور اس سے کہا: اگر تو مجھے جھک کر سجدہ کرے تو یہ سب کچھ تجھے دے دوں گا۔ یسوع نے اس سے کہا: شیطان دور ہو' کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔ (متی کی انجیل' باب ۴' آیت ۱۱-۸' ص ۷' مطبوعہ لاہور)

پولس رسول یسوع مسیح کے متعلق لکھتے ہیں:

اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اس دعائیں اور التجائیں کیں' جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا' اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی' اور باوجود بیٹا ہونے کے اس نے دکھ اٹھا اٹھا کر فرمانبرداری کی۔ (عبرانیوں کے نام پولس رسول کا (خط' باب ۵' آیت ۸-۷' ص ۲۱۴' مطبوعہ لاہور)

اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ پولس رسول کے نزدیک حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بہت عبادت گزار' فرمانبردار اور رو رو کر اللہ سے دعائیں کرنے والے تھے' اور جو تمام جہان کا خدا ہو' اور اپنی قدرت سے نفع اور نقصان کا مالک ہو' وہ کسی کی عبادت اور فرمانبرداری کرنے اور کسی سے رو رو کر دعائیں کرنے سے پاک اور منزہ ہوتا ہے۔

نیز پولس رسول لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو' جو رحمتوں باپ اور ہر طرح کی تسلی کا خدا ہے۔(کرنتھیوں کے نام پولس رسول کا دوسرا خط' باب ۱' آیت ۳' ص ۱۶۸' مطبوعہ لاہور)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ پولس رسول کے نزدیک یسوع مسیح خدا نہ تھے' بلکہ یسوع مسیح خدا کو ماننے والے تھے۔ اسی کی وہ عبادت کرتے تھے' اسی کی فرمانبرداری کرتے تھے اور اسی سے رو رو کر دعائیں کرتے تھے۔ وہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کا پولس رسول کا اور ہم سب کا خدا ہے۔ اس کو باپ کہنا اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو ان کا بیٹا اور خداوند کہنا' یہ سب عیسائی علماء کی بعد کی تحریفات ہیں۔ باپ ہونا اور بیٹا رکھنا مخلوق کی صفات ہیں' اللہ عزوجل اس سے بلند ہے' اس کی صفات وہی ہیں جو صرف اس کے شایان شان ہیں اور مخلوق کے لیے ممکن نہیں ہیں' جیسے وہ عبادت کا مستحق ہے' اس کا کوئی شریک اور مثیل نہیں' وہ واجب الوجود اور قدیم بالذات ہے۔ اس کی ہر صفت مستقل اور غیر سے مستغنی ہے' اور وہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (تبیان القرآن)

تحریف سعیدی

مصنف غفر اللہ لہ' عرض کرتا ہے کہ محقق سعیدی نے من دون اللہ کا مصداق حضرت عیسیٰ وغیرہ کو قرار دیا۔ اور یہی ہمارا مقصود ہے۔ باقی رہا سعیدی صاحب کی بالذات کی قید لگانا اور مردوں کو زندہ کرنے مادرزات اندھوں کو بینا کرنے کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قدرت قرار دینا غالیانہ ہیرا پھیری ہے۔ اور معجزات کی حقیقت سے ناواقفی اور جہالت ہے۔ یہ سب کام حضرت عیسیٰ کے ہاتھ پر اللہ ہی کی قدرت سے وجود میں آئے۔ نہ کہ یہ کام کرنے کی قدرت اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دے دی تھی۔ معجزہ کی حقیقت یہی ہے کہ معجزہ کسی نبی کے اختیار میں نہیں ہوتا اور نہ ہی معجزہ ظاہر کرنے کی قدرت کسی نبی کو عطا کی جاتی ہے۔ بلکہ نبی کے وجود پر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کو ظاہر کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل آئندہ کسی تحریر میں پیش کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

تائید نمبر 3: پیر کرم شاہ بھیروی لکھتا ہے:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تفسیر: حضرت صدر الافاضل مراد آبادی رقمطراز ہیں: "یہ ابطال شرک کی ایک اور دلیل ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ الٰہ (مستحق عبادت) وہی ہو سکتا ہے جو نفع و ضرر وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو جو ایسا نہ ہو وہ الٰہ مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے۔ تو ان کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے"۔ (ضیاء القرآن)

تحریف بھیروی

پیر کرم شاہ بھیروی نے من دون اللہ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیا ہے۔ اور یہی مطلوب ہے اس کے بعد پیر صاحب نے صدر الافاضل کی اندھی تقلید میں ذاتی بالذات وغیرہ کی غالیانہ تعبیر اپنانے کے مرتکب ہوئے جس کی وضاحت ہم نے ماقبل میں کر دی ہے۔

تائید نمبر 4: علامہ إسماعيل حقي بن مصطفىٰ الإستانبولي الحنفي الخلوتي، المولى أبو الفداء (المتوفى: 1127ھ) لکھتے ہیں:

أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ اى متجاوزين اياه ما لا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلا نَفْعاً يعنى عيسى (تفسیر روح البیان) یعنی من دون اللہ سے مراد حضرت عیسیٰ ہیں۔

التماس:

تمام غالی صاحبان سے التماس ہے کہ اپنے اکابر کی تائیدی عبارات میں غور فرمائیں۔ اور سوچ و بچار کریں۔ کہ بریلوی صدر الافاضل، بریلوی محقق سعیدی، بریلوی پیر کرم شاہ اور اسماعیل حقی نے اس آیت میں من دون اللہ کا مصداق حضرت عیسیٰ و غیرہ انبیاء کرام کو ٹھہرایا۔ اب اگر آپ کا یہ فتویٰ درست تسلیم کیا جائے کہ من دون اللہ کا مصداق انبیاء کرام کو ٹھہرانا بے ادبی اور گستاخی ہے یا تحریف قرآن ہے تو آپ کے یہ اکابر آپ کے فتویٰ کی رو سے بے ادب، گستاخ اور محرف قرآن ٹھہرے۔ اور اگر آپ کا فتویٰ درست نہیں تو یہ فتویٰ دینے والے خود محرف اور منکرین قرآن قرار پائے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر1: مرشد تھانویؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: یا تو یہ نصاریٰ مذکورین عیسیٰ کی پرستش بھی کرتے ہوں گے یا یہ کہ عبادت میں سب سے بڑا درجہ اعتقاد الوہیت کا ہے جب وہ معتقد الوہیت عیسویہ ہوئے تو یقیناً ان کی عبادت کی۔ (بیان القرآن)

فہم سلف نمبر2: علامہ عبد الماجد دریا آبادیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: اس ایک عالم کل ہمہ دان بین کے سوا عبادت و پرستش کے قابل اور ہے کون؟ آیت "قل اتعبدون من "۔ الخ۔ یہ سارا خطاب مسیحیوں ہی سے ہے، اور ان کے مشرک ہونے پر نص قرآنی کی مہر لگا رہا ہے۔ مسیحیوں کی مشہور و ضخیم و مستند انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس میں ایک جگہ فخر کے ساتھ درج ہے کہ کلیسا نے اپنی طویل تاریخ میں "کبھی ایسا نہیں کیا کہ خدا کے ساتھ ساتھ مسیح سے بھی دعا نہ کی ہو"۔ (جلد اول۔ صفحہ 104) مرشد تھانوی (رح) نے فرمایا کہ آیت میں رد ہے مشائخ کو مستقل متصرف سمجھنے والے جاہلوں کا۔ (تفسیر ماجدی)

فائدہ: مستقل متصرف کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ہستی کو ایسا اختیار عطا کر دیا کہ اب ہر ہر جزی میں اذنِ الٰہی کی حاجت نہیں رہی ہے یہی مشرکین مکہ کا شرک تھا جیسا کہ مرشد تھانویؒ نے اپنی کتاب "بوادر النوادر" میں وضاحت کر دی ہے۔

فائدہ: علامہ ماجدی کی تصریح سے ثابت ہوا کہ اتعبدون میں عبادت سے مراد حاجات میں پکارنا ہے اور یہی عیسائیوں کا سب سے بڑا شرک تھا۔

فہم سلف نمبر3: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: قل اتعبدون من دون اللہ مالا یملک لکم ضرا ولا نفعا آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہو جو نہ تمہارے کسی نقصان پر قابو رکھتی ہیں نہ نفع پر یعنی کیا عیسیٰ کی پوجا کرتے ہو۔ عیسیٰ کے تمام افعال دوسرے انسانوں کی طرح اللہ ہی کے پیدا کئے ہوئے تھے اس

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لئے حقیقت میں کچھ بھی اپنا نہ تھا۔ سب کچھ خدا داد تھا جس طرح دنیا میں اللہ دیتا اور مصیبت میں مبتلا کرنے اور آخرت میں عذاب دینے کی قدرت رکھتا ہے ویسا عیسیٰ کو قابو نہیں اور جس طرح اللہ دنیا میں جسمانی صحت اور روزی کی وسعت اور آخرت میں جنت دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ ویسا اختیار عیسیٰ کو نہیں۔

ما کی وضع لغوی ان چیزوں کے لئے ہے جو فطرتاً قوت ادراک سے خالی ہوں لیکن اس جگہ عیسیٰ مراد ہیں (تو من ہونا چاہئے جس کی وضع عاقل کے لئے ہے) گویا دوسری عاجز مخلوق کی طرح عیسیٰ کو بھی قرار دیا اور اس امر پر تنبیہ کی کہ مسیحا بھی (گویا) اس مخلوق کے ہم جنس تھے جو ذی عقل نہیں پھر حامل الوہیت کیسے ہو سکتے ہیں۔

حصول نفع سے دفع ضرر کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے اس لئے ضرر کا ذکر نفع سے پہلے کیا۔

واللہ ھو السمیع العلیم اور اللہ ہی سننے اور جاننے والا ہے یعنی اقوال و عقائد سے واقف ہے۔ قول و عقیدہ کے مطابق سزا جزا دے گا۔ ہو ضمیر فصل مفید حصر ہے۔ (تفسیر مظہری مترجم)

فہم سلف نمبر 4: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: یعنی جب مسیح کو خدا کہا تو لازم ہے کہ معبود بھی کہو مگر معبود بننا صرف اسی ذات کے ساتھ مختص ہے جو ہر قسم کی نفع و ضرر کا مالک اور پورا با اختیار ہو کیونکہ عبادت انتہائی تذلل کا نام ہے اور انتہائی تذلل اسی کے سامنے اختیار کر سکتے ہیں جو انتہائی عزت اور غلبہ رکھنے والا ہر آن سب کی سننے والا اور سب کے احوال کا پوری طرح جاننے والا ہو اس میں تثلیث کے عقیدہ شرکیہ کے ساتھ تمام مشرکین کا رد ہو گیا۔ (تفسیر عثمانی)

فہم سلف نمبر 5: علامہ عبدالحق حقانیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: اب ایک اور دلیل یہود و نصاریٰ و مشرکین کے مقابلہ میں ایسی ذکر فرماتا ہے کہ جس سے اللہ کے سوا تمام چیزوں کا معبود ہونا باطل ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ معبود وہ ہونا چاہیے جو نفع و ضرر کا مالک ہو اور یہی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بات ہے کہ جس سے کسی کی عبادت اور اطاعت کی جاتی ہے اور حضرت مسیح (علیہ السلام) اور عزیر (علیہ السلام) اور مشرکین کے فرضی خدا نہ کسی کو نفع دے سکتے ہیں نہ ضرر کیونکہ جب وہ اپنے ضرر کو دفع نہیں کر سکے (مسیح نے بقول نصاریٰ صلیب پر چیخ چیخ کر جان دی اور ایلی ایلی پکارا) تو اور کا ضرر کیا دفع کریں گے۔ قل اتعبدون سے ھوالسمیع العلیم تک اس دلیل کی طرف اشارہ ہے۔۔(تفسیر حقانی)

فہم سلف نمبر 6: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن أبی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ (المتوفی: 671ھ) لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: آیت: قل اتعبدون من دون اللہ مالا یملک لکم ضرا ولا نفعا۔ بیان میں زیادتی اور ان پر حجت کا قائم کرنا ہے یعنی تم خود اقرار کرتے ہو کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اپنی ماں کے پیٹ میں جنین تھے وہ کسی کے نفع اور نقصان کے مالک نہیں تھے اور جب تم نے اقرار کر لیا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کبھی ایسی حالت میں بھی تھے کہ نہ سنتے تھے، نہ دیکھتے تھے، نہ جانتے تھے، نہ نفع دیتے تھے نہ نقصان دیتے تھے، پھر تم نے اسے کیسے الہ بنالیا؟ آیت: واللہ ھو السمیع العلیم اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ سے سمیع علیم ہے نقصان اور نفع کا مالک ہے جس کی یہ صفت ہو وہ حقیقت میں الہ ہوتا ہے۔(تفسیر قرطبی مترجم)

فہم سلف نمبر 7: علامہ ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقیؒ (المتوفی: 774ھ) لکھتے ہیں:

معبودان باطل کی جو اللہ کے سوا ہیں عبادت کرنے سے ممانعت کی جاتی ہے کہ ان تمام لوگوں سے کہہ تو دو کہ جو تم سے ضرر کو دفع کرنے کی اور نفع کے پہنچانے کی کچھ بھی طاقت نہیں رکھتے، آخر تم کیوں انہیں پوجے چلے جا رہے ہو؟ تمام باتوں کے سننے والے تمام چیزوں سے باخبر اللہ سے ہٹ کر بے سمع و بصر، بے ضرر و بے نفع و بے قدر اور بے قدرت چیزوں کے پیچھے پڑ جانا یہ کون سی عقلمندی ہے؟ اے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اہل کتاب اتباع حق کی حدود سے آگے نہ بڑھو، جس کی توقیر کرنے کا جتنا حکم ہو اتنی ہی اس کی توقیر کرو۔ انسانوں کو جنہیں اللہ نے نبوت دی ہے نبوت کے درجے سے معبود تک نہ پہنچاؤ۔ جیسے کہ تم جناب مسیح کے بارے میں غلطی کر رہے ہو اور اس کی اور کوئی وجہ نہیں بجز اس کے کہ تم اپنے پیروں مرشدوں استادوں اور اماموں کے پیچھے لگ گئے ہو وہ تو خود ہی گمراہ ہیں بلکہ گمراہ کن ہیں۔ استقامت اور عدل کے راستے کو چھوڑے ہوئے انہیں زمانہ گزر گیا۔ ضلالت اور بدعتوں میں مبتلا ہوئے عرصہ ہو گیا۔ ابن ابی حاتم میں ہے کہ ایک شخص ان میں بڑا پابند دین حق تھا ایک زمانہ کے بعد شیطان نے اسے بہکا دیا کہ جو اگلے کر گئے وہی تم بھی کر رہے ہو اس میں کیا رکھا ہے؟ اس کی وجہ سے نہ تو لوگوں میں تمہاری قدر ہو گی نہ شہرت تمہیں چاہئے کہ کوئی نئی بات ایجاد کرو اسے لوگوں میں پھیلاؤ پھر دیکھو کہ کیسی شہرت ہوتی ہے؟ اور کس طرح جگہ بہ جگہ تمہارا ذکر ہونے لگتا ہے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اس کی بدعتیں لوگوں میں پھیل گئیں اور زمانہ اس کی تقلید کرنے لگا۔ اب تو اسے بڑی ندامت ہوئی سلطنت و ملک چھوڑ دیا اور تنہائی میں اللہ کی عبادتوں میں مشغول ہو گیا لیکن اللہ کی طرف سے اسے جواب ملا کہ میری خطا ہی صرف کی ہوتی تو میں معاف کر دیتا لیکن تو نے عام لوگوں کو بگاڑ دیا اور انہیں گمراہ کر کے غلط راہ پر لگا دیا۔ جس راہ پر چلتے چلتے وہ مر گئے ان کا بوجھ تجھ پر سے کیسے ٹلے گا؟ میں تو تیری توبہ قبول نہیں فرماؤں گا پس ایسوں ہی کے بارے میں یہ آیت اتری ہے۔ (تفسیر ابن کثیر مترجم)

فہم سلف نمبر 8: علامہ ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندیؒ (المتوفی: 373ھ) لکھتے ہیں:

ثم أخبر الله تعالى عن جهلهم، وقلة عقلهم. فقال: قُلْ يا محمد. أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ. يعني: عيسى. مَا لاَ يَمْلِكُ لَكُمْ يقول: ما لا يقدر لكم. ضَرًّا فِي الدنيا وَلا نَفْعاً فِي الآخرة: وتركتم عبادة الله. وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ لقولكم. الْعَلِيمُ بعقوبتكم. (تفسیر بحر العلوم)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی جہالت و کم عقلی کی خبر دی پس فرمایا فرما دیجئے اے محمد ﷺ کیا تم پکارتے ہو اللہ کے سوا من دون اللہ سے مُراد حضرت عیسیٰ ہیں جو نہیں اختیار رکھتے واسطے تمہارے یعنی نہیں قدرت رکھتے نقصان کی دنیا میں اور نہ نفع کی آخرت میں اور تمہوز نہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرنا اور وہ اللہ ہی ہے سننے والا تمہاری باتوں کو اور جاننے والا ہے تمہاری سزا کو۔

فہم سلف نمبر 9: علامہ أبو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطية الأندلسي المحاربي (المتوفى: 542ھ) لکھتے ہیں:

أمر الله تعالى نبيه أن يوقفهم على عبادتهم شخصا من البشر لا يملك أن يضرهم ولا أن ينفعهم. ومِنْ دُونِ ودون فلان وما جاء من هذه اللفظة فإنما تضاف إلى من ليس في النازلة التي فيها القول. وتفسيرها بغير أمر غير مطرد. والضر بفتح الضاد المصدر. و الضر بضمها الاسم وهو عدم الخير. والسَّمِيعُ هنا إشارة إلى تحصيل أقوالهم والعليم بنياتهم. وقال بعض المفسرين: هاتان الصفتان منبهتان على قصور البشر. أي والله تعالى هو السميع العليم بالإطلاق لا عيسى ولا غيره. وهم مقرون أن عيسى قد كان مدة لا يسمع ولا يعلم. وقال نحوه مكي.

ثم أمر تعالى نبيه محمدا أن ينهاهم عن الغلو في دينهم. والغلو تجاوز الحد. غلا السهم إذا تجاوز الغرض المقصود واستوفى سومه من الاطراد. وتلك المسافة هي غلوته. وكما كان قوله لا تَغْلُوا بمعنى لا تقولوا ولا تلتزموا نصب غَيْرَ وليس معنى هذه الآية جنبوا من دينكم الذي أنتم عليه الغلو. وإنما معناه في دينكم الذي ينبغي أن يكون دينكم. لأن كل إنسان فهو مطلوب بالدين الحق وحري أن يتبعه ويلتزمه. وهذه المخاطبة هي للنصارى الذين غلوا في عيسى. والقوم الذين نهي النصارى عن اتباع أهوائهم بنو إسرائيل. ومعنى الآية لا تتبعوا أنتم أهواءكم كما اتبع أولئك

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

أهواءهم. فالمعنى لا تتبعوا طرائقهم. والذي دعا إلى هذا التأويل أن النصارى في غلوهم ليسوا على هوى بني إسرائيل هم بالضد في الأقوال وإنما اجتمعوا في اتباع نوع الهوى. فالآية بمنزلة قولك لمن تلومه على عوج. هذه طريقة فلان. تمثله بآخر قد اعوج نوعاً آخر من الاعوجاج وإن اختلفت نوازله (تفسیر المحرر الوجیز)

فہم سلف نمبر 10: علامہ ابن جوزیؒ لکھتے ہیں:

قوله تعالى: قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قال مقاتل: قل لنصارى نجران: أتعبدون من دون الله. يعني عيسى ما لا يملك لكم ضراً في الدنيا. ولا نفعاً في الآخرة. والله هو السميع لقولهم: المسيح ابن الله. وثالث ثلاثة. العليم بمقالتهم. (تفسیر زاد المسیر)

یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان "قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ" مقاتل نے کہا کہ نصاریٰ نجران کو کہہ دو کیا تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا من دون اللہ سے مُراد عیسیٰؑ ہیں جو نہیں اختیار رکھتا واسطے تمہارے نقصان کا دنیا میں نہ نفع کا آخرت میں.....الخ

فہم سلف نمبر 11: علامہ أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازيؒ (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. وَهَذَا دَلِيلٌ آخَرُ عَلَى فَسَادِ قَوْلِ النَّصَارَى. وَهُوَ يَحْتَمِلُ أَنْوَاعًا مِنَ الْحُجَّةِ: الْأَوَّلُ: أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا يُعَادُونَهُ وَيَقْصِدُونَهُ بِالسُّوءِ. فَمَا قَدَرَ عَلَى الْإِضْرَارِ بِهِمْ. وَكَانَ أَنْصَارُهُ وَصَحَابَتُهُ يُحِبُّونَهُ فَمَا قَدَرَ عَلَى إِيصَالِ نَفْعٍ مِنْ مَنَافِعِ الدُّنْيَا إِلَيْهِمْ. وَالْعَاجِزُ عَنِ الْإِضْرَارِ وَالنَّفْعِ كَيْفَ يُعْقَلُ أَنْ يَكُونَ إِلَهًا. الثَّانِي: أَنَّ مَذْهَبَ النَّصَارَى أَنَّ الْيَهُودَ صَلَبُوهُ وَمَزَّقُوا أَضْلَاعَهُ. وَلَمَّا عَطِشَ وَطَلَبَ الْمَاءَ مِنْهُمْ صَبُّوا الْخَلَّ فِي مَنْخِرَيْهِ. وَمَنْ كَانَ فِي الضَّعْفِ هَكَذَا كَيْفَ يُعْقَلُ أَنْ يَكُونَ إِلَهًا. الثَّالِثُ: أَنَّ إِلَهَ الْعَالَمِ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ غَنِيًّا عَنْ كُلِّ مَا سِوَاهُ. وَيَكُونُ كُلُّ مَا

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سِوَاهُ مُحْتَاجًا إِلَيْهِ. فَلَوْ كَانَ عِيسَى كَذَلِكَ لَامْتَنَعَ كَوْنُهُ مَشْغُولًا بِعِبَادَةِ اللهِ تَعَالَى. لِأَنَّ الْإِلَهَ لَا يَعْبُدُ شَيْئًا. إِنَّمَا الْعَبْدُ هُوَ الَّذِي يَعْبُدُ الْإِلَهَ. وَلَمَّا عُرِفَ بِالتَّوَاتُرِ كَوْنُهُ كَانَ مُوَاظِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ عَلِمْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُهَا لِكَوْنِهِ مُحْتَاجًا فِي تَحْصِيلِ الْمَنَافِعِ وَدَفْعِ الْمَضَارِّ إِلَى غَيْرِهِ. وَمَنْ كَانَ كَذَلِكَ كَيْفَ يَقْدِرُ عَلَى إِيصَالِ الْمَنَافِعِ إِلَى الْعِبَادِ وَدَفْعِ الْمَضَارِّ عَنْهُمْ. وَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ كَانَ عَبْدًا كَسَائِرِ الْعَبِيدِ. وَهَذَا هُوَ عَيْنُ الدَّلِيلِ الَّذِي حَكَاهُ اللهُ تَعَالَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ قَالَ لِأَبِيهِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا۔ (تفسیر کبیر)

یعنی عیسائیوں کے قول اُلوہیتِ مسیح کے بطلان پر یہ اور دلیل ہے اور اس دلیل میں کئی طرح کا رد موجود ہے۔

(۱).... یہودی حضرت عیسیٰؑ کے دشمن تھے، اور نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ پس حضرت عیسیٰؑ ان یہودیوں کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ اور حضرت عیسیٰؑ کے انصار اور صحابہ حضرت عیسیٰؑ سے محبت کرتے تھے اس کے باوجود حضرت عیسیٰؑ ان کو دنیوی منافع دینے پر قادر نہ ہوئے، اور جو نفع و نقصان سے عاجز ہو وہ الٰہ کیسے سمجھا جا سکتا ہے۔

(۲).... عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو سولی پر لٹکایا اور اُن کے وجود کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جب ان کو پیاس لگی یہودیوں سے پانی طلب کیا تو یہودیوں نے سرکہ ڈال دیا پس جو کوئی اتنا کمزور اور عاجز ہو اس کو الٰہ کیسے سمجھا جا سکتا ہے۔

(۳).... الٰہ وہ ہوتا ہے جو اپنے ماسوا سے بے پروا اور بے نیاز ہو اور اُس کے ماسوا سب اس کے محتاج ہوں پس اگر حضرت عیسیٰؑ الٰہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول نہ ہوتے کیونکہ الٰہ کسی چیز کی عبادت نہیں کرتا بندہ ہی ہوتا ہے جو الٰہ کی عبادت کرتا ہے، اور جب تواتر سے معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰؑ عبادات و طاعات پر ہمیشگی کرنے والے تھے تو ہم نے جان لیا کہ عبادتیں وہ اس لیے کرتے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تھے کہ وہ حصولِ نفع دفع ضرر میں کسی دوسرے کے محتاج ہیں اور جو اس طرح دوسرے کا محتاج ہو تو وہ نفع پہنچانے اور ضرر دور کرنے پر کیسے قادر ہو سکتا ہے جب معاملہ اس طرح ہے تو ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ بے اختیار بندے تھے جیسے دوسرے بندے ہیں یہ بعینہ وہی دلیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے بیان فرمایا جیسے باپ کو فرمایا "لم تعبد مالا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئاً" کیوں پکارتا ہے ان کو جو نہیں سن سکتے اور نہیں دیکھ سکتے اور نہیں ذرہ بھر تیری بگڑی بنا سکتے۔

فہم سلف نمبر 12: علامہ عبد اللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی: 710ھ) لکھتے ہیں:

قل أتعبدون من دون الله ما لا يملك لكم ضرًّا ولا نفعاً هو عيسى عليه السلام أي شيئاً لا يستطيع أن يضركم (تفسیر مدارک)

یعنی من دون اللہ سے مُراد حضرت عیسیٰؑ ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ کسی قسم تمہارے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔

فہم سلف نمبر 13: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسیؒ (المتوفی: 745ھ) لکھتے ہیں:

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلا نَفْعاً لَمَّا بَيَّنَ تَعَالَى بِدَلِيلِ النَّقْلِ وَالْعَقْلِ انْتِفَاءَ الْإِلَهِيَّةِ عَنْ عِيسَى. وَكَانَ قَدْ تَوَعَّدَهُمْ ثُمَّ اسْتَدْعَاهُمْ لِلتَّوْبَةِ وَطَلَبِ الْغُفْرَانِ. أَنْكَرَ عَلَيْهِمْ وَوَبَّخَهُمْ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ وَهُوَ عَجْزُهُ وَعَدَمُ اقْتِدَارِهِ عَلَى دَفْعِ ضَرَرٍ وَجَلْبِ نَفْعٍ. وَأَنَّ مَنْ كَانَ لَا يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ حَرِيٌّ أَنْ لَا يَدْفَعَ عَنْكُمْ. وَالْخِطَابُ لِلنَّصَارَى. نَهَاهُمْ عَنْ عِبَادَةِ عِيسَى وَغَيْرِهِ. وَأَنَّ مَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ مُسَاوِيهِمْ فِي الْعَجْزِ وَعَدَمِ الْقُدْرَةِ.

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وَالْمَعْنَى: مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ إِيصَالَ خَيْرٍ وَلَا نَفْعٍ. قِيلَ: وَعَبَّرَ بِمَا تَنْبِيهًا عَلَى أَوَّلِ أَحْوَالِهِ. إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِ أَزْمَانٌ حَالَةَ الْحَمْلِ لَا يُوصَفُ بِالْعَقْلِ فِيهَا. وَمَنْ هَذِهِ صِفَتُهُ فَكَيْفَ يَكُونُ إِلَهًا. أَوْ لِأَنَّهَا مُبْهَمَةٌ كَمَا قَالَ سِيبَوَيْهِ. وَمَا: مُبْهَمَةٌ تَقَعُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ. أَوْ أُرِيدَ بِهِ مَا عُبِدَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِمَّنْ يَعْقِلُ. وَمَا لَا يَعْقِلُ. وَعَبَّرَ بِمَا تَغْلِيبًا لِغَيْرِ الْعَاقِلِ۔

(تفسیر البحر المحیط)

یعنی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے اُلوہیت کی نفی دلیل نقلی و دلیل عقلی سے واضح کر دی اور تخویف بیان کر دی پھر ان سے توبہ اور طلبِ مغفرت کی ترغیب فرمائی تو اب ایک دوسری طرز پر ان پر انکار اور توبیخ فرمائی اور وہ حضرت عیسیٰؑ کا عجز و کمزوری اور جلبِ نفع اور دفع ضرر پر اختیار نہ رکھنا ہے، جو شخص اپنی جان کے ضرر کو دور نہ کر سکتا ہو وہ تمہارے مصائب کو کس طرح ٹال سکتا ہے، خطاب عیسائیوں سے ہے اللہ تعالیٰ نے عیسائیوں کو حضرت عیسیٰؑ کی پکار نذر و نیاز وغیرہ سے منع فرمایا اور یہ بات بیان فرمائی کہ جن کو یہ عیسائی پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا وہ ہستیاں عجز میں اور اختیار نہ رکھنے میں ان پکارنے والوں کے برابر ہیں اور معنی یہ ہے کہ وہ تمہیں خیر پہنچانے اور نفع پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتے کہا گیا ہے کہ لفظِ "ما" سے تعبیر اس لئے فرمایا کہ تنبیہ ہو اُن کے اوّل احوال پر جبکہ ان پر ایک ایسا وقت گزرا جب ماں کے پیٹ میں تھے تو عقل سے موصوف نہیں تھے اور جس کی یہ حالت ہو وہ الٰہ کیسے بن سکتا ہے یا لفظِ "ما" سے اس لئے تعبیر کیا کہ لفظِ "ما" مبہم ہے جیسا کہ امام سیبویہ نے فرمایا ہے اور "ما" مبہم کا اطلاق ہر چیز پر ہوتا ہے یا یہ کہ مُراد اس سے ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی، خواہ وہ ذوی العقول ہو یا غیر ذوی العقول ہو لفظِ "ما" سے تعبیر غیر عاقل کو عاقل پر غلبہ دینے کے طور پر ہے

فہم سلف نمبر 14: علامہ ابو السعود العمادی محمد بن محمد مصطفیٰ (المتوفی: 982ھ) لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

والموصول عبارۃٌ عن عیسی علیہ السلام وإیثارہ علی کلمۃ مَنْ لتحقیق ما ھو المراد من کونہ بمعزلٍ من الألوھیۃ رأساً ببیان انتظامہ علیہ السلام في سلک الأشیاء التي لا قُدرۃَ لھا علی شيءٍ أصلاً (تفسیر ابو سعود)

یعنی لفظِ "ما" حضرتِ عیسیٰؑ سے عبارت ہے اور من کی جگہ پر ماکا لانا حضرت عیسیٰؑ سے اُلوہیت کی نفی کی تحقیق و تاکید کے لیے ہے.....الخ

دعوتِ فکر:

تمام غالی صاحبان کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ اس آیت میں لفظ "من دون اللہ" سے مراد حضرت عیسیٰؑ وغیرہ انبیاء کرام ہیں یعنی لفظ "من دون اللہ" بتوں کے ساتھ خاص ہر گز نہیں بلکہ یہ اپنے عموم کے اعتبار سے انبیاء و اولیاء کرام ہر پیر فقیر وغیرہ کو شامل ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا ذکر بطورِ مثال کے ہے۔ اس پر (14) اسلاف کی تفصیلی عبارات پیش کر دی گئیں ہیں۔ ان عباراتِ اسلاف میں غور کرنا چاہیئے اور اپنے اس دعویٰ کہ من دون اللہ سے مراد صرف پتھر، سونا، چاندی کے بت ہیں۔ اور اس سے نبی ولی مراد لینا گستاخی اور بے ادبی ہے سے رجوع کر کے توبہ کا اعلان کرنا چاہیئے۔ تاکہ مخلوقِ خدا گمراہی سے نجات پا کر توحیدِ خالص کی شہراہ پر گامزن ہو سکے۔ نیز یہ بھی غور کرنا چاہیئے کہ جب اس نص قطعی سے واضح ہوا کہ حضراتِ انبیاء کرام مافوق الاسباب اُمور میں نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے اور پکارنے والوں کی پکار کو نہیں سنتے۔ تو حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ، حضرات حسنین کریمینؓ، پیر عبد القادر جیلانیؒ، علی ہجویریؒ، باہو سلطانؒ، پیر بابا وغیرہ کو حاجت روا کھوئی قسمتیں کھری کرنے والا، بگڑی بنانے والا، قضاوقدر میں دخل اندازی کرنے والا اور پکار کو سننے والا سمجھنا کیسے اسلامی عقیدہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شاہدِ نمبر 4 (سورہ آلِ عمران آیت 78/79)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۝ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ (سورہ آلِ عمران آیت 78/79)

ترجمہ: کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ، ہاں یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔

اشارات و فوائد

1. اس آیت کے شانِ نزول میں تین مشہور اقوال ہیں۔

☆.... بعض صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کو سجدہ تعظیمی کرنے کی آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆.... بعض عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کی طرف جھوٹی روایات منسوب کیں کہ انہوں نے خود اپنی عبادت (پکار، نذر نیاز وغیرہ) کی دعوت دی ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

☆.... بعض یہود نے آپ ﷺ پر الزام لگایا کہ آپ ﷺ معاذ اللہ اپنی عبادت کروانا چاہتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

2. آیت میں "لِبَشَرٍ" کی تنوین تنکیر کے لیے ہر نبی کو من دون اللہ کا مصداق قرار دیا گیا ہے،
3. ماکان لبشر سے معلوم ہوا کہ ہر نبی کے لیے بشر ہونا ضروری ہے۔
4. شرع محمدی ﷺ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ہستی زندہ یا مردہ کا سجدہ تعظیمی جائز نہیں۔
5. موضوع روایات بیان کرنا اور ان کو انبیاء کرام کی طرف منسوب کرنا نص قطعی سے حرام اور طریقہ نصاریٰ ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

6. موضوع روایات کا رد کرنا محمود و مطلوب ہے۔
7. کسی بھی پیغمبر ولی اور صالح انسان نے کبھی حاجات میں اپنی پکار وغیرہ کی دعوت نہیں دی اور نہ یہ ان سے ممکن ہے۔
8. تمام انبیاء و مقربین کی دعوت یہی رہی کہ اپنی حاجتوں میں اللہ ہی کو پکارو اور رب ہی سے حاجتیں مانگنے والے بنو۔
9. تدریس و تعلیم کتب سے مقصود معرفت توحید ہے۔ اگر توحید نہیں سمجھی اور توحید کو بیان نہیں کیا تو تعلیم و تدریس بے فائدہ اور بے کار ہے۔
10. "اَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ" سے واضح ہوا کہ کسی نبی، ولی یا فرشتہ کو حاجت روا سمجھ کے پکارنا اور رب تعالیٰ کی کوئی صفت علم غیب، تصرف مافوق الاسباب، سماع مافوق الاسباب وغیرہ کسی نبی ولی یا فرشتہ میں ماننا صریح کفر ہے۔

تائید نمبر1: نعیم الدین مراد آبادی لکھتا ہے:

تفسیر اور کمال علم و عمل عطا فرمائے اور گناہوں سے معصوم کرے۔

یہ انبیاء سے ناممکن ہے اور ان کی طرف ایسی نسبت بہتان ہے۔ شان نزول نجران کے نصاریٰ نے کہا کہ ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم دیا ہے کہ ہم انہیں رب مانیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء کی شان سے ایسا کہنا ممکن ہی نہیں اس آیت کے شان نزول میں دوسرا قول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی اور سید نصرانی نے سرور عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کہا یا محمد آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم کروں نہ مجھے اللہ نے اس کا حکم دیا نہ مجھے اس لئے بھیجا۔ (خزائن العرفان مع کنزالایمان)

تائید نمبر2: غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی تحریف کو بیان فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ اہل کتاب کی عادت اور ان کا طریقہ کتاب میں تحریف اور تبدیل کرنا ہے اور اس آیت میں فرمایا ہے کہ انکی من جملہ تحریفات میں سے یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنے خدا ہونے دعوی دار تھے اور وہ اپنی اُمت کو اپنی عبادت کرنے کا حکم دیتے تھے حالانکہ کسی بشر کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ اس کو کتاب' حکم اور نبوت عطا کرے اور پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ تم اللہ کے بجائے میرے بندے بن جاؤ۔

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ اپنی سند کے ساتھ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس (رض) بیان کرتے ہیں کہ ابو رافع قرظی نے کہا جب نجران کے احبار یہود اور علماء نصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوئے اور آپ نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا آپ نے چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جیسے نصاری نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی عبادت کی تھی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم غیر اللہ کی عبادت کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں' اور غیر اللہ کی عبادت کا حکم دینے سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے نہ اس کا مجھے حکم دیا ہے تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

کسی بشر کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ اس کو کتاب' حکم اور نبوت عطا کرے اور پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ تم اللہ کے بجائے میرے بندے بن جاؤ۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب کا ایک گروہ اپنی کتاب کی تحریف کرنے کے سلسلہ میں لوگوں کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (جامع البیان ج ۳ ص ۲۳۲' مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت' ۱۴۰۹ھ) (تبیان القرآن)

تائید نمبر 3: مفتی احمد یار گجراتی لکھتا ہے:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تفسیر یہ نجران کے عیسائیوں کے اس قول کا رد ہے کہ ہم کو عیسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا ہے کہ مجھے رب مانو، یا ابو رافع یہودی اور سید نصرانی کے اس بکواس کی تردید ہے کہ انہوں نے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کو پوجیں اور آپ کو رب مانیں حضور نے فرمایا استغفر اللہ۔ (نور العرفان)

تائید نمبر 4: مفتی مظہر اللہ بریلوی لکھتا ہے

:شان نزول: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایتیں ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ نجران کے مباحثہ کے وقت ایک شخص ابو رافع یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ ہم سے اپنی ذات کی ویسی عبادت چاہتے ہیں جس طرح نصاریٰ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوجا کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور فرمایا کہ اللہ کے نبی کا یہ کام نہیں کہ سوائے اللہ کے کسی کی عبادت کی وہ فرمائش کرے۔ (تفسیر مظہر القرآن)

تائید نمبر 5: پیر کرم شاہ الازہری بھیروی لکھتا ہے :

یہاں عیسائیوں کو بتایا جا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) تو نبی تھے۔ وہ اپنے آپ کو خدا یا خدا کا فرزند کیونکر کہہ سکتے تھے۔ انہوں نے تو تمہیں محض اللہ والا بننے کی دعوت دی ہے۔

(ضیاء القرآن)

تائید نمبر 6: اعلیٰ حضرت بریلوی لکھتا ہے:

قال ربنا تبارک وتعالی ولا یأمرکم ان تتخذوا الملئکۃ والنبیین اربابا ایأمرکم بالکفر بعد اذانتم مسلمون۔ (ہمارے رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا) نبی کو یہ نہیں پہنچتا کہ تمہیں حکم فرمائے کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو رب ٹھہرا لو کیا نبی تمہیں کفر کا حکم دے بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو۔ (القرآن الکریم ۳/ ۸۰)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عبد بن حمید اپنی مسند میں سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا: بلغنی ان رجلا قال یارسول اللہ نسلم علیک لما یسلم بعضنا علی بعض افلانسجدلک قال لا ولکن اکرموا نبیکم واعرفوا الحق لاھلہ فانہ لا ینبغی ان یسجدوا لاحد من دون تعالیٰ فانزل اللہ تعالیٰ ماکان لبشر الی قول بعد اذا نتم مسلمون۔ مجھے حدیث پہنچی کہ ایک صحابی نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا کہ آپس میں کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں، فرمایا نہ بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا کا ہے۔ اسے اسی کے لئے رکھو اس لئے کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری۔ (الدر المنثور بحوالہ عبد بن حمید الحسن تحت آیۃ ۳/ ۸۰ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ۲/ ۴۷)

اکلیل فی استنباط التنزیل میں اس آیت کے نیچے یہی حدیث اختصار ذکر کے فرمایا: ففیہ تحریم المسجود لغیر اللہ تعالیٰ (اس میں غیر خدا کے لئے حرمت سجدہ کا بیان ہے۔ ت) (۲ الاکلیل فی استنباط التنزیل تحت آیۃ ۳/ ۸۰ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ ص ۵۴)

تو اس آیہ کریمہ نے غیر خدا کو سجدہ حرام فرمایا: آیت کی ایک شان نزول یہ بھی ہے کہ نصاریٰ نے کہا ہمیں عیسیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہم ان کو خدا مانیں اس پر اتری۔ (فتاویٰ رضویہ ج 22/ ص 432)

تائید نمبر 7: مولانا جلال الدین عبد الرحمن بن أبی بکر السیوطی (المتوفی: 911ھ) لکھتے ہیں:

وَنَزَلَ لَمَّا قَالَ نَصَارَى نَجْرَان إنَّ عِيسَى أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَّخِذُوهُ رَبًّا وَلَمَّا طَلَبَ بَعْض الْمُسْلِمِينَ السُّجُود لَهُ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {مَا كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَه اللَّه الْكِتَاب وَالْحُكْم أَيْ الْفَهْم لِلشَّرِيعَةِ {وَالنُّبُوَّة ثُمَّ يَقُول لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُون اللَّه (تفسیر جلالین)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تائید نمبر 8: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستانبولی الحنفی الخلوتی، المولی ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ) لکھتے ہیں:

ماکانَ لِبَشَرٍ بیان لافترائهم علی الأنبیاء علیهم السلام حیث قال نصاری نجران ان عیسی علیه السلام أمرنا ان نتخذه ربا حاشاه علیه السلام. وجاء رجل من المسلمین فقال یا رسول الله نسلم علیك کما یسلم بعضنا علی بعض أفلا نسجد لك فقال (معاذ الله ان نعبد غیر الله او ان نأمر بعبادة غیر الله) ای ما صح وما استقام لاحد سواء کان بشرا او لا وانما قیل لبشر اشعارا بعلة الحکم فان البشریة منافیة للامر الذي أسنده الکفرة إلیهم..... أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ انکار لما نفی عن البشر والضمیر له یعنی أیأمرکم بعبادة الملائکة والسجدة للانبیاء بعد کونکم مخلصین بالتوحید لله فانه لو امرکم بذلك لکفر ونزع منه النبوة والایمان۔ (تفسیر روح البیان)

التماس:

غالی صاحبان سے التماس ہے کہ اس آیت مبارکہ کو بار بار غور سے پڑھیں اور اپنے اکابر کی مذکورہ بالا تائیدی عبارات کو بھی ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں۔ بریلوی صدر الافاضل، مفتی نعیم الدین مرادآبادی، مفتی احمد یار گجراتی، محقق سعیدی، مظہر اللہ دہلوی، احمد رضا خان بریلوی، جلال الدین سیوطی اور اسماعیل حقی کی تصریحات سے واضح ہوا کہ اس آیت میں من دون اللہ سے مراد حضرات انبیاء کرام بالخصوص حضرت عیسیٰؑ اور خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔ اور اس آیت میں لفظ "من دون اللہ" سے پتھر، لوہے، چاندی کے بت مراد لینا صریح کفر ہے۔ اب اپنے غالیانہ فتویٰ کی مار پر غور کرنا چاہیئے اور اپنے دعوے پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ کہ من دون اللہ کا لفظ بتوں کے ساتھ خاص ہے یا من دون اللہ سے مراد انبیاء و اولیاء کرام لینا بے ادبی اور گستاخی ہے۔ اگر یہ مردود فتویٰ اور دعویٰ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

درست تسلیم کیا جائے تو تمام علماء، مفسرین اہل سنت سمیت آپ کے اپنے اکابر بھی گستاخ رسول اور محرف قرآن قرار پاکر زندیق قرار پائیں گے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ آپ کے ظالمانہ فتویٰ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ (معاذ اللہ)۔ اس لئے دنیا کے چند ٹکوں کی خاطر دین برباد نہیں کرنا چاہیئے۔ دنیا کی ظاہری رونقیں، ٹھاٹھ باٹھ اور کروفر سب عارضی اور فانی ہیں۔ اس کی خاطر اپنی آخرت تباہ کرنا عقلمندی نہیں ہے۔ آج ہی توبہ کر کے حق قبول کر لیجئے تاکہ ہمیشہ کی ذلت و رسوائی سے محفوظ رہو۔ وفقکم اللہ تعالیٰ۔

فہم سلف 1: علامہ عبدالحق حقانی" لکھتے ہیں:

تفسیر: جب عیسائی الوہیت مسیح اور تثلیث وغیرہ عقائد فاسدہ میں ہر طرح سے ملزم قرار دیے جاتے ہیں تو عاجز ہو کر یہ کہنے لگتے ہیں کہ یہ باتیں گو دلائل عقلیہ سے ثابت نہیں مگر نقل سے ثابت ہیں۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے تئیں خدا اور خدا کا بیٹا کہا ہے اور وہ کلمات بھی ذکر کئے ہیں کہ جن سے ان کا خدا ہونا ثابت ہوتا ہے اور روح القدس کا بھی شریک الوہیت ہونا پایا جاتا ہے۔ ان کے فرمانے سے ان باتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ وہ بشر تھے اور ان کو کتاب و نبوت سے سرفرازی ہوئی تھی۔ پھر ایسا برگزیدہ بشر کسی کو حکم دے سکتا ہے کہ بجائے خدا کے مجھ ہی کو خدا سمجھ کے پوجو؟ ہرگز نہیں وہ یہی حکم دیتا ہے کہ تم اپنی کتاب کی تعلیم و تدریس کے موافق ربانی یعنی رب پرست یعنی رب کو ماننے والے خدا پرست ہو رہو نہ وہ یہ حکم دے گا کہ تم ملائکہ روح القدس اور انبیاء کو رب بنالو۔ ان کی پرستش کرو کیا وہ تم کو اس کے بعد کہ تم مسلمان خدا کے فرمانبردار موحد تھے کتاب کی تعلیم و تدریس کرتے تھے کفر کا حکم دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں یہود و نصاریٰ اپنے بادیوں کی تعلیم اور ان کی کتابوں کے برخلاف خدا پرستی چھوڑ کر انبیاء و ملائکہ پرستی کیا کرتے تھے۔ ان پر الزام دیا جاتا ہے کہ یہ تمہارے انبیاء نے ہرگز نہیں فرمایا تھا۔ (تفسیر حقانی)

فہم سلف نمبر 2: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی" لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تفسیر: وفد نجران کی موجودگی میں بعض یہود و نصاریٰ نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہاری اسی طرح پرستش کرنے لگیں، جیسے نصاریٰ عیسیٰ ابن مریم کو پوجتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ معاذ اللہ کہ ہم غیر اللہ کی بندگی کریں۔ یا دوسروں کو اسکی دعوت دیں؟ حق تعالیٰ نے ہم کو اس کام کے لئے نہیں بھیجا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی جس بشر کو حق تعالیٰ کتاب و حکمت اور قوت فیصلہ دیتا، اور پیغمبری کے منصب جلیل پر فائز کرتا ہے کہ وہ ٹھیک ٹھیک پیغام الٰہی پہنچا کر لوگوں کو اسکی بندگی اور وفاداری کی طرف متوجہ کرے، اس کا یہ کام کبھی نہیں ہو سکتا کہ انکو خالص ایک خدا کی بندگی سے ہٹا کر خود اپنا یا کسی دوسری مخلوق کا بندہ بنانے لگے۔ اس کے تو یہ معنیٰ ہوں گے کہ خداوند قدوس نے جس کو جس منصب کا اہل جان کر بھیجا تھا، فی الواقع وہ اس کا اہل نہ تھا۔ دنیا کی کوئی گورنمنٹ بھی اگر کسی شخص کو ایک ذمہ داری کے عہدہ پر مامور کرتی ہے تو پہلے دو باتیں سوچ لیتی ہے۔ (۱) یہ شخص گورنمنٹ کی پالیسی کو سمجھنے اور اپنے فرائض کو انجام دینے کی لیاقت رکھتا ہے یا نہیں (۲) گورنمنٹ کے احکام کی تعمیل کرنے اور رعایا کو جادہ وفاداری پر قائم رکھنے کی کہاں تک اس سے توقع کی جا سکتی ہے؟ کوئی بادشاہ یا پارلیمنٹ ایسے آدمی کو نائب السلطنت یا سفیر مقرر نہیں کر سکتی جس کی نسبت حکومت کے خلاف بغاوت پھیلانے یا اسکی پالیسی اور احکام سے انحراف کرنے کا ادنیٰ شبہ ہو، بیشک یہ ممکن ہے کہ ایک شخص کی قابلیت یا جذبہ وفاداری کا اندازہ حکومت صحیح طور پر نہ کر سکی ہو۔ لیکن خداوند قدوس کے یہاں یہ بھی احتمال نہیں۔ اگر فرد کی نسبت اس کو علم ہے کہ یہ میری وفاداری اور اطاعت شعاری سے بال برابر تجاوز نہ کرے گا تو محال ہے کہ وہ آگے چل کر اس کے خلاف ثابت ہو سکے۔ ورنہ علم الٰہی کا غلط ہونا لازم آتا ہے۔ العیاذ باللہ یہیں سے عصمت انبیاء علیہم السلام کا مسئلہ سمجھ میں آجاتا ہے کما نبہ علیہ ابو حیان فی البحر وفصلہ مولانا قاسم العلوم والخیرات فی تصانیفہ پھر جب انبیاء علیہم السلام ادنیٰ عصیان سے پاک ہیں تو شرک اور خدا کے مقابلہ میں بغاوت کرنے کا امکان کہاں باقی رہ سکتا ہے۔ اس میں نصاریٰ کے اس دعوے کا بھی رد ہو گیا جو کہتے تھے کہ ابنیت و الوہیت مسیح کا عقیدہ ہم کو

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

خود مسیح علیہ السلام نے تعلیم فرمایا ہے اور ان مسلمانوں کو بھی نصیحت کر دی گئی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ ہم سلام کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کیا کریں تو کیا حرج ہے اور اہل کتاب پر بھی تعریض ہو گئی جنہوں نے اپنے احبار و رہبان کو خدائی کا درجہ دے رکھا تھے (العیاذ باللہ) تنبیہ: مَاكَانَ لِبَشَرٍ الخ میں ابو حیان کے نزدیک اسی طرح کی نفی ہے جیسے (مَاكَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا 27۔النمل:60) میں، یا (وَمَاكَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ آل عمران:145 میں۔ وہو اصوب عندی۔

موضح القرآن میں ہے "جسکو اللہ نبی بنائے اور وہ لوگوں کو کفر و شرک سے نکال کر مسلمانی میں لائے، پھر کیونکر ان کو کفر سکھلائے گا۔ ہاں تم کو (اے اہل کتاب!) یہ کہتا ہے کہ تم میں جو آگے دینداری تھی۔ کتاب کا پڑھنا اور سکھانا وہ نہیں رہی۔ اب میری صحبت میں پھر وہی کمال حاصل کرو۔ اور عالم، حکیم، عارف، مدبر، متقی اور پکے خدا پرست بن جاؤ۔ اور یہ بات اب قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ (تفسیر عثمانی)

فہم سلف نمبر 3: علامہ عبد الماجد دریا آبادیؒ لکھتے ہیں:

اب یہاں سے رد نصاری پھر شروع ہوتا ہے (آیت) " ماکان لبشر۔۔۔ والنبوۃ " چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام نے بھی یہ نہیں ہو سکتا۔ جنہیں یہ ساری نعمتیں ملی تھیں۔ جن کے نفس ایسے طاہر و مطہر ہوں، ان سے ایسے دعوی کا صدور ممکن ہی کیونکر ہے۔ آیت الحکم "حکم سے مراد علم و فہم ہے یا فہم احکام شریعت۔ الحکم العلم والفہم وقیل ایضا الاحکام (قرطبی) قیل بمعنی الحکمۃ والظاہر ان الحکم ہنا القضاء (بحر) آیت "الکتب"۔ کتاب یہاں جنس کتاب کے معنی میں ہے۔ الکتاب ہنا اسم جنس (بحر) جیسا کہ فی الواقع مسیح علیہ السلام کی دعوت رہی ہے آیت " ربنین " ربانی وہ ہے جو رب کی جانب منسوب ہو۔ ربی کا مرادف ہے۔ ان کا اضافہ زور اور تاکید کے لئے ہے۔ یعنی بڑا اللہ والا۔ بڑا باخدا۔ معنی الربانی العالم بدین الرب الذی یعمل بعلمہ (قرطبی) قال

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

محمد بن الحنفیۃ یوم مات ابن عباس رضی اللہ عنہ الیوم مات ربانی ھذہ الامۃ (قرطبی) ھو شدید التمسک بدین اللہ وطاعتہ (مدارک)

یعنی اس لئے تو تمہیں اور زیادہ ایسے لغو و مشرکانہ عقائد سے بچنا چاہیے۔ ای بسبب کونکم معلمین الکتاب وسبب کونکم دارسین لہ (بیضاوی) امام رازیؒ نے یہاں یہ نکتہ خوب پیدا کیا ہے کہ علم و تعلیم و دراست کا اقتضاء ہی یہ ہے کہ انسان باخدا بن جائے۔ پس اگر ان مشغلوں سے یہ مقصود ہی نہیں رکھتا تو وہ اپنا وقت ضائع کر رہا ہے۔ اور ایسے ہی علم اور قلب سے حدیث نبوی میں پناہ مانگی گئی ہے۔ نعوذ باللہ من علم لاینفع وقلب لایخشع (کبیر) خطاب نصاری سے ہے یعنی تمہارے پاس تعلیم و تعلم کے لئے کتاب آسمانی موجود اور پھر تم ایسے جہل و ضلالت میں گرفتار۔

آیت "لایامرکم"۔ میں لا معنی نفی کی تاکید مزید کے لئے ہے۔ لامزیدۃ لتاکید معنی النفی (مدارک) مسیحیوں کی تثلیث تو ایک معلوم و معروف حقیقت ہے۔ لیکن یہ کمتر لوگوں کو معلوم ہو گا کہ ملائکہ پرستی بھی ان کے ہاں زوروں پر رہ چکی ہے اور صدیوں تک یہ تعلیم ان کے ہاں جاری رہی ہے کہ "خدا نے انسانوں اور آسمان کے نیچے ساری چیزوں کے انتظامات تمامتر فرشتوں پر چھوڑ رکھے ہیں" (انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس صفحہ 578) نیز یہ کہ "خدا کائنات کی صرف کلی ربوبیت کرتا ہے باقی جزئیات سب ملائکہ کے حوالہ ہیں" (ایضا) مسیحیت کی تاریخ ملائکہ کی باضابطہ عبادت و پرستش سے بھی ناآشنا نہیں۔ ان کی مورتیاں تک ان کے ہاں پوجی گئی ہیں۔ ہمارے قدیم مفسرین بھی اس سے بے خبر نہ تھے۔ ھذا موجود فی النصاری یعظمون الملائکۃ والانبیاء حتی یجعلوھم لھم اربابا (قرطبی)

اور توحید خالص کا اقرار کر چکے ہو۔ آیت "ایامرکم بالکفر"۔ اس سے ظاہر ہے کہ انبیاء پرستی و ملائکہ پرستی صاف کفر کے حکم میں داخل ہے۔ آیت سے سبق ان مسلمانوں کو بھی لینا چاہیے جو اپنے شیوخ و اکابر کی خواہ وہ زندہ ہوں یا گزر چکے ہوں، تعظیم و عقیدت میں غلو کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ جملہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کا سوالیہ انداز اظہار حیرت وانکار کے لئے ہے۔ جیسے اردو میں کہتے ہیں کہ کہیں ایسا ہو سکتا ہے؟ فی طریق الانکار والتعجب (قرطبی)(تفسیر ماجدی)

فہم سلف نمبر 4: مولانا محمد شفیع دیوبندیؒ لکھتے ہیں:

ماکان لبشر) وفد نجران کی موجودگی میں بعض یہود و نصاری نے کہا تھا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہاری اسی طرح پرستش کرنے لگیں جیسے نصاری عیسیٰ بن مریم کو پوجتے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا، معاذ اللہ: کہ ہم غیر اللہ کی بندگی کریں، یا دوسروں کو اس کی دعوت دیں، حق تعالیٰ نے ہم کو اس کام کے لئے نہیں بھیجا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "یعنی جس بشر کو حق تعالیٰ کتاب وحکمت اور قوت فیصلہ دینا اور پیغمبری کے منصب جلیل پر فائز کرتا ہے کہ وہ ٹھیک ٹھیک پیغام الٰہی پہنچا کر لوگوں کو اس کی بندگی اور وفاداری کی طرف متوجہ کرے، اس کا یہ کام کبھی نہیں ہو سکتا کہ ان کو خالص ایک خدا کی بندگی سے ہٹا کر خود اپنا یا کسی دوسری مخلوق کا بندہ بنانے لگے، اس کے تو یہ معنی ہوں گے کہ خداوند قدوس نے جس کو جس منصب کا اہل جان کر بھیجا تھا فی الواقع وہ اس کا اہل نہ تھا۔ دنیا کی کوئی حکومت بھی اگر کسی شخص کو ایک ذمہ داری کے عہدے پر مامور کرتی ہے تو پہلے دو باتیں سوچ لیتی ہے۔

(۱) یہ شخص حکومت کی پالیسی کو سمجھنے اور اپنے فرائض انجام دینے کی لیاقت رکھتا ہے یا نہیں؟

(۲) حکومت کے احکام کی تعمیل کرنے اور رعایا کو جادہ وفاداری پر قائم رکھنے کی کہاں تک اس سے توقع کی جا سکتی ہے، کوئی بادشاہ یا پارلیمنٹ ایسے آدمی کو نائب السلطنت یا سفیر مقرر نہیں کر سکتی جس کی نسبت حکومت کے خلاف بغاوت پھیلانے یا اس کی پالیسی اور احکام سے انحراف کرنے کا ادنی شبہ ہو، بیشک یہ ممکن ہے کہ ایک شخص کی قابلیت یا جذبہ وفاداری کا اندازہ حکومت صحیح طور پر نہ کر سکی ہو، لیکن خداوند قدوس کے یہاں یہ بھی احتمال نہیں، اگر کسی مرد کی نسبت اس کو علم ہے کہ یہ میری وفاداری اور اطاعت شعاری سے بال برابر تجاوز نہ کرے گا تو محال ہے کہ وہ آگے چل کر اس کے خلاف

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ثابت ہو سکے، ورنہ حکم الٰہی کا غلط ہونا لازم آتا ہے، العیاذ باللہ۔ یہی ہے عصمت انبیاء علیہم السلام کا مسئلہ واضح ہو جاتا ہے۔ پھر جب انبیاء علیہم السلام ادنی عصیان سے پاک ہیں تو شرک اور خدا کے مقابلہ میں بغاوت کرنے کا امکان کہاں باقی رہ سکتا ہے۔ اس میں نصاری کے اس دعوی کا بھی رد ہو گیا جو کہتے تھے کہ ابنیت والوہیت مسیح کا عقیدہ ہم کو خود مسیح (علیہ السلام) نے تعلیم فرمایا تھا، اور ان مسلمانوں کو بھی نصیحت کر دی گئی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ ہم سلام کے بجائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کیا کریں تو کیا حرج ہے؟ اور اہل کتاب پر بھی تعریض ہو گئی جنہوں نے اپنے احبار و رہبان کو خدائی کا درجہ دے رکھا تھا، (العیاذ باللہ)۔ (معارف القرآن)

فہم سلف نمبر 5: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں:

مَاكَانَ لِبَشَرٍ ابن اسحاق، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم نیز دلائل میں بیہقی نے حضرت ابن عباس کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ (جب علماء یہود اور نجران کے نصاریٰ رسول اللہ کی خدمت میں جمع ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو (ابو رافع قرظی (مدنی) نے رسول اللہ سے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہاری ایسی ہی پوجا کریں جیسے نصاریٰ عیسیٰ کی کرتے ہیں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو پوجنے کا میں حکم دوں اللہ نے اس کے لیے مجھے نہیں بھیجا نہ اس کا مجھے حکم دیا اس پر اللہ نے آیت: مَا كَانَ لِبَشَرٍ سے مسلمون تک نازل فرمائی۔

عبد نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ حسن بصری نے فرمایا: مجھے یہ اطلاع پہنچی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ہم آپ کو اسی طرح سلام کرتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے، کو کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرنے کا کوئی امتیاز نہیں تو کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نہ کیا کریں؟ فرمایا: نہیں بلکہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کرو اور اہل حق کا حق پہچانو۔ اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

مقاتل اور ضحاک کا بیان ہے کہ نجران کے عیسائیوں نے کہا تھا کہ عیسیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم ان کو رب بنالیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی محمد ہوں یا عیسیٰ علیہ السلام کسی بشر کے لیے جائز نہیں بشر انسان کی طرح اسم جنس ہے مذکر مونث مفرد جمع سب پر اس کا اطلاق ہوتا ہے کبھی اس کا تثنیہ بھی آتا ہے جیسے آیت: انو من لبشرین مثلنا میں آیا ہے بشر کی جمع ابشار آتی ہے (قاموس) بغوی نے لکھا ہے کہ بشر جمع ہے اس کا اطلاق انسانوں کی جماعت پر ہوتا ہے اس لفظ سے واحد نہیں آتا جیسے قوم، جیش اور واحد کے مقام میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ: کہ اللہ تو اس کو کتاب اور حکم اور نبوت عطا کرے حکم سے مراد ہے حکمت وسنت یا حکومت۔

ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ: یقول کا عطف یُؤتی پر ہے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کی توحید کو چھوڑ کر تم میرے پرستار بن جاؤ (یعنی میری بھی پوجا کرو۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ عبادت خداوندی کا حصر صرف توحید میں ہے اگر غیر اللہ کو عبادت میں شریک کیا تو عبادت اللہ نہیں ہو سکتی۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے تو عطاء کتاب و نبوت ہو اور بندہ کی طرف سے غیر اللہ کی عبادت کا حکم ہو ایسا ہونا ممکن نہیں کوئی نبی غیر اللہ کی پوجا کا حکم نہیں دے سکتا کیونکہ نبوت اور غیر اللہ کی عبادت کا حکم دو متضاد چیزیں ہیں اوّل دعوت توحید ہے اور دوسری دعوت شرک۔

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ: بلکہ وہ کہتا ہے کہ تم ربانی ہو جاؤ۔ یعنی احکام خداوندی کے مبلغ۔ حضرت علی اور حضرت ابن عباسؓ نے ربانیین کا تفسیر ترجمہ کیا' فقہا علماء۔ قتادہ نے حکماء علماء کہا۔ سعید بن جبیرؓ کی روایت میں حضرت ابن عباس کا قول آیا ہے کہ ربانیین سے مراد ہیں فقہاء معلمین۔ عطا (رح) نے ترجمہ کیا باوقار دانشمند علماء جو اللہ کی طرف سے مخلوق کے خیر خواہ ہوں۔ سعید بن جبیرؓ نے کہا! عمل

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عالم۔ ابو عبیدؒ نے کہا میں نے ایک عالم سے سنا کہ ربانی وہ شخص ہے جو حلال حرام اور امر و نہی کو جانتا ہو امت کے گذشتہ اور آئندہ احوال سے واقف ہو۔ بعض نے کہا ربانی کا درجہ حبر سے اونچا ہے حبر تو عالم کو کہتے ہیں اور ربانی اس عالم کو کہتے ہیں جو صاحب بصیرت بھی ہو۔

تمام اقوال کا حاصل یہ ہے کہ ربانی اس شخص کو کہتے ہیں جو علم، عمل، اخلاص اور درجات قرب میں خود بھی کامل ہو اور کامل گر بھی ہو کیونکہ رَبَّ (ماضی) یَرُبُّ (مضارع) رَبًّا (مصدر) کا معنی ہے کسی چیز کی درستی اور تکمیل کرنا۔ ربانی علم کی ترقی اور تکمیل کرتے ہیں اور متعلمین کو تربیت دیتے ہیں بڑے بڑے علوم سے پہلے چھوٹے چھوٹے علوم کی تدریجی تعلیم دیتے ہیں اسی لیے ان کو ربانی کہا جاتا ہے ایک روایت میں حضرت علی کا قول آیا ہے کہ ربانیین وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال سے علم کی تکمیل کرتے ہیں یہ ربان کی جمع ہے جیسے رَیّان، عطشان یاء نسبت ملادی گئی ہے۔

بعض نے کہا ربانی وہ شخص ہے جو رب کی طرف منسوب ہو (اللہ والا) الف نون کو مبالغہ کے لیے زیادہ کر دیا گیا ہے (بڑا اللہ والا) جیسے لحیانی بڑی گھنی لمبی داڑھی والا اور رقبانی بڑی موٹی گردن والا اگر مبالغہ مقصود نہ ہو اور صرف لحیہ اور رقبہ کی طرف نسبت کرنی غرض ہو تو لحیی اور رقبی کہا جائے گا۔

حضرت ابن عباسؓ کی جس روز وفات ہوئی تو محمد بن حنفیہ نے فرمایا: اس امت کے ربانی کا انتقال ہو گیا

۔بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ:

یعنی تم ربانی ہو جاؤ اس وجہ سے کہ تم کتاب کے عالم اور معلم ہو اور ہمیشہ پڑھتے اور یاد رکھتے ہو۔ تدرسون کا معنی یہ ہے کہ ہمیشہ کتاب کو پڑھنے اور یاد رکھتے ہوئے ممکن ہے کہ لوگوں کے سامنے پڑھنا یعنی لوگوں کو پڑھانا مراد ہو۔ صحاح میں ہے دَرَسَ الدَّار یعنی گھر مٹ گیا (اس کے) نشانات باقی رہ گئے۔ درس الکتاب وَالعلم کتاب کو اور علم کو پڑھا یعنی کتاب اور علم کا اثر اپنی یاد داشت میں لے لیا اور چونکہ یاد داشت ہمیشہ پڑھتے رہنے سے ہوتی ہے اس لیے ہمیشہ پڑھتے رہنے کی تعبیر لفظ درس سے کی اللہ نے فرمایا: ودرسوا مافیہ۔ وبما کنتم تدرسون حاصل مراد یہ ہے کہ چونکہ تم کتاب کو

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پڑھتے پڑھاتے اور جانتے سکھاتے ہو اس لیے ربانی ہو جاؤ کیونکہ جاننے کا فائدہ عمل کرنا اور اپنی اصلاح کرنا ہے اور تعلیم کی غرض دوسروں کی اصلاح ہے مگر دوسروں کی اصلاح سے پہلے اپنی اصلاح لازم ہے تاکہ آیت : لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْن اور اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ کے مصداق نہ ہو جاؤ۔

انبیاء کو رب بنایا جائے۔

اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ : استفہام تعجب وانکار کیلئے ہے (یعنی تعجب ہے کہ وہ تم کو کفر کا حکم دے ایسا نہیں ہو سکتا) کفر سے مراد ہے غیر اللہ کی پوجا۔

بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ: اس کے بعد کہ تم اللہ کے فرماں بردار ہو اگر یہ خطاب ان مسلمانوں کو ہو جنہوں نے رسول اللہ سے آپ کو سجدہ کرنے کی خواہش کی تھی جیسا کہ حسن بصری کی روایت ہے تو آیت کا مطلب صاف ہے اسی طرح اگر یہ نصاریٰ کے اس قول کی تردید ہو کہ حضرت عیسیٰ نے حکم دیا تھا کہ ہم ان کو رب بنالیں تب بھی مطلب میں کوئی خفا نہ ہوگا کیونکہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں عیسائی مسلمان تھے۔ لیکن اگر مخاطب وہ یہود و نصاریٰ ہوں جنہوں نے حضور سے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہاری پوجا کریں تو آیت کا مطلب واضح نہ ہوگا کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہوئے تھے اس وقت کلام کی توجیہ اس طرح ہوگی کہ یہ خطاب بطور فرض ہے یعنی اگر مان لیا جائے کہ تم مسلمان ہو جاؤ گئے اور رسول اللہ کے حکم کو مان لوگے تو کیا تمہارے مسلمان ہونے کے بعد وہ غیر اللہ کی پرستش کا تم کو حکم دیں گے۔ (تفسیر مظہری مترجم)

فہم سلف نمبر 6: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح انصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ) لکھتے ہیں:

ماکان اس کا معنی ہے ماینبغی یعنی نہیں چاہیے جیسا کہ فرمایا آیت " وماکان لمؤمن ان یقتل مؤمنا الا خطاء " اور ماکان اللہ ان یتخذ من ولد " اور مایکون لنا ان نتکلم بھذا "

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تمام میں مراد یہی ہے کہ نہیں چاہیے (مناسب نہیں اور لفظ بشر واحد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے کیونکہ یہ قائم مقام مصدر کے ہے اور ضحاک اور سدی کے قول کے مطابق یہاں مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، کتاب سے مراد قرآن کریم ہے اور حکم سے مراد علم اور فہم ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکم سے مراد احکام ہیں، یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی نبوت کے لئے جھوٹوں کو نہیں چنتا، اور اگر کوئی انسان ایسا کرتا تو یقیناً اللہ تعالیٰ نبوت کی آیات وعلامات اس سے سلب کر لیتا۔ "ان یؤتیہ" اور "یقول" کے درمیان اشتراک کی بنا پر "ثم یقول" کو نصب دی گئی ہے یعنی کسی نبی کے لئے نبوت کا ہونا اور اس کا یہ قول (آیت "کونوا عباداً لی من دون اللہ" جمع نہیں ہو سکتے، آیت "ولکن کونوا ربنیین"۔ یعنی البتہ یہ جائز ہے کہ وہ نبی ان سے کہے (آیت) "کونوا ربنیین" تم اللہ والے ہو جاؤ، کہا گیا ہے کہ یہ آیت نجران کے نصاریٰ کے بارے نازل ہوئی ہے، اور اسی طرح یہ بھی روایت ہے کہ پوری سورۃ قول باری تعالیٰ آیت "واذ غدوت من اھلک" تک کا سبب نزول نجران کے نصاریٰ تھے، لیکن یہود کو ان کے ساتھ ملا دیا گیا، کیونکہ انہوں نے بھی انکار اور عناد انہیں کی طرح کیا۔

آیت "ربنیین" اس کا واحد ربانی ہے یہ الرب کی طرف منسوب ہے اور ربانی وہ ہوتا ہے جو لوگوں کی صغار علم کے ساتھ اپنے بڑا ہونے سے پہلے تربیت کرتا ہے، گویا کہ وہ امور کو آسان بنانے میں رب سبحانہ کی اقتدا کرتا ہے یہ معنی حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے،

بعض نے کہا ہے یہ اصل میں ربی تھا پھر مبالغہ کے لئے اس میں الف اور نون داخل کر دیئے گئے، جیسا کہ عظیم اللحیہ کے لئے کہا جاتا ہے۔ لحیانی اور عظیم الجمر (بہت ہی زیادہ) کے لئے جمانی اور غلیظ الرقبہ (موٹی گردن والا) کے لئے رقبانی کہا جاتا ہے اور مبرد نے کہا ہے: الربانیوں سے مراد ارباب علم ہیں، ان کا واحد ربان ہے، یہ ان کے اس قول سے ماخوذ ہے ربہ یربہ فھو ربان جب وہ اسے مدبر بنائے اور اسی کی اصلاح کرے، اس بنا پر اس کا معنی ہے یدبرون امور الناس ویصلحونھا وہ لوگوں کے امو کی تدبیر کرتے ہیں اور ان کی اصلاح کرتے ہیں، اور اس میں الف اور نون مبالغہ کے لئے ہیں جیسا کہ ان

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کا قول ریان اور عطشان ہے پھر اس کے ساتھ یائے نسبت ملادی گئی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے،: لحیانی رقبانی اور جمانی۔

شاعر نے کہا ہے :

لو کنت مرتھنا فی الجوانزلنی منه الحدیث وربانی احباری۔

پس ربانی کا معنی رب العالمین کے دین کا ایسا عالم ہے جو اپنے علم کے ساتھ ساتھ عمل کرتا ہے، کیونکہ جب وہ اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے تو پھر عالم نہیں، یہ معنی سورۃ البقرہ میں پہلے گزر چکا ہے اور ابو رزین نے کہا ہے: ربانی سے مراد ایسا عالم ہے حکیم

اور دانا بھی ہو۔ حضرت شعبہؒ نے حضرت عاصم سے، انہوں نے حضرت زر سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے آیت "ولکن کونوا ربنین"۔ فرمایا مراد ایسے حکماء ہیں جو علماء ہوں، ابن جبیر، نے کہا ہے: مراد ایسے حکماء ہیں جو انتہائی متقی اور پرہیز گار ہوں۔

اور حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: کسی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ حفظ قرآن کے لئے بہت محنت اور جدوجہد، کو چھوڑ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آیت "ولکن کونوا ربنین

اور ابن زید نے کہا ہے: ربانیوں سے مراد ولی اور جید علماء ہیں۔

اور حضرت مجاہدؒ نے فرمایا ہے: ربانیوں احبار علماء سے فائق اور اعلیٰ ہوتے ہیں، نحاس نے کہا ہے: اور یہ قول اچھا ہے، کیونکہ احبار ہی ہیں اور ربانی وہ ہوتا ہے جو علم بصیرت کو سیاست ودانائی کے ساتھ جمع کرتا ہے، یہ عربوں کے اس قول سے ماخوذ ہے: رب امر الناس یربہ یہ تب کہا جاتا ہے جب وہ لوگوں کے معاملہ کی اصلاح کر دے اور اس کے ساتھ قائم ہو جائے، فھو راب" اور ربانی "تکثیر پر دلالت کرتا ہے، ابو عبیدہ نے کہا: میں نے کسی عالم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ربانی مراد حلال وحرام اور امر ونہی کے بارے جاننے والا عالم ہے اور وہ جو امت کی اخبار اور جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہو گا کے بارے جاننے والا ہو۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جس دن حضرت ابن عباسؓ کا وصال ہوا اس دن محمد بن حنیفہؒ نے کہا: الیوم مات ربانی هذه الامة. کشاف زمخشری، جلد ا، صفحہ ۴۴۰ آج اس امت کے عالم ربانی کا وصال ہو گیا، اور حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: کوئی مومن و مرد و عورت اور آزاد و غلام نہیں مگر اس پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کے دین میں تفقہ حاصل کرے پھر، آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی آیت "ولکن کونوا ربنین"۔ الآیہ اسے حضرت ابن عباسؓ نے روایت کیا ہے۔

قولہ تعالیٰ آیت " بما کنتم تعلمون الکتب وبما کنتم تدرسون"۔ ابو عمرو اور اہل مدینہ نے اسے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے اور یہ علم سے ماخوذ ہے، اور ابو حاتم نے اسی قرات کو پسند کیا ہے، ابو عمرو نے کہا ہے: اور اس کی تصدیق آیت "تدرسون" کرتا ہے کیونکہ التدریس سے تشدید کے ساتھا آیت "تدرسون" نہیں کہا گیا۔ ابن عامر اور اہل کوفہ نے تعلیم نے تشدید کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔ پڑھا ہے اور ابو عبید نے اسے اختیار کیا ہے اور کہا ہے: کیونکہ یہ دونوں معنوں یعنی تعلمون اور تدرسون کو جامع ہے۔

مکی نے کہا ہے: تشدید ابلغ ہے، کیونکہ ہر معلم عالم بمعنی یعلم ہوتا ہے لیکن ہر وہ جو کسی شے کا علم رکھتا ہو وہ معلم نہیں ہوتا، پس تشدید علم اور تعلیم دونوں پر دلالت کرتی ہے اور تخفیف صرف علم پر دلالت کرتی ہے، پس تعلیم ابلغ اور زیادہ قابل تعریف ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ ذم میں ابلغ ہے، جنہوں نے تخفیف کی قرات کو ترجیح دی ہے، انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ کے قول سے استدلال کیا ہے آیت " کونوا ربینین" فرمایا: تم حکماء علماء ہو جاؤ پس یوں کہا جانا بعید ہے کونوا فقهاء حکماء علماء بتعلیکم یعنی تم اپنی تعلیم کے ساتھ فقہاء حکماء علماء ہو جاؤ حسن نے کہا ہے: تم اپنے علم کے ساتھ حکماء علماء ہو جاؤ اور ابو حیوہ نے تدرسون۔ ادرس یدرس (یعنی باب افعال سے پڑھا ہے۔ اور حضرت مجاہدؒ سے تعلمون تا کے فتحہ اور لام کی تشدید کے ساتھ پڑھا ہے یعنی اصل میں تتعلمون تھا۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یہی کہا ہے اور ابن جریج اور ایک جماعت نے کہا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں حکم نہیں دیں گے، یہی قرات ابو عمرو، کسائی اور اہل حرمین کی ہے۔

آیت "ان تتخذوا" کہ تم ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام کو خدا بنالو، یہ نصاری میں موجود تھا وہ انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کی تعظیم کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے انہیں خدا بنالیا۔ آیت "ایامرکم بالکفر بعد اذانتم مسلمون"۔ یہ انکار اور تعجب کے طریقہ پر ہے، پس اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر حرام قرار دیا کہ وہ لوگوں کو اپنے بندے بنادیں کہ وہ ان کے خدا بن جائیں البتہ مخلوق پر ان کی حرمت کو لازم کر دیا، اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی یہ نہ کہے عبدی وامتی اے میرے بندے اور اے میری بندی بلکہ یہ کہنا چاہیے فتای وفتاتی اے میرے جوان اور اے میری دوشیزہ اور تم میں سے کوئی کسی کو یہ نہ کہے ربی، اے میرے رب بلکہ یہ کہنا چاہیے سیدی اے میرے آقا) (۱) (صحیح بخاری، کتاب العتق، حدیث نمبر ۲۳۶۶، ضیاء القرآن پبلی کیشنز) اور قرآن کریم میں ہے آیت "اذکرنی عند ربک" اس کے معنی کا بیان وہاں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (تفسیر قرطبی مترجم)

فہم سلف نمبر 6: علامہ ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 477ھ) لکھتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب یہودیوں اور نجرانی نصرانیوں کے علماء جمع ہوئے اور آپ نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی تو ابو راقم قرظی کہنے لگا کہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی عبادت کی ہم بھی آپ کی عبادت کریں؟ تو نجران کے ایک نصرانی نے بھی جسے "ایہم" کہا جاتا تھا یہی کہا کہ کیا آپ کی یہی خواہش ہے؟ اور یہی دعوت ہے؟ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا معاذ اللہ نہ ہم خود اللہ وحدہ لاشریک کے سوا دوسرے کی پوجا نہ کریں کسی اور کو اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت کی تعلیم دیں نہ میری پیغمبری کا یہ مقصد نہ مجھے اللہ حاکم

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اعلیٰ کا یہ حکم، اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں، کہ کسی انسان کو کتاب و حکمت اور نبوت و رسالت پالینے کے بعد یہ لائق ہی نہیں کہ اپنی پرستش کی طرف لوگوں کو بلائے، جب انبیائے کرام کا جو اتنی بڑی بزرگی فضیلت اور مرتبے والے ہیں یہ منصب نہیں تو کسی اور کو کب لائق ہے کہ اپنی پوجا پاٹ کرائے، اور اپنی بندگی کی تلقین لوگوں کو کرے، امام حسن بصری فرماتے ہیں ادنی مومن سے بھی یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں کو اپنی بندگی کی دعوت دے، یہاں یہ اس لئے فرمایا یہود و نصاریٰ آپس میں ہی ایک دوسرے کو پوجتے تھے قرآن شاہد ہے جو فرماتا ہے (آیت "اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ....." الخ،) یعنی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنالیا ہے۔ مسند ترمذی کی وہ حدیث بھی آرہی ہے کہ حضرت عدی بن حاتم نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ تو ان کی عبادت نہیں کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں؟ وہ ان پر حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیتے تھے اور یہ ان کی مانتے چلے جاتے تھے یہی ان کی عبادت تھی، پس جاہل درویش اور بے سمجھ علماء اور مشائخ اس مذمت اور ڈانٹ ڈپٹ میں داخل ہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اتباع کرنے والے علماء کرام اس سے یکسو ہیں اس لئے کہ وہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے فرمان اور کلام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کرتے ہیں اور ان کاموں سے روکتے ہیں جن سے انبیاء کرام روک گئے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے حضرت انبیاء تو خالق و مخلوق کے درمیان سفیر ہیں حق رسالت ادا کرتے ہیں اور اللہ کی امانت احتیاط کے ساتھ بندگان رب عالم کو پہنچا دیتے ہیں نہایت بیداری، مکمل ہوشیاری، کمال نگرانی اور پوری حفاظت کے ساتھ وہ ساری مخلوق کے خیر خواہ ہوتے ہیں وہ احکام رب رحمن کے پہچاننے والے ہوتے ہیں۔ رسولوں کی ہدایت تو لوگوں کو ربانی بننے کی ہوتی ہے کہ وہ حکمتوں والے علم والے اور حلم والے بن جائیں سمجھدار، عابد و زاہد، متقی اور پارسا ہیں۔ حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ قرآن سیکھنے والوں پر حق ہے کہ وہ با سمجھ ہوں تعلمون اور تعلمون دونوں قرأت ہیں پہلے کے معنی ہیں معنی سمجھنے کے دوسرے کے معنی ہیں تعلیم حاصل کرنے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے، تدرسون کے معنی ہیں الفاظ یاد کرنے کے۔ پھر ارشاد ہے کہ وہ یہ حکم نہیں کرتے کہ اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرو خواہ وہ نبی ہو بھیجا ہوا خواہ فرشتہ ہو قرب الہ والا، یہ تو وہی کر سکتا ہے جو اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت کی دعوت دے اور جو ایسا کرے وہ کافر ہو اور کفر نبیوں کا کام نہیں ان کا کام تو ایمان لانا ہے اور ایمان نام ہے اللہ واحد کی عبادت اور پرستش کا، اور یہی نبیوں کی دعوت ہے، جیسے خود قرآن فرماتا ہے آیت" وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیه انه لا اله الا انا فاعبدون "یعنی تجھ سے پہلے بھی ہم نے جتنے رسول بھیجے سب پر یہی وحی نازل کی کہ میرے سوا کوئی معبود ہے ہی نہیں تم سب میری عبادت کرتے رہو اور فرمایا آیت "ولقد بعثنا فی کل امته رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت" یعنی ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اللہ کے سوا ہر کسی کی عبادت سے بچو، ارشاد ہے تجھ سے پہلے تمام رسولوں سے پوچھ لو کیا ہم نے اپنی ذات رحمان کے سوا ان کی عبادت کے لئے کسی اور کو مقرر کیا تھا؟ فرشتوں کی طرف سے خبر دیتا ہے کہ ، آیت" من یقل منهم " الخ ان میں سے اگر کوئی کہہ دے کہ میں معبود ہوں بجز اللہ تو اسے بھی جہنم کی سزا دیں اور اسی طرح ہم ظالموں کو بدلہ دیتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر مترجم)

فہم سلف نمبر 7: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، أبو جعفر الطبری (المتوفی: 310) لکھتے ہیں:

عن ابن عباس قال: قال أبو رافع القرظي، حين اجتمعت الأحبار من اليهود والنصارى من أهل نجران عند رسول الله صلى الله عليه وسلم، ودعاهم إلى الإسلام: أتريد يا محمد أن نعبدك، كما تعبد النصارى عيسى ابن مريم؟ فقال رجل من أهل نجران نصراني يقال له الرَّبِيس، أو ذاك تريد منا يا محمد، وإليه تدعونا! أو كما قال - فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: معاذَ الله أن نَعبُد غيرَ الله، أو نأمر بعبادة غيره! ما بذلك بعثني، ولا بذلك أمرني - أو كما قال. فأنزل الله

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عز وجل في ذلك من قولهم "ما كان لبشر أن يؤتيه الله الكتاب والحكم والنبوة" الآية إلى قوله: "بعد إذ أنتم مسلمون". (ابن جریر)

یعنی ابن عباس نے فرمایا کہ جب علماء یہود اور نصاریٰ نجران رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور آپ ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو ابورافع قرظی نے کہا کی آپ ﷺ یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ کی عبادت کرتے ہیں، پس کہا اہل نجران میں سے ایک نصرانی شخص نے جس کا نام رئیس تھا کیا آپ وہی چیز چاہتے ہیں ہم سے اور اسی چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں اس بات سے کہ ہم غیر اللہ کی عبادت کریں یا غیر اللہ کی عبادت کا حکم کریں غیر اللہ کی عبادت کے لیے مجھے نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی اس کا مجھے حکم دیا گیا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی اس بات پر یہ آیت نازل فرمائی۔

نمبر ملف نمبر 8: علامہ أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدریس بن المنذر تمیمی، احنظلی، الرازی ابن أبی حاتم (المتوفی: 327ھ) لکھتے ہیں:

وَقَالَ أَبُو نَافِعٍ الْقُرَظِيُّ حِينَ اجْتَمَعَتِ الأَحْبَارُ مِنْ يَهُودٍ وَالنَّصَارَى مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَاهُمْ إِلَى الإِسْلَامِ: أَتُرِيدُ مِنَّا يَا مُحَمَّدُ أَنْ نَعْبُدَكَ كَمَا تَعْبُدُ النصارى عيسى بن مَرْيَمَ؟ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ نصراني يقال له: الرئيس: أو ذاك تريد منا يا محمد وإليه تدعوا وكما قَالَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَاذَ اللهِ أَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللهِ أَوْ نَأْمُرَ بِعِبَادَةِ غَيْرِهِ. مَا بِذَلِكَ بَعَثَنِي وَلا أَمَرَنِي أَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلامُ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمَا وَلا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (تفسیر ابن ابی حاتم)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی جس وقت علماء یہود اور نجران کے عیسائی رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئے اور آپ ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو ابو نافع قرظی نے کہا اے محمد ﷺ کیا آپ چاہتے ہیں ہم سے کہ ہم آپ کی اس طرح عبادت کریں جیسے نصاریٰ عیسیٰ مریم کے بیٹے کی عبادت کرتے ہیں، پس کہا ایک شخص نے جو اہل نجران سے عیسائی تھا اس کو رئیس کہا جاتا تھا کیا آپ وہی چاہتے ہیں ہم سے اے محمد ﷺ اور اسی (اپنی عبادت) کی طرف دعوت دیتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں کہ ہم غیر اللہ کی عبادت کریں یا غیر اللہ کی عبادت کا حکم دیں اس غیر کی عبادت کے لیے مجھے نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی مجھے حکم دیا گیا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کی بات میں یہ آیت نازل کی۔

فہم سلف نمبر 9: علامہ ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندیؒ (المتوفی: 373ھ) لکھتے ہیں:

وهو عيسى ابن مريم عليهما السلام ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ ما جاز له أن يقول للناس: كُونُوا عِباداً لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ ويقال: إن اليهودَ والنصارى اختلفوا فيما بينهم. فجاء الفريقان جميعاً إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم. وقال كل فريق: نحن أولى بإبراهيم عليه السلام فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم: كُلُّكُمْ عَلَى الخَطَأفغضبوا. وقالوا: والله ما تريد إلاَّ أن نتخذك خَنَاناً. أي معبوداً. فأنزل الله تعالى مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ. يعني القرآن والحكم. يعني الحلال والحرام والنبوة. ثم يقول للناس كونوا عبادا لى من دون الله وَلَكِنْ يقول لهم كُونُوا رَبَّانِيِّينَ أي متعبدين ويقال كونوا علماء فقهاء..... أُمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلاَئِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْباباً يعني عيسى، وعُزَيراً والملائكة صلوات الله عليهم. ولو أمركم بذلك لكفر. وتنزع النبوة منه أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ يعني بعبادة الملائكة بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ أي مخلصون بالتوحيد لله. قرأ عاصم وحمزة وابن عامر: ولا يَأْمُرَ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بنصب الراء ينصرف إلى قوله مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ. فيصير نصباً بأن. والباقون ولا يأمُرُكم بضم الراء على معنى الابتداء (تفسیر بحر العلوم)

یعنی وہ عیسیٰ بیٹے مریم کے ہیں ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ نہیں جائز ان کے لیے یہ بات لوگوں کو کہ ہو جاؤ میرے بندے سوائے اللہ کے اور بیان کیا گیا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے آپس میں اختلاف کیا پس دونوں فریق رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہر فریق نے کہا کہ ہم زیادہ حق دار ہیں حضرت ابراہیمؑ کے پس کہا ان کو رسول اللہ ﷺ نے تم سب غلطی پر ہو پس غصے ہوئے وہ اور کہا انہوں نے اللہ کی قسم تو یہی چاہتا ہے کہ ہم تمہیں معبود بنالیں پس اللہ تعالیٰ نے ''مَا كَانَ لِبَشَرٍ'' نازل کی الکتاب سے مراد قرآن اور الحکم سے مراد حلال اور حرام ہے.....

فہم سلف نمبر 10: علامہ ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی، الشہیر بالماوردیؒ (المتوفی: 450ھ) لکھتے ہیں:

''كُونُوا عِبَاداً لِّي مِن دُونِ اللَّهِ'' سبب نزولها ما روى ابن عباس أن قوماً من اليهود قالوا للنبي صلى الله عليه وسلم: أتدعونا إلى عبادتك كما دعا المسيح النصارى، فنزلت هذه الآية (تفسیر ماوردی) یعنی آیت کا شانِ نزول وہ ہے جو ابن عباس نے روایت کیا کہ یہود کی ایک قوم نے نبی ﷺ کو کہا کیا آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں اپنی عبادت کی جیسے دعوت دی عیسیٰؑ نے عیسائیوں کو پس یہ آیت نازل ہوئی۔

فہم سلف نمبر 11: علامہ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعیؒ (المتوفی: 510ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ تَعَالَى: مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ الْآيَةَ. قَالَ مُقَاتِلٌ وَالضَّحَّاكُ: مَا كَانَ لِبَشَرٍ يَعْنِي: عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَذَلِكَ أَنَّ نَصَارَى نَجْرَانَ كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ عِيسَى أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَّخِذُوهُ رَبًّا فَقَالَ تَعَالَى: مَا كَانَ لِبَشَرٍ يَعْنِي: عِيسَى أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ.

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

أي: الإنجيل. وقال ابن عباس..... وَعَطَاءٌ: مَا كَانَ لِبَشَرٍ. يَعْنِي: مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللهُ الْكِتَابَ. أَيِ: القرآن.

وَذَلِكَ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ الْقُرَظِيَّ مِنَ الْيَهُودِ. وَالرَّئِيسَ مِنْ نَصَارَى أَهْلِ نَجْرَانَ قَالَا: يَا مُحَمَّدُ تُرِيدُ أَنْ نَعْبُدَكَ وَنَتَّخِذَكَ رَبًّا. فقال: معاذ الله أن آمر بِعِبَادَةِ غَيْرِ اللهِ. مَا بِذَلِكَ أُمرني الله. وما بذلك بعثني. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ: مَا كَانَ لِبَشَرٍ..... وَلَا يَأْمُرَكُمْ مُحَمَّدٌ. أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا. كَفِعْلِ قُرَيْشٍ وَالصَّابِئِينَ حَيْثُ قَالُوا: الْمَلَائِكَةُ بَنَاتُ اللهِ. وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى حَيْثُ قَالُوا فِي الْمَسِيحِ وَعُزَيْرٍ مَا قَالُوا. أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. قَالَهُ عَلَى طريق التعجب والإنكار. يعني: ولا يَقُولُ هَذَا. (تفسیر بغوی)

یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان "مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللهُ الْكِتَابَ الْآيَةَ" مقاتل اور ضحاک نے کہا ماکان لبشر سے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں اور بات یہ ہے کہ نجران کے عیسائی کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ نے خود انہیں حکم دیا ہے کہ انہیں رب بنائیں پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا كَانَ لِبَشَرٍ یعنی حضرت عیسیٰ یہ نہیں کہہ سکتے الکتاب سے مراد انجیل ہے اور ابن عباس اور عطا تابعی نے کہا ماکان لبشر میں بشر سے مراد محمد ﷺ ہیں اور الکتاب سے مراد قرآن ہے اور بات یہ ہے کہ ابورافع قرظی یہودی اور رئیس عیسائی نجرانی نے کہا کہ اے محمد ﷺ کیا تو چاہتا ہے کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب مانیں، پس آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ حکم دوں غیر اللہ کی عبادت کا اور نہیں اس کا مجھے حکم دیا گیا اور نہ میں اس کے ساتھ بھیجا گیا ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی.....الخ

فہم سلف نمبر 12: علامہ أبو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الأندلسی المحاربی (المتوفی: 542ھ) لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

واختلف المفسرون إلى من هي الإشارة بقوله تعالى: ما كانَ لِبَشَرٍ فقال النقاش وغيره: الإشارة إلى عيسى عليه السلام. والآية رادة على النصارى الذين قالوا: عيسى إله. وادعوا أن عبادته هي شرعة ومستندة إلى أوامره. وقال ابن عباس والربيع وابن جريج وجماعة من المفسرين: بل الإشارة إلى محمد عليه السلام. وسبب نزول الآية. أن أبا رافع القرظي. قال للنبي صلى الله عليه وسلم. حين اجتمعت الأحبار من يهود والوفد من نصارى نجران: يا محمد إنما تريد أن نعبدك ونتخذك إلها كما عبدت النصارى عيسى. فقال الرئيس من نصارى نجران: أو ذلك تريد يا محمد وإليه تدعونا؟ فقال النبي صلى الله عليه وسلم: معاذ الله ما بذلك أمرت. ولا إليه دعوت. فنزلت الآية. في ذلك. (تفسیر المحرر الوجیز)

یعنی مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ ما كانَ لِبَشَرٍ میں بشر سے مراد کون ہے نقاش وغیرہ نے کہا کہ حضرت عیسیٰ کی طرف اشارہ ہے اور آیت رد کرنے والی ہے عیسائیوں پر جنہوں نے کہا کہ عیسیٰ الٰہ ہے اور دعوی کیا کہ ان کی عبادت جائز ہے اور انہی کے حکم سے ثابت ہے اور ابن عباس ربیع ابن جریج اور مفسرین کی ایک جماعت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ اشارہ ہے محمد ﷺ کی طرف اور آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ابو رافع یہودی نے نبی کریم ﷺ کو کہا جب علمائے یہود اور نصاریٰ نجران کا وفد آپ کے پاس جمع ہوا کہ اے محمد ﷺ آپ تو چاہتے بھی یہ ہے کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو الٰہ بنائیں جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو پوجا نصاریٰ نجران کے رئیس نے کہا کیا آپ وہی چاہتے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں بلاتے ہیں تو آپ نے فرمایا معاذ اللہ نہ میں نے اس کا حکم دیا اور نہ میں اس کی طرف بلاتا ہوں، پس اس میں یہ آیت نازل ہوئی۔

فہم سلف نمبر 13: علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزیؒ (المتوفی: 597ھ) لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قوله تعالى: ماكَانَ لِبَشَرٍ. في سبب نزولها ثلاثة أقوال:

أحدها: أن قوماً من رؤساء اليهود والنصارى. قالوا: يا محمد أتريد أن نتخذك ربّاً؟ فقال: معاذ الله. ما بذلك بعثني. فنزلت هذه الآية. قاله ابن عباس.

والثاني: أن رجلاً قال للنبي صلى الله عليه وسلم: ألا نسجد لك؟ قال لا. فإنه لا ينبغي أن يُسجَد لأحد من دون الله» فنزلت هذه الآية. قاله الحسن البصري.

والثالث: أنها نزلت في نصارى نجران حيث عبدوا عيسى. قاله الضحاك. ومقاتل.

وفيمن عنى البشر قولان: أحدهما: محمد صلى الله عليه وسلم. والكتاب: القرآن. قاله ابن عباس، وعطاء.

والثاني: عيسى. والكتاب: الإنجيل. قاله الضحاك. ومقاتل. والحكم: الفقه والعلم. قاله قتادة في آخرين. قال الزجاج: ومعنى الآية لا يجتمع لرجل نبوّة. والقول للناس: كونوا عباداً لي من دون الله. لأن الله لا يصطفي الكذبة

(تفسیر زاد المسیر)

یعنی اس آیت کے شانِ نزول میں تین اقوال ہیں: ایک یہ کہ یہودوں نصاریٰ کے بڑوں نے کہا اے محمد ﷺ کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کو رب بنائیں دوسرا یہ کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عرض کی کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں، یہ بات جائز نہیں ہے کہ سجدہ کیا جائے اللہ کے سوا کسی کو۔ پس یہ آیت نازل ہوئی، حسن بصری نے یہی کہا ہے۔ تیسرا یہ کہ یہ آیت نصاریٰ نجران کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کی عبادت کی، ضحاک اور مقاتل نے کہا، بشر سے مراد کیا ہے اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ محمد ﷺ اور کتاب سے مراد قرآن ہے ابن عباس اور عطا نے یہی کہا، اور دوسرا حضرت عیسیٰؑ مراد ہیں اور الکتاب سے انجیل مراد ہے، ضحاک

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

، مقاتل نے بھی کہا، الحکم سے مراد فقہ اور علم ہے۔ قتادہ نے بھی کہا، اور آیت کا معنی یہ ہے کہ کسی آدمی میں دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں نبوت اور دعوی الوہیت، کیونکہ اللہ تعالی جھوٹوں کا انتخاب نہیں کرتا۔

فہم سلف نمبر 14: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازیؒ (المتوفی: 660ھ) لکھتے ہیں:

فِي قَوْلُهُ تَعَالَى مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ اعْلَمْ أَنَّهُ تَعَالَى لَمَّا بَيَّنَ أَنَّ عَادَةَ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ التَّحْرِيفُ وَالتَّبْدِيلُ أَتْبَعَهُ بِمَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مِنْ جُمْلَةِ مَا حَرَّفُوهُ مَا زَعَمُوا أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَدَّعِي الْإِلَهِيَّةَ. وَأَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ قَوْمَهُ بِعِبَادَتِهِ فَلِهَذَا قَالَ: مَا كَانَ لِبَشَرٍ الْآيَةَ. وَهَاهُنَا مسائل: الْمَسْأَلَةُ الْأُولَى: فِي سَبَبِ نُزُولِ هَذِهِ الْآيَةِ وُجُوهٌ الْأَوَّلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا قَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ. وَقَالَتِ النَّصَارَى: الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الثَّانِي:

قِيلَ إِنَّ أَبَا رَافِعٍ الْقُرَظِيَّ مِنَ الْيَهُودِ وَرَئِيسَ وَفْدِ نَجْرَانَ مِنَ النَّصَارَى قَالَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيدُ أَنْ نَعْبُدَكَ وَنَتَّخِذَكَ رَبًّا. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللَّهِ أَوْ أَنْ نَأْمُرَ بِغَيْرِ عِبَادَةِ اللَّهِ فَمَا بِذَلِكَ بَعَثَنِي وَلَا بِذَلِكَ أَمَرَنِي» فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

الثَّالِثُ:

قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ كَمَا يُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. أَفَلَا نَسْجُدُ لَكَ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ مِنْ دُونِ اللَّهِ. وَلَكِنْ أَكْرِمُوا نَبِيَّكُمْ وَاعْرِفُوا الْحَقَّ لِأَهْلِهِ (تفسیر الکبیر)

یعنی جب اللہ تعالی نے علماء اہل کتاب کی تحریف اور تخریب کو بیان کیا تو اس کے بعد اس چیز کو

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بیان کیا جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کی تحریفات میں سے ایک تحریف یہ بھی ہے کہ جو انہوں نے گمان کیا کہ حضرت عیسیٰ اُلوہیت کا دعویٰ کرتے تھے اور یہ کہ وہ اپنی قوم کو اپنی عبادت کا حکم کرتے تھے، پس اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا كَانَ لِبَشَرٍ اور یہاں کئی مسئلے ہیں، پہلا مسئلہ آیت کے شانِ نزول میں کئی وجوہ ہیں، پہلا یہ کہ ابن عباس نے فرمایا کہ جب یہودیوں نے عزیر کو اللہ کا بیٹا کہا اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اور دوسرا یہ کہا گیا کہ ابورافع قرظی، یہودی اور عیسائیوں کے رئیس نے رسول اللہ ﷺ کو کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپ کو رب بنائیں..... الخ، تیسرا یہ کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ہم آپ کو سلام کرتے ہیں جیسے ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں تو کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرے، لیکن اپنے نبی کی عزت کرو اور حق والے کا حق پہچانو۔

فہم سلف نمبر 15: علامہ أبو محمد عزالدین عبد العزیز بن عبد السلام بن أبی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی (المتوفی: 660ھ) لکھتے ہیں:

"مَا كَانَ لِبَشَرٍ" قالت طائفة من اليهود للرسول صلى الله عليه وسلم: أتدعونا إلى عبادتك كما دعا المسيح النصارى؟ فنزلت (تفسیر القرآن)

فہم سلف نمبر 16: علامہ ناصر الدین أبو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: 685ھ) لکھتے ہیں:

وقيل (أن أبا رافع القرظي والسيد النجراني قالا: يا محمد أتريد أن نعبدك ونتخذك رباً. فقال: معاذ الله أن نعبد غير الله وأن نأمر بعبادة غير الله. فما بذلك بعثني ولا بذلك أمرني) فنزلت.

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وقيل (قال رجل يا رسول الله نسلم عليك كما يسلم بعضنا على بعض أفلا نسجد لك. قال: لا ينبغي أن يسجد لأحد مِن دُونِ الله ولكن أكرموا نبيكم واعرفوا الحق لأهله) (تفسير البيضاوی).

فہم سلف نمبر 17: علامہ عبد اللہ بن أحمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی: 710ھ) لکھتے ہیں:

"مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللهُ الكتاب" تكذيب لمن اعتقد عبادة عيسى عليه السلام وقيل قال رجل يا رسول الله نسلم عليك كما يسلم بعضنا على بعض أفلا نسجد لك قال لا ينبغي أن يسجد لأحد من دون الله ولكن أكرموا نبيكم واعرفوا الحق لأهله (تفسير النسفی)

فہم سلف نمبر 18: علامہ أبو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسی (المتوفی: 745ھ) لکھتے ہیں:

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِباداً لِي مِنْ دُونِ اللهِ رُوِيَ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ الْقُرَظِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم، حِينَ اجْتَمَعَتِ الْأَحْبَارُ مِنْ يَهُودَ. وَالْوَفْدُ مِنْ نَصَارَى نَجْرَانَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّمَا تُرِيدُ أَنْ نَعْبُدَكَ وَنَتَّخِذَكَ إِلَهاً كَمَا عَبَدَتِ النَّصَارَى عِيسَى؟

فَقَالَ الرَّئِيسُ مِنْ نصارى نجران: أَوَ ذاك تُرِيدُ يَا مُحَمَّدُ وَإِلَيْهِ تَدْعُونَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعَاذَ اللهِ مَا بِذَلِكَ أُمِرْتُ وَلَا إِلَيْهِ دَعَوْتُ. فَنَزَلَتْ.

وَقِيلَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! نُسَلِّمُ عَلَيْكَ كَمَا يُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ، أَفَلَا

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نَسْجُدُ لَكَ؟ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي أَنْ يُسْجَدَ لِأَحَدٍ مِنْ دُونِ اللهِ. وَلَكِنْ أَكْرِمُوا نَبِيَّكُمْ وَاعْرِفُوا الْحَقَّ لِأَهْلِهِ».

وَاخْتَلَفَ الْمُفَسِّرُونَ إِلَى مَنْ هِيَ الْإِشَارَةُ بِقَوْلِهِ: مَا كَانَ لِبَشَرٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَالرَّبِيعُ. وَابْنُ جُرَيْجٍ. وَجَمَاعَةٌ: الْإِشَارَةُ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَذَكَرُوا سَبَبَ النُّزُولِ الْمَذْكُورَ.

وَقَالَ النَّقَّاشُ. وَغَيْرُهُ: الْإِشَارَةُ إِلَى عِيسَى. وَالْآيَةُ رَادَّةٌ عَلَى النَّصَارَى الَّذِينَ قَالُوا: عِيسَى إِلَهٌ. وَادَّعَوْا أَنَّ عِبَادَتَهُ هِيَ شَرِيعَةٌ مُسْتَنَدَةٌ إِلَى أَوَامِرِهِ. (تفسیر البحر المحیط)

فہم سلف نمبر 20: علامہ ابو السعود العمادی محمد بن محمد مصطفیٰ (المتوفی: 982ھ) لکھتے ہیں:

مَا كَانَ لِبَشَرٍ بيانٌ لافترائهم على الأنبياءِ عليهم السلامُ حيث قال نصارى نجرانَ إنَّ عيسَى عليهِ السَّلامُ أمرنا أن نتخِذَه رباً حاشاه عليه السلام وإبطالٌ له إثرَ بيانِ افترائِهم على الله سبحانه وإبطالِه أي ما صح وما استقام لأحد وإنما قيل لِبَشَرٍ إشعاراً بعلة الحُكم فإن البشرية منافية للأمر الذي أسندوه الكفرةُ إليهم

أَن يُؤْتِيَهُ الله الكتاب الناطقَ بالحق الآمرَ بالتوحيد الناهيَ عن الإشراك..... قيل إن أبا رافعٍ القُرَظيّ والسيدَ النجرانيَّ قالا لرسول الله صلى الله عليه وسلم أتريد أن نعبُدَك ونتخِذَك رباً فقال عليه السلام معاذَ الله أن يُعبَدَ غيرُ الله تعالى وأن نأمرَ بعبادة غيرِه تعالى فما بذلك بعثني ولا بذلك أمرَني فنزلت وقيل قال رجلٌ من المسلمين يا رسول الله نسلِّم عليك كما يُسلِّم بعضُنا على بعض أفلا نسجُد لك قال عليه السلام لا ينبغي أن يُسجَدَ لأحد من دونِ الله تعالَى ولكن أكرِموا نبيَّكم واعرِفوا الحقَّ لأهله (تفسیر ابو سعود)

فہم سلف نمبر 21: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اكانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَاداً لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ تنزيه لأنبياء الله تعالى عليهم الصلاة والسلام إثر تنزيه الله تعالى عن نسبة ما افتراه أهل الكتاب إليه. وقيل: تكذيب وردّ على عبدة عيسى عليه السلام.

وأخرج ابن إسحق وغيره عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال أبو رافع القرظي حين اجتمعت الأحبار من اليهود والنصارى من أهل نجران عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ودعاهم إلى الإسلام: أتريد يا محمد أن نعبدك كما تعبد النصارى عيسى ابن مريم؟ فقال رجل من أهل نجران نصراني يقال له الرئيس: أو ذاك تريد منا يا محمد؟ فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: معاذ الله أن نعبد غير الله أو نأمر بعبادة غيره ما بذلك بعثني ولا بذلك أمرني فأنزل الله تعالى الآية.

وأخرج عبد بن حميد عن الحسن قال: بلغني أن رجلا قال: «يا رسول الله نسلم عليك كما يسلم بعضنا على بعض أفلا نسجد لك؟ قال: لا ولكن أكرموا نبيكم واعرفوا الحق لأهله فإنه لا ينبغي أن يسجد لأحد من دون الله تعالى» فنزلت.

وأخرج ابن أبي حاتم قال: كان ناس من يهود يتعبدون الناس من دون ربهم بتحريفهم كتاب الله تعالى عن موضعه فقال: ما كان لبشر إلخ. والمعنى ما يصح. وقيل: ما ينبغي. وقيل لا يجوز لأحد. وعبر بالبشر إيذانا بعلة الحكم فإن البشرية منافية للأمر الذي أسنده الكفرة إلى أولئك الكرام عليهم الصلاة والسلام. (تفسیر روح المعانی)

فہم سلف نمبر 22: علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیحی ابو الحسن، المعروف بالخازن (المتوفی: 741ھ) لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قوله عز وجل: مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ قيل إن نصارى نجران قالوا إن عيسى أمرهم أن يتخذوه ربا فقال الله تعالى ردا عليهم: ما كان لبشر يعني عيسى عليه السلام أن يؤتيه الله الكتاب يعني الإنجيل. وقال ابن عباس في قوله تعالى ما كان لبشر يعني محمدا صلى الله عليه وسلم أن يؤتيه الله الكتاب يعني القرآن وذلك أن أبا رافع من اليهود والسيد من نصارى نجران قالا: يا محمد تريد أن نعبدك ونتخذك ربا؟ قال معاذ الله أن آمر بعبادة غير الله وما بذلك أمرني۔ (تفسیر خازن)

دعوتِ فکر

تمام غالی صاحبان کے لیے مقام فکر و غور ہے کہ اس آیت کے شانِ نزول کی رو سے لفظ "من دون اللہ" سے مراد حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ و خاتم الانبیاء ﷺ ہیں۔ اور لفظ من دون اللہ کے عموم و شمول کی رو سے تمام انبیاء کرام اس پر 22 مفسرین کی تفصیلی عبارات ذکر کی گئی ہیں تصریحاتِ مفسرین صرف بطورِ تسلی کے ذکر کی گئی ہیں۔ اگر آیت مذکورہ کے کلمات پر ہی غور کر لیا جائے "مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ" ترجمہ: کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اسے کتاب اور حکم و پیغمبری دے "تو یہ امر روز روشن سے زیادہ واضح ہے کہ اسی آیت میں من دون اللہ سے بت مراد ہو سکتے ہی نہیں۔ جو شخص اس آیت میں بھی من دون اللہ سے مراد بت لے اس سے بڑا قرآن کا منکر اور زندیق اور کون ہو سکتا ہے۔ قرآنِ کریم کی اس نصِ صریح جاننے کے بعد بھی اگر کوئی بدبخت حضراتِ انبیاء کرام و مقربین کو من دون اللہ کے مفہوم میں داخل ہونے کو بے ادبی یا گستاخی قرار دیتا ہے تو اس سے بڑھ کر کوئی گمراہ نہیں ہو سکتا۔ آیت کو بار بار پڑھیں اور اپنے عقیدے کی اصلاح کی فکر فرمائیں۔

شاہد نمبر 5 (سورۃ الکہف آیت نمبر 102 تا 108)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ○ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ○ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ○ أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ○ ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۔ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ○ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا (سورۃ الکھف آیت نمبر 102 تا 108)

ترجمہ:: اب کیا سمجھتے ہیں کافر کہ ٹھہرائیں میرے بندوں کو میرے سوا کارساز (حاجت روا، مددگار) ہم نے تیار کیا ہے دوزخ کو کافروں کی مہمانی، تو کہہ ہم بتائیں تم کو کن کا کیا ہو گیا بہت برباد، وہ لوگ جن کی کوشش رائیگاں گئی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے رہے کہ اچھے کر رہے ہیں کام، وہی ہیں جو منکر ہوئے اپنے رب کی آیتوں کے اور اس کے ملنے سے سو برباد گیا ان کا کیا ہوا پھر نہ کھڑی کریں گے ہم ان کے واسطے قیامت کے دن تول، یہ بدلہ ان کا ہے دوزخ اس پر کہ منکر ہوئے اور ٹھہرایا میری باتوں اور میرے رسولوں کو ٹھٹھا، جو لوگ ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں بھلے کام ان کے واسطے ہے ٹھنڈی چھاؤں کے باغ مہمانی، یعنی ہمیشہ رہنے سے اکتائیں گے نہیں، ہر دم تازہ بتازہ نعمتیں ملی گی، کبھی خواہش نہ کریں گے کہ ہم کو یہاں سے منتقل کر دیا جائے۔

اشارات و فوائد

☆..... "عِبَادِي مِنْ دُونِي" عبادی کی اضافت تشریفی ہے اور آیت میں من دونی مقربین، انبیاء اور اولیاء کو قرار دیا گیا، جو شخص من دون اللہ کو بتوں کے ساتھ خاص مانتا ہے اور انبیاء و اولیاء پر من دون اللہ پر اطلاق کو بے ادبی اور گستاخی قرار دیتا ہے وہ قرآن پاک کی اس نص قطعی کا منکر ہے اور کفر کا مرتکب ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

☆..... ''اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا'' انبیاء اولیاء کو کارساز اور حاجت روا سمجھنے والوں کو اس آیت میں کافر کہا گیا ہے۔

انبیاء واولیاء کو کارساز اور حاجت روا سمجھنے والے مشرک ہیں اس لئے ان کے تمام نیک اعمال برباد کر دیئے جائیں گے۔

انبیاء واولیاء کو کارساز اور حاجت روا سمجھنے والے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہمارا یہ مشرکانہ عقیدہ عاشقانہ عقیدہ ہے حالانکہ وہ بغیر حساب وکتاب کے جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔

☆..... اللہ تعالیٰ کی آیات اور انبیاء ورسل کی توہین کفر ہے۔

☆..... جنت کا مستحق وہی ہے جس نے عقیدہ اور عمل کی اصلاح کر لی۔

تائید نمبر ۱: غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتا ہے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا کافروں کا یہ گمان ہے کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو دوست بنالیں گے۔ میرے بندوں سے مراد ہیں ملائکہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیز، اور اس آیت کا معنی یہ ہے کہ کیا ان کا یہ گمان ہے کہ یہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز بنالیں گی اور میری عبادت کے بجائے ان کی عبادت کریں گے اور میں ان کو کوئی سزا نہیں دوں گا، یا ان کا یہ عمل ان کو نفع دے گا۔ جو لوگ ملنے کے لئے آئیں ان کی خاطر تواضع کے لئے جو سامان تیار کیا جائے اور ان کو پیش کیا جائے اس کو نزول کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے کافروں کی مہمانی کے لئے جہنم کو تیار رکھا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کہیے کہ کیا ہم تم کو یہ خبر دیں کہ سب سے زیادہ نقصان دہ کام کن لوگوں کے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی تمام مساعی دنیا کی زندگی میں اکارت گئیں اور وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں۔

اس آیت میں یہ دلیل ہے کہ بعض لوگ کسی کام کو اچھا سمجھ کر کرتے ہیں حالانکہ اس کی وجہ سے ان کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ انسان کے اعمال کفر اور ارتداد کی وجہ سے ضائع ہوتے ہیں یا لوگوں کے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دکھانے اور انہیں سنانے کے لئے عمل کرنے کی وجہ سے ان کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس آیت میں اس سے مراد کفر ہے۔ (تبیان القرآن)

تائید نمبر2: مولوی نعیم الدین مرادآبادی لکھتا ہے:

تفسیر: مثل حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر وملائکہ کے۔ (خزائن العرفان)

تائید نمبر3: مفتی احمد یار خان گجراتی لکھتا ہے:

یہود نصاریٰ یا تمام کفار۔ یعنی حضرت عزیر (علیہ السلام) کا یا بتوں کو کیونکہ سب ہی اللہ کے بندے ہیں۔ خیال رہے کہ دون کے لغوی معنی ہیں قصر، (مفردات راغب) یعنی علیحدگی اور کٹ جانا، رب فرماتا ہے، ومقصرین، لہذا من دون اللہ وہ ہے جو خدا سے علیحدہ ہو کٹا ہوا ہو یعنی بے تعلق پھر من دون اللہ، دو قسم کے ہیں۔ واقعی اور کفار کے عقیدے میں واقعی من دون اللہ تو بت وغیرہ ہیں دوسرے من دون اللہ۔ وہ نبی ہیں جن میں کفار نے خدائی مان کر رب سے تعلق مان لیا، جیسے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) عیسائیوں کے عقیدے میں، لہذا یہ انبیاء ان کے عقیدے میں تو من دون اللہ ہیں مگر واقع میں اولیاء اللہ۔ اسی لیے رب نے انبیاء کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا، باذنی یا باذن اللہ۔ نبی کو رب کا بندہ اور اس سے متعلق مانو تو وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ ادھر سے بے تعلق ہو کر کچھ نہیں کر سکتے۔ بجلی کا تار پاور ہاؤس سے متعلق ہو کر سب کچھ کر سکتا ہے۔ اس سے کٹ کر کچھ نہیں کر سکتا، رب فرماتا ہے، ووجد من دونہما، نیز فرماتا ہے، فاتخذت من دونہم حجابا۔ اور فرماتا ہے، خالصۃ الک من دون المومنین۔ اور فرماتا ہے، ومن دونہما جنتان۔ ان سب آیات میں دون بمعنی علیحدہ جدا اور دور ہے۔

قرآن کریم میں اکثر من دون اللہ مردود ان بارگاہ الٰہی پر بولا جاتا ہے، اولیاء اللہ خدا کے پیارے ہیں اولیاء من دون اللہ وہ بت اور دشمنان خدا ہیں جنہیں مشرکین نے معبود بنا رکھا تھا رب فرماتا ہے اذ ددعوا شہدائکم من دون اللہ نیز فرماتا ہے، انکم وما تعبدون من دون اللہ ان سب

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آیتوں میں بت ہی مراد ہیں رب فرماتا ہے، افتتخذونه وذريته اولياء من دونی۔ اور فرماتا ہے، اولیئھم الطاغوت یہاں دون سے مراد مقابل ہے اولیاء اللہ اور انبیاء کرام کو اس آیت سے کوئی نسبت نہیں یا آیت کا مقصد یہ ہے کہ مجھے ناراض کر کے میرے نبیوں کو دوست بنانے کا دعوی کرتے ہیں، یا یہ مطلب ہے کہ میرے نبیوں، ولیوں، کو معبود بناتے ہیں، معلوم ہوا کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت کرنی کفر ہے خواہ نبی ولی کی پوجا کی جاوے یا بتوں کی معبود صرف رب تعالیٰ ہی ہے کافروں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ (نور العرفان)

تحریف گجراتی

مفتی صاحب کی تحریف اور بد حواسی ملاحظہ فرمائیں ایک طرف من دون اللہ سے مُراد حضرت عیسیٰؑ وحضرت عزیر اور انبیاء کرام لے رہا ہے اور پھر ساتھ یہ بھی لکھ رہا ہے کہ من دون اللہ مردود ان بارگاہِ الٰہی پر بولا جاتا ہے۔ من دون اللہ سے مراد بت ہیں، پھر آخر میں یا یہ مطلب ہے کہ میرے نبیوں ولیوں کو معبود بناتے ہیں لکھ کر انبیاء اور اولیاء کو خود من دون اللہ قرار دے دیا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

تائید نمبر 4: مفتی مظہر اللہ دہلوی لکھتا ہے:

اس آیت میں فرمایا ایسے لوگ شیطان کے بہکانے سے یہ سمجھتے ہیں کہ جن نیک لوگوں کی مورتوں (مجسموں) کی پوجا دنیا میں کرتے ہیں، عقبیٰ میں بھی نیک لوگ ان بت پرستوں کے کام آویں گے۔ پھر فرمایا یہ سمجھ ان لوگوں کی بڑی نادانی کی بات ہے۔ عقبیٰ میں وہ نیک لوگ ان کی بت پرستی سے بیزاری ظاہر کریں گے، اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آخرت میں مشرک کی کسی طرح بخشش نہیں۔ اس واسطے ایسے لوگوں کی مہمانی کے واسطے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

(تفسیر مظہر القرآن)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نوٹ: مفتی صاحب کے اقرار سے ثابت ہوا کہ بت کو بحیثیت بت نہیں پوجا جاتا بلکہ جن نیک ہستیوں کی صورتوں پر بت بنائے جاتے ہیں اصل مقصود نیک ہستیاں ہی ہوتی ہیں اور بتوں کے پجاریوں کا عقیدہ یہی ہوتا ہے کہ جب ہم ان صورتوں کی تعظیم کریں گے تو جن نیک ہستیوں کی یہ صورتیں ہیں وہ خوش ہو کر ہمارے کام کر دیں گے یا کروا دیں گے۔

التماس:

غالی صاحبان سے گزارش ہے کہ اپنے اکابر کی تائیدی عبارات کو غور سے پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں نعیم الدین مرادآبادی، مفتی احمد یار گجراتی، غلام رسول سعیدی، مظہر اللہ دہلوی وغیرہ اکابر بریلویہ تسلیم کر چکے ہیں کہ اس آیت میں عبادی من دونی سے مراد حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ وغیرہ انبیاء کرام اور نیک بزرگ ہیں جن کو مشرکین کارساز سمجھ کے پوجتے ہیں۔ اگر غالی صاحبان کا غالیانہ فتویٰ کہ من دون اللہ سے مراد انبیاء اولیاء لینا بے ادبی اور گستاخی ہے کو درست تسلیم کر لیا جائے تو مذکورہ بالا سب بریلوی اکابر گستاخِ رسول ﷺ اور بے ادب یہودی قرار پائیں گے۔ اور اگر غالیوں کا غالیانہ فتویٰ درست تسلیم نہ کیا جائے تو غالی صاحبان خود منکرین قرآن قرار پا کر زندیق ٹھہریں گے۔

فہم سلف نمبر ۱: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: یعنی کیا منکرین یہ گمان کرتے ہیں کہ میرے خاص بندوں (مسیح، عزیر، روح القدس، فرشتوں) کی پرستش کر کے اپنی حمایت میں کھڑا کر لیں گے۔ (كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا (19۔ مریم:82) (ہرگز نہیں! وہ خود تمہاری حرکات سے بیزاری کا اظہار فرمائیں گے اور تمہارے مقابل مدعی بن کر کھڑے ہوں گے)

یعنی اس دھوکہ میں مت رہنا! وہاں تم کو کوئی نہیں پوچھے گا۔ ہاں ہم تمہاری مہمانی کریں گے۔ دوزخ کی آگ اور قسم قسم کے عذاب سے (اعاذنا اللہ منھا) (تفسیر عثمانی)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر2: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، أبو جعفر الطبریؒ (المتوفی: 310ھ) لکھتے ہیں:

يقول عزّ ذكره: أفظن الذين كفروا بالله من عبدة الملائكة والمسيح. أن يتخذوا عبادي الذين عبدوهم من دون الله أولياء. يقول كلا بل هم لهم أعداء۔

یعنی الَّذِينَ كَفَرُوا سے مراد حضرت عیسیٰؑ اور فرشتوں کے پجاری ہیں اور عبادی سے مراد وہ ہستیاں ہیں جن کی انہوں نے عبادت کی اللہ تعالیٰ کے سوا..... يعني من يعبد المسيح ابن مريم والملائكة. وهم عباد الله. ولم يكونوا للكفار أولياء. (تفسیر الطبری)

یعنی کافروں سے مراد وہ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ اور فرشتوں کی عبادت کی اور انہیں کارساز سمجھا حالانکہ وہ اللہ کے بندے ہیں نہ کہ کافروں کے لیے کارساز۔

فہم سلف نمبر3: علامہ أبو الليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندیؒ (المتوفی: 373ھ) لکھتے ہیں:

ويقال: ومعناه أفيظن الذين كفروا أن يعبدوا عبادي. يعني: الملائكة وعزيراً والمسيح. مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ۔ (تفسیر بحر العلوم)

یعنی عبادی سے مراد فرشتے، حضرت عزیرؑ اور حضرت عیسیٰؑ ہیں۔

فہم سلف نمبر4: علامہ أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعیؒ (المتوفی: 510ھ) لکھتے ہیں:

أَفَحَسِبَ. أَفَظَنَّ. الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ. أَرْبَابًا يُرِيدُ بِالْعِبَادِ عِيسَى وَالْمَلَائِكَةَ. كَلَّا بَلْ هُمْ لَهُمْ أَعْدَاءٌ وَيَتَبَرَّؤُونَ مِنْهُمْ. (تفسیر بغوی)

یعنی کیا گمان کیا کافروں نے جنہوں نے بنایا میرے بندوں کو میرے سوا کارساز مراد بندوں سے عیسیٰ اور فرشتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ بندے ان کے دشمن ہونگے اور ان سے بیزاری کرتے ہوں گے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر5: علامہ أبو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الأندلسی المحاربیؒ (المتوفی: 542ھ) لکھتے ہیں:

وقال جمهور المفسرين يريد كل من عبد من دون الله كالملائكة وعزير وعيسى. (تفسیر المحرر الوجیز)

یعنی جمہور مفسرین نے کہا عبادی من دونی سے مراد ہر وہ ہستی ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت (پکار، نذر نیاز، منت منوتی) کی گئی، مثلاً فرشتے، حضرت عزیرؑ، حضرت عیسیٰ۔

فہم سلف نمبر6: علامہ جمال الدین أبو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزیؒ (المتوفی: 597ھ) لکھتے ہیں:

والثالث: الملائكة والمسيح وعزير وسائر المعبودات من دونه، (تفسیر زاد المسیر)

یعنی تیسرا قول یہ ہے عبادی من دونی سے مراد فرشتے، حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہر وہ ہستی جس کی پوجا کی گئی۔

فہم سلف نمبر7: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازیؒ (المتوفی: 660ھ) لکھتے ہیں:

الْمَسْأَلَةُ الثَّالِثَةُ: فِي الْعِبَادِ أَقْوَالٌ قِيلَ: أَرَادَ عِيسَى وَالْمَلَائِكَةَ، (تفسیر الکبیر)

یعنی تیسرا مسئلہ عباد میں کئی اقوال ہیں کہا گیا ہے کہ عباد سے مراد حضرت عیسیٰ اور فرشتے ہیں۔

فہم سلف نمبر8: علامہ ناصر الدین أبو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاویؒ (المتوفی: 685ھ) لکھتے ہیں:

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أفظنوا والاستفهام للإنكار. أَنْ يَتَّخِذُوا عِبادِي اتخاذهم الملائكة والمسيح مِنْ دُونِي أَوْلِياءَ (تفسیر البیضاوی)

یعنی "أَفَحَسِبَ" بمعنی أفظنوا ہے اور استفہام انکاری ہے، عبادی سے مراد فرشتے، اور حضرت عیسیٰ ہیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

☆☆☆☆

فہم سلف نمبر9: علامہ عبد اللہ بن أحمد بن محمود حافظ الدین النسفی (المتوفی: 710ھ) لکھتے ہیں:

أَفَحَسِبَ الذين كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاء أي أفظن الكفار اتخاذهم عبادي يعني الملائكة وعيسى عليهم السلام أولياء نافعهم بئس ما ظنوا (تفسیر النسفی)

یعنی عبادی سے مراد فرشتے اور حضرت عیسیٰ ہیں

فہم سلف نمبر10: علامہ أبو حيان محمد بن يوسف بن علي بن يوسف بن حيان أثير الدين الأندلسي (المتوفی: 745ھ) لکھتے ہیں:

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ مَنْ عَبَدَ الملائكة وعزيزا وَالْمَسِيحَ وَاتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ (تفسیر البحر المحیط)

یعنی کیا گمان کیا کافروں نے۔ کافروں سے مراد وہ ہیں جنہوں نے فرشتوں، حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ کی پوجا کی۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کارساز ٹھہرایا۔

فہم سلف نمبر11: علامہ جلال الدین لکھتے ہیں:

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي أَيْ مَلَائِكَتِي وَعِيسَى وَعُزَيْرًا مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ (تفسیر جلالین)

عبادی یعنی کیا گمان کیا کافروں نے کہ ٹھہرایا میرے بندوں میرے فرشتوں اور حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کو میرے سوا بگڑی بنانے والا۔

فہم سلف نمبر12: علامہ أبو السعود العمادی محمد بن محمد مصطفیٰ (المتوفی: 982ھ) لکھتے ہیں:

أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي من الملائكة وعيسى وعُزيرٍ عليهم السلام وهم تحت سلطاني وملكوتي أَوْلِيَاء معبودين ينصُرونهم من بأسي (تفسیر ابی سعود)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عبادی من دونی یعنی فرشتے، حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر حالانکہ وہ میرے حکم کے تابع ہیں، اولیاء سے مراد کارساز جو اللہ کی پکڑ سے ان کے مدد کریں۔

فہم سلف نمبر13: علامہ إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي الحنفي الخلوتي, المولى أبو الفداء (المتوفى: 1127ھ) لکھتے ہیں:

وظنوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبادِي من الملائكة وعيسى وعزير وهم تحت سلطاني وملكوتي مِنْ دُونِي مجاوزين إياي اى تاركين عبادتي أَوْلِياءَ معبودين ينصرونهم من بأسي (تفسیر روح البیان)

یعنی عبادی سے مراد فرشتے، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر ہیں، من دونی کا معنی مجھ سے تجاوز کرنے والے میری عبادت کو چھوڑنے والے، اولیاء کا معنی فریادرس جو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے چھڑالیں۔

فہم سلف نمبر14: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی" لکھتے ہیں:

أَفَحَسِبَ يعنى أفظن الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبادِي يعنى الملئكة والمسيح وعزيرا (تفسیر المظہری)

یعنی عبادی سے مراد فرشتے،، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر ہیں۔

فہم سلف نمبر15: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی" (المتوفى: 1270ھ) لکھتے ہیں:

أَنْ يَتَّخِذُوا عِبادِي من الملائكة وعيسى ونحوهم عليهم السلام من المقربين كما تشعر به الإضافة فإن الأكثر أن تكون في مثل هذا اللفظ لتشريف المضاف.

واقتصر قتادة في المراد من ذلك على الملائكة. والظاهر إرادة ما يعمهم وغيرهم ممن ذكرنا واختاره أبو حيان وغيره. وروي عن ابن عباس أن المراد منه الشياطين وفيه بعد ولعل الرواية لا تصح. وعن مقاتل أن المراد الأصنام وهو كما ترى. وجوز بعض

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

المحققین أن یراد ما یعم المذکورین والأصنام وسائر المعبودات الباطلة من الکواکب وغیرها تغلیبا۔ (تفسیر روح المعانی)

یعنی عبادی سے مراد فرشتے حضرت عیسیٰ اوران جیسے مقربین (انبیاء واولیاء) جیسا کہ اضافت سے سمجھا گیا ہے، کیونکہ اکثراس طرح کی اضافت تشریفی ہوا کرتی ہے، قتادۃ نے فرشتے مراد لینے پر اکتفا کیا ہے حالانکہ ظاہر ہے مراد فرشتے بھی ہیں اور فرشتوں کے علاوہ جن کو ہم نے ذکر کیا وہ بھی مراد ہیں اس کو ابوحیان وغیرہ نے اختیار کیا، ابن عباس سے روایت کیا گیا کہ اس سے مراد شیاطین ہیں اور یہ درست نہیں ہے اور ہو سکتا ہے یہ روایت ہی صحیح نہ ہو اور مقاتل سے مروی ہے کہ مراد بت ہیں اور وہ بھی ایسے ہے جس کو تو سمجھتا ہے یعنی درست نہیں ہے، اور بعض محققین نے جائز رکھا ہے کہ مراد عام ہو مذکورین (فرشتے، انبیاء) اور اصنام سب کو بطورِ تغلیب کے شامل ہو۔

فہم سلف نمبر 16: علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیحی أبو الحسن، المعروف بالخازن (المتوفی: 741ھ) لکھتے ہیں:

قوله تعالى أَفَحَسِبَ أي أفظن الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبادِي مِنْ دُونِي أَوْلِياءَ يعني أربابا يريد عيسى والملائكة. بل هم لهم أعداء يتبرؤون منهم (تفسیر الخازن)

یعنی عبادی مِنْ دُونِي سے مراد حضرت عیسیٰ اور فرشتے ہیں۔

دعوت فکر:

تمام غالی صاحبان کو دعوت دی جاتی ہے کہ اس آیت کے کلماتِ مبارکہ پر غور فرمائیں۔ اور اس پر 16 مفسرین کی تفصیلی عبارات کو بھی بار بار پڑھیں جنہوں نے عبادی من دونی سے مراد حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ وغیرہ حضراتِ انبیاء کرام اور فرشتے لئے ہیں۔ جب حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ وغیرہ انبیاء کرام من دون اللہ کے مفہوم میں داخل ہیں تو حضرت علیؓ، بارہ امام، پیرانِ پیرؒ وغیرہ اولیاء کو اس آیت سے کس ضابطے کی بنیاد پر خارج کیا جا سکتا ہے۔ حضرات انبیاء کرام واولیاء کرام کو من دون

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اللہ کا فرد سمجھنے والوں کو خارجیوں اور یہودیوں سے بدتر قرار دینے والے۔ حضرات مفسرین کی تصریحات کو بار بار پڑھیں اور اپنے اس ظالمانہ فتویٰ سے رجوع کا اعلان کریں ورنہ اُن کے اس وحشیانہ فتویٰ کی زد سے اکابرین اہل السنت سے کوئی بھی محفوظ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ غور و فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شاہد نمبر6 (سورۃ التوبۃ آیت نمبر29 تا31)

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ○ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ○ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ (سورۃ التوبۃ آیت نمبر29 تا31)

پیر کرم شاہ الازہری لکھتا ہے: ترجمہ: جنگ کرو ان لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ پر اور نہ روز قیامت پر اور نہیں حرام سمجھتے جسے حرام کیا ہے اللہ نے اور اس کے رسول نے اور نہ قبول کرتے ہیں سچے دین کو ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ جزیہ دے اپنے ہاتھ سے اس حال میں کہ وہ مغلوب ہوں۔ اور کہا یہود نے کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور کہا نصرانیوں نے کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کی (بے سروپا) بات ہے انکے مونہوں سے نکلی ہوئی نقل اتار رہے ہیں ان لوگوں کے قول کی جنہوں نے کفر کیا پہلے ہلاک کرے انھیں اللہ تعالیٰ، کدھر بھٹکے چلے جا رہے ہیں۔ انھوں نے بنالیا اپنے پادریوں اور اپنے راہبوں کو (اپنے) پروردگار اللہ کو چھوڑ کر اور مسیح فرزند مریم کو بھی۔ حالانکہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نہیں حکم دیا گیا تھا انھیں بجز اس کے کہ وہ عبادت کریں (صرف) ایک خدا کی۔ نہیں کوئی خدا بغیر اس کے وہ پاک ہے اس سے جسے وہ اس کا شریک بناتے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

اشارات و فوائد

1. ان آیات مبارکہ میں سات وجوہاتِ قتال کا بیان ہے۔

☆.... وجہ اوّل: انکارِ توحید، وجہ دوم: انکارِ قیامت، وجہ سوم: غیر اللہ کو متصرف سمجھ کر ان کی تحریمیں کرنا اور ان کے نام کی نذر و نیاز دینا وجہ چہارم: قوانینِ شریعت کا انکار، وجہ پنجم ششم: انبیاء کو متصرف سمجھنا، وجہ ہفتم: اکابر کی اندھی تقلید

2. آیت 31 میں پیروں، مولویوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو من دون اللہ فرمایا گیا جو لوگ لفظِ من دون اللہ کو بتوں کے ساتھ خاص مانتے ہیں اور پیروں فقیروں وغیرہ کو من دون اللہ کافر نہیں سمجھتے وہ اس نص قطعی کے قطعی منکر ہیں۔ اور مرتکبِ کفر ہیں۔

3. ''لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ'' مراد یہود ہیں حالانکہ یہود وجودِ باری کو مانتے تھے تو معلوم ہوا کہ قرآن کی اصطلاح میں توحید کے منکر کو کافر باللہ اور لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ کہا جاتا ہے۔

4. ''لَا يُحَرِّمُونَ'' سے معلوم ہوا کہ حرام قطعی کو حلال سمجھنا کفر ہے۔

5. ''هُمْ صَاغِرُونَ'' سے معلوم ہوا کہ مشرک کی توہین اور تذلیل مطلوب و محمود ہے۔

6. ''وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ'' سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ انبیاء پرست مشرک تھے

7. ''يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ'' سے معلوم ہوا کہ مشرکین کے شرک کا سبب اپنے اکابر کی اندھی تقلید تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عقائد میں یا نصوص کے مقابلہ میں کسی کی تقلید کرنا شریعت میں حرام اور طریقہ یہود ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

8. ''اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ'' سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ نے بڑے بڑے پیروں اور بڑے بڑے علماء کو ربوبیت کا درجہ دیا۔ جس کی ایک صورت کا بیان حدیثِ عدی میں ہے اس روایت میں بطورِ حصر کے آیت کے مفہوم کو بند کرنا قطعاً درست نہیں۔ جیسا کہ سیاق وسباق سے ظاہر ہے۔ نیز مسلم میں یہ تصریح بھی موجود ہے اذامات فیھم الرجل الصالح اوالعبد الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا... الحدیث کہ جب ان میں کوئی مرد صالح یا نیک بندہ مر جاتا تو اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے۔

9. ''وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا'' سے معلوم ہوا کہ تمام کتبِ الٰہیہ کا مقصودی مضمون ایک تھا اور وہ یہ کہ الٰہ ایک ہے اسی ہی کو حاجتوں میں پکارو۔

10. ''سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ'' سے معلوم ہوا کہ جیسے بت کا پجاری مشرک ہے اسی طرح انبیاء واولیاء کی پوجا کرنے والا بھی قطعی مشرک ہے خصوصیت معبود کا اعتبار نہیں، یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک معاملہ بت کے ساتھ کیا جائے تو شرک ہو اور وہی معاملہ کسی نیک ہستی کے ساتھ کیا جائے تو شرک نہ بنے ایسا ہرگز نہیں جو چیز شرک ہے وہ کسی بھی مخلوق میں ماننا شرک ہی ہو گا۔

تائید: غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

تفسیر: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور پیروں کو خدا بنا لیا ہے اور مسیح ابن مریم کو (بھی) حالانکہ ان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ یہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں، اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے وہ ان کے خود ساختہ شرکاء سے پاک ہے (التوبہ: ۳۱)

اس سے پہلی آیت میں یہودیوں کی یہ بد عقیدگی بیان فرمائی تھی کہ انہوں نے عزیر کو ابن اللہ کہا اور اس آیت میں ان کی یہ بد اعمالی بیان فرمائی ہے کہ انہوں نے اپنے احبار اور رہبان کو خدا بنا رکھا تھا۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

احبار اور رہبان کا معنی: امام ابو عبید متوفی ۲۲۴ھ نے لکھا ہے کہ احبار، حبر کی جمع ہے۔ حبر عالم کو کہتے ہیں، کعب کو حبر کہا جاتا تھا۔ (غریب الحدیث ج ۱ ص ۶۰)۔ علامہ راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ھ نے لکھا ہے حبر کا معنی ہے: نیک اثر اور اچھی نشانی۔ جب علماء لوگوں کے دلوں میں اپنے علوم سے اچھے تاثرات اور اپنے افعال کے نیک آثار چھوڑتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی نیکیوں کی اقتداء کی جاتی ہے تو ان کو احبار کہتے ہیں، اسی وجہ سے حضرت عمر (رض) نے فرمایا: علماء تو قیامت تک باقی رہیں گے اور احبار کم ہو گئے اور ان کے آثار دلوں میں موجود ہیں۔ (المفردات ج ۱ ص ۱۳۸)۔ نیز علامہ راغب نے لکھا ہے کہ رہب کا معنی ہے گھبراہٹ کے ساتھ ڈر اور خوف، اور راہب کا معنی ہے اللہ سے ڈرنے والا اور رہبان راہب کی جمع ہے۔ (المفردات ج ۱ ص ۲۶۹) امام فخر الدین رازی المتوفی ۶۰۶ھ نے لکھا ہے کہ حبر اس عالم کو کہتے ہیں جو عمدہ بیان کرتا ہو اور راہب اس شخص کو کہتے ہیں جس کے دل میں خوف خدا جاگزیں ہو اور اس کے چہرے اور لباس سے خوف خدا ظاہر ہوتا ہو، اور عرف میں احبار کا لفظ علماء یہود کے ساتھ خاص ہے اور رہبان کا لفظ ان علماء نصاریٰ کے ساتھ خاص ہے جو گرجوں میں رہتے ہیں۔ (تفسیر کبیر ج ۴ ص ۱۳۱۔ ۳۰)

قرآن اور حدیث کے مقابلہ میں اپنے دینی پیشوائوں کو ترجیح دینے کی مذمت: حضرت حذیفہ (رض) سے سوال کیا گیا کہ کیا یہودیوں نے اپنے احبار (علماء) کی اور عیسائیوں نے اپنے رہبان (گرجا میں رہنے والے علماء) کی عبادت کی تھی؟ اور اس آیت کی کیا توجیہ ہے؟ انہوں نے کہا: انہوں نے اپنے علماء کی عبادت نہیں کی لیکن جب وہ ان کے لیے حرام کو حلال کر دیتے تو وہ اس کو حلال کہتے اور جب وہ ان کے لیے حلال کو حرام کر دیتے تو وہ اس کو حرام کہتے تھے اور یہی ان کا اپنے علماء کو خدا بنانا تھا۔ (الجامع لاحکام القرآن: جز ۸ ص ۵۴، مطبوعہ بیروت)۔ حضرت عدی بن حاتم (رض) بیان کرتے ہیں کہ میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت میری گردن میں سونے کی صلیب تھی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے عدی! اس بت کو اتار پھینک دو، میں نے آپ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس آیت کے متعلق پوچھا: اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم (تبیان القرآن)

التماس:

نیل صاحبان سے اپیل ہے کہ آیت کے کلمات مبارکہ اور محقق سعیدی کی تائیدی عبارت پر توجہ فرمائیں۔ کیا اس آیت میں لفظ "من دون اللہ" کو بتوں کے ساتھ خاص کیا جاسکتا ہے؟ کیا "أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ" کا معنی کسی لغت میں بت دستیاب ہو سکتا ہے؟۔ کیا اس آیت میں من دون اللہ سے مراد بت مراد لینے والا مسلمان کہلوانے کا مستحق قرار دیا جاسکتا ہے۔ آیت کو بار بار پڑھیں اور ان سوالات کا دیانتداری سے جواب تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس آیت میں مذکور لفظ من دون اللہ کو بتوں کے ساتھ خاص کرنے والا اس نص قطعی کا منکر ہو کر زندیق قرار پائے گا۔

فہم سلف: علامہ عبدالحق حقانی" لکھتے ہیں:

تفسیر: اسلام میں بھی جو اپنے مشائخ اور ان کی قبور سے ایسا کرتے ہیں کہ ان کو سجدہ کرتے اور قاضی الحاجات جانتے اور خلافِ شریعت باتوں کو مانتے ہیں اسی میں داخل ہیں۔ اتخذوا احبارہم.....الخ (تفسیر حقانی)

شاہد نمبر 7 (سورہ یونس آیت نمبر 18)

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ۔ (سورہ یونس آیت نمبر 18)

ترجمہ: اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت (پکار، نذر و نیاز وغیرہ) کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکیں (ترکِ عبادت کی صورت میں) اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں (عبادت کرنے کی صورت میں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

)اور (عذر و تاویل کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں (ہماری ان کے آگے اوران کی اللہ تعالیٰ کے آگے) آپ کہہ دیجئے (ردِ تاویل کے طور پر) کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اس کو معلوم نہیں (ایسی چیزوں کا وجود ہی نہیں) نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک ہے اور برتر ہے ان لوگوں کے شرک سے۔

اشارات و فوائد

☆..... اس آیت کریمہ سے قبل آیت 12 میں دعا، پکار کا مسئلہ بیان ہوا اس کے بعد غیر اللہ کو پکارنے والوں پر اتمامِ حجت اور ان کے بارے میں سنت اللہ کا بیان ہوا، پھر نصابِ توحید یعنی قرآن سے مشرکین کی عداوت اور مکذبین قرآن پر زجر کا بیان ہوا۔ اور اس آیت میں بیانِ توحید بطورِ ثمرہ کے ذکر کیا گیا۔ آیت 19 میں زجر، 20 میں شکوہ، 21 میں زجر بر مشرکین اور 22 میں پھر مسئلہ دعا، پکار کا بیان ہوا۔ تو سیاق و سباق کے مطابق اس آیت میں عبادت سے مراد حاجات میں پکارنا ہے، نیز "مَالَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ" کے کلمات طیبات بھی متعین کر رہے ہیں کہ آیت مبارکہ میں عبادت سے مراد پکار ہے۔

☆..... "وَيَقُولُونَ" سے معلوم ہوا کہ مشرک ہمیشہ اپنے شرک کی تاویل کرتا ہے، اور ان عند اللہ مشرک کی تاویل معتبر نہیں شرک خواہ کسی تاویل سے بھی کیا جائے شرک ہی ہوگا اور ہمیشہ جہنم میں رہنے کا سبب ہوگا۔

☆..... "هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا" سے تین اُمور واضح ہوئے۔ ☆... ایک یہ کہ مشرکین اپنے مذعومہ معبودوں کو واجب الوجود نہیں سمجھتے تھے لیکن پھر بھی مشرک تھے۔ ☆..... دوسرا یہ کہ مشرکین اپنے معبودوں کو ذات و صفات میں اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں سمجھتے تھے لیکن پھر بھی مشرک تھے ☆..... تیسرا یہ کہ مشرکین اپنے معبودوں کو اللہ تعالیٰ کا محتاج سمجھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے مقابل نہیں پوجتے تھے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کا وسیلہ سمجھ کر پوجتے تھے۔ تو معلوم ہوا کہ شرک کے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لیے یہ ضروری نہیں کہ کسی مخلوق کو واجب الوجود ذات وصفات میں اللہ تعالیٰ کے برابر یا اللہ تعالیٰ کے مقابل سمجھا جائے۔ بلکہ شفاعتِ قہری کے عقیدہ اور وسیلہ سمجھ کر کسی مخلوق کی کسی ہستی کو مافوق الاسباب اُمور میں پکارنا اور یہ سمجھنا کہ یہ پیر فقیر اللہ تعالیٰ کے دربار کے مختار ہیں، بعض ہماری حاجتیں خود پوری کر دیتے ہیں اور بعض اللہ تعالیٰ سے پوری کرا دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی محبت میں ان کی کوئی بات رد نہیں کر سکتا، یہی مشرکین مکہ کا شرک تھا، جیسے آجکل کے غالی قبر پرست انبیاء واولیاء کی قبروں پر جاتے ہیں، سماع عادی کا عقیدہ رکھ کر ان کو پکارتے ہیں، ان کے نام کی نیازیں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ، یا ولی اللہ، یا معین الدین وغیرہ میری فلاں حاجت پوری کر دے یا اللہ تعالیٰ سے پوری کرا دے وغیرہ وغیرہ۔

تائید: قلم رسول سعیدی لکھتا ہے:

انہوں نے نبیوں اور بزرگوں کی صورتوں کے مطابق بت تراش لیے اور ان کا یہ عقیدہ تھا کہ جب وہ ان بتوں کی عبادت کریں گے تو وہ بت اللہ تعالیٰ کے پاس ان کی شفاعت کریں گے۔ اس زمانہ میں اس کی نظیر یہ ہے کہ اس زمانہ میں بہت لوگ بزرگوں کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں اور ان کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ جب وہ ان کی قبروں کی تعظیم کریں گے تو وہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے پاس ان کی شفاعت کریں گے (غالباً امام رازی کی مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو قبروں کی تعظیم میں غلو کرتے ہیں۔ مثلاً قبروں کا طواف کرتے ہیں، حد رکوع تک قبروں کے آگے جھکتے ہیں، قبروں کو سجدہ کرتے ہیں اور صاحب قبر کی نذر مانتے ہیں (تبیان القرآن)

التماس:

غالی صاحبان سے التماس ہے کہ آیت مذکورہ کا ترجمہ اور محقق سعیدی کی تائیدی عبارت میں بار بار غور فرمائیں۔ محقق سعیدی نے تصریح کی ہے کہ اس آیت میں من دون اللہ کے مفہوم میں انبیاء و اولیاء کرام داخل ہیں۔ اور جس طرح انبیاء کرام کی صورتیں بنا کر ان کو سفارشی سمجھنے والے مشرک

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہیں۔اسی طرح انبیاء اولیاء کرام کی قبروں کی تعظیم میں غلو کرنے والے بھی اس آیت کی رو سے مشرک ہیں۔اگرچہ محقق سعیدی نے عبارت مذکورہ تفسیر کبیر سے سرقہ کی ہے۔اوراس میں بھی عادت سے مجبور ہو کر تحریف کی ہے۔اور یہ ترجمہ لکھ دیا ہے کہ انہوں نے نبیوں اور بزرگوں کی صورتوں کے مطابق بت تراش لیے اور ان کا یہ عقیدہ تھا کہ جب وہ ان بتوں کی عبادت کریں گے تو وہ بت اللہ تعالیٰ کے پاس ان کی شفاعت کریں گے۔حالانکہ تفسیر کبیر کی عبارت میں یہ ہے کہ وہ ان انبیاء واولیاء کرام کی مورتیوں کی تعظیم اس عقیدہ سے کرتے تھے کہ وہ اکابر (انبیاء واولیاء) ان کی سفارش کریں۔(اصل عبارت عنقریب آرہی ہے۔ازراقم)

فہم سلف نمبر1: علامہ عبدالحق حقانی دہلویؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: لایفلح المجرمون کے بعد ان کے جرم صریح اور اعتقاد قبیح کی تصریح فرماتا ہے کہ یعبدون ...الخ خدا کے سوا ایسی بے سود چیزوں کی عبادت کرتے ہیں کہ نہ ان کو کچھ نفع دے سکتی ہیں عبادت کرنے سے نہ نقصان ترک عبادت سے اور اپنے زعم فاسد میں ان کا ان سے یہ نفع خیال کرنا بھی غلط ہی ہے۔هٰؤُلَا شفاؤنا عند اللّٰه یہ ہماری خدا کے ہاں سفارش کرتے ہیں ہم ان مورتوں یا اپنے بزرگوں سے مانگتے ہیں وہ اللہ سے سفارش کر کے ہمارے مطالب دلاتے ہیں کیونکہ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰه... الخ جب اللہ ہی کے علم میں ایسے سفارشیوں کا وجود نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں تو پھر تم کہاں سے خدا کے سفارشی بتلا رہے ہو۔سبحانہ....الخ (تفسیر حقانی)

فہم سلف نمبر2: علامہ عبدالماجد دریا آبادیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: اس آیت میں تمام مشرک قوموں کے معبودان باطل کی بے حقیقتی بیان کی ہے اور ان کا یہ جھوٹا عذر بھی کہ ہم ان دیویوں دیوتاؤں کو کچھ مستقلا متصرف فی الکائنات اور خدا تھوڑے ہی مانتے ہیں ہم تو ان کی حیثیت مستقل شفیع کی مانتے ہیں۔عرب کے مشرکین کی طرح یہی عقیدہ عیسائیوں کا بھی ہے۔ مسیحی پرستی کے سلسلہ میں تو کھلا ہوا اور سب کا اور اولیاء پرستی کے سلسلہ میں ان کے فرقہ کیتھولک کا۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اولیاء کو وہ شفعاء ہی سمجھتے ہیں۔ ہمارے زمانہ کے اہل بدعات کا بھی کچھ ایسا ہی عقیدہ ہے کہ اگر قبور اکابر کی تعظیم مفرط کی جائے گی تو یہ اکابر صالحین اپنے پرستاروں کے حق میں شافع و شفیع بن جائیں گے۔ اور ہر طرح عذاب الٰہی سے ان کے آڑے آجائیں گے اور یہ بلا اس امت پر آج سے نہیں۔ کم از کم امام رازی (رح) (متوفی ۶۰۶ ہجری) کے زمانہ سے تو ضرور مسلط ہے۔ ونظیرہ فی ھذا الزمان اشتغال کثیر من الخلق بتعظیم قبور الاکابر علی اعتقاد انھم اذا عظموا قبورھم فانھم یکونون شفعاء لھم عند اللہ (کبیر) اور ظاہر ہے کہ جو چیز اللہ کے علم میں نہیں تو اس کا وجود ہی باطل ہے۔ اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ اللہ کے حدود علم سے خارج کون سی چیز ہے؟ آیا ان "معبودوں" کا شفیع ہونا یا ہر شفیع کے لیے مرتبہ معبودیت کا لزوم؟ جواب یہ ہے کہ دونوں۔ استدلال مشرکین کی صغری اور کبری دونوں ہی مہمل تھے۔ (تفسیر ماجدی)

فہم سلف نمبر 3: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان لکھتے ہیں:

مشرکین کا بتوں سے برتاؤ بعینہ ایسا ہی تھا جیسا کہ آجکل کے قبر پرستوں کا قبروں سے ہے۔ آج کل بہت سے لوگ قبروں کی عبادت و تعظیم بجالاتے ہیں قبروں کو سجدے کرتے اور ان پر نذریں منتیں چڑھاتے ہیں۔ اس سے ان کا مقصود قبروں کی عبادت و تعظیم نہیں ہوتا بلکہ مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس طرح قبروں والے ہم سے خوش ہو کر اللہ کے یہاں ہماری سفارش کرینگے۔ امام رازی نے مشرکین عرب اور اپنے زمانے (ساتویں صدی) کے مشرکین کے فعل کا موازنہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔" انھم وضعوا ھذہ الاصنام والاوثان علی صور انبیائھم واکابرھم و زعموا انھم متی اشتغلوا بعبادۃ ھذہ التماثیل فان اولئک الاکابر تکون شفاء لھم ونظیرہ فی ھذا الزمان اشتغال کثیر من الخلق بتعظیم قبور الاکابر علی اعتقاد انھم اذا عظموا قبورھم فانھم یکونون شفعاء لھم عند اللہ" (کبیر ج 4 ص 819)۔ امام ابو السعود حنفی اور

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

امام رازی شافعی کے اقوال سے معلوم ہوا کہ یہ آیت پتھر کے بے جان ٹھاکروں کے بارے میں نہیں بلکہ انبیاء واولیاء اور ملائکہ علیہم السلام کے بارے میں ہے (تفسیر جواہر القرآن)

فہم سلف نمبر 4: شاہ عبد القادر محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: جو مشرک ہے سو یہی کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور یہ شریک اس کی طرف سے ہم پر مختار ہیں سو فرمایا کہ اگر اس نے مختار کیے ہوتے تو آپ ان سے کیوں منع کرتا اور جو کہیں کہ ہمارے دین میں منع نہیں کیا تم کو منع کیا ہوگا تو اگلی آیت میں اس کا جواب ہے کہ دین اللہ کا ایک ہے جب لوگ بچل گئے ہیں پھر ان کو بتا دیا ہے اعتقاد میں کچھ فرق نہیں اور جو کہیں کہ اگر تم سچے ہوتے تو ہم پر دنیا میں عذاب آتا اس کا جواب بھی آگے ہے کہ فیصلے کا دن آتا ہے۔ ۱۲۔ منہ: رحمۃ اللہ علیہ (تفسیر موضح القرآن)

فہم سلف نمبر 5: علامہ أبو السعود العمادی محمد بن محمد مصطفیٰؒ (المتوفی: 982ھ) لکھتے ہیں:

إنهم وضعوا هذه الأصنامَ على صور أنبيائِهم وأكابرِهم وزعموا أنهم متى اشتغلوا بعبادة هذه التماثيلِ فإن أولئك الأكابرَ يشفعون لهم عند الله تعالى (تفسیر ابی سعود)

یعنی تحقیق ان مشرکوں نے یہ مورتیاں بنائیں اپنے پیغمبروں اور پیروں فقیروں کی صورتوں پر اور عقیدہ رکھ لیا کہ جب وہ ان مورتیوں کی تعظیم میں مشغول ہوتے ہیں تو جن بزرگوں کی یہ مورتیاں ہیں وہ بزرگ نبی، ولی، پیر فقیر ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کرتے ہیں۔

فہم سلف نمبر 6: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازیؒ (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

أَنَّهُمْ وَضَعُوا هَذِهِ الْأَصْنَامَ وَالْأَوْثَانَ عَلَى صُوَرِ أَنْبِيَائِهِمْ وَأَكَابِرِهِمْ، وَزَعَمُوا أَنَّهُمْ مَتَى اشْتَغَلُوا بِعِبَادَةِ هَذِهِ التَّمَاثِيلِ، فَإِنَّ أُولَئِكَ الْأَكَابِرَ تَكُونُ شُفَعَاءَ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى، وَنَظِيرُهُ فِي هَذَا الزَّمَانِ اشْتِغَالُ كَثِيرٍ مِنَ الْخَلْقِ بِتَعْظِيمِ قُبُورِ الْأَكَابِرِ، عَلَى اعْتِقَادِ أَنَّهُمْ إِذَا عَظَّمُوا قُبُورَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَكُونُونَ شُفَعَاءَ لَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ۔ (تفسیر الکبیر)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

انہوں نے اپنے انبیاء، اولیاء، پیروں، فقیروں کی صورتیں ان بتوں کی سی بنالیں اور عقیدہ بنالیا کہ جب یہ ان صورتوں کی عبادت میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ انبیاء واولیاء، پیر، فقیر اللہ کے ہاں ان کی سفارش کرتے ہیں اس زمانہ میں اس کی نظیر بہت سے لوگوں کا انبیاء واولیاء پیروں فقیروں کی قبروں کی تعظیم میں مشغول ہونا ہے اس عقیدہ پر کہ جب وہ ان بزرگوں کی قبروں کی تعظیم کریں گے تو وہ انبیاء واولیاء اللہ کے ہاں ان کی سفارشی ہوں گے۔

فہم سلف نمبر 7: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

ویجوز ان یدخل فیه غیر الأصنام من الملائکة والمسیح علیهم السلام ....

...ونسبة الشفاعة للأصنام قیل باعتبار السببیة وذلک لأنهم کما هو المشهور وضعوها علی صور رجال صالحین ذوي خطر عندهم وزعموا/أنهم متی اشتغلوا بعبادتها فإن أولئک الرجال یشفعون لهم۔ (تفسیر روح المعانی ص 119، ج 11)

یعنی مفہوم آیت میں غیر اصنام ملائکہ اور حضرت عیسیٰؑ وغیرہ کا داخل ہونا درست ہے، (اور بعض لوگوں نے اس آیت سے مراد بت لئے ہیں تو اس کی حقیقت یہ ہے) نسبت سفارش کی بتوں کی طرف باعتبار سببیت کے ہے اور اس طرح کہ مشرکین نے جیسا کہ مشہور ہے مورتیاں بنالیں تھیں ان لوگوں کی صورتوں پر جو ان کے ہاں صاحب مرتبت تھے اور عقیدہ رکھ لیا ان مشرکوں نے کہ جب وہ ان مورتیوں کی تعظیم میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ نیک اور بزرگ لوگ ان کے لیے سفارش کرتے ہیں۔

دعوت فکر:

تمام غالی صاحبان کو دعوت فکر دی جاتی ہے کہ آیت مذکورہ کے کلمات مبارکہ پر غور فرمائیں۔ اور اکابر اہل السنت کی تائیدی عبارات کو بھی بار بار پڑھنے کی زحمت فرمائیں۔ بالخصوص امام رازیؒ، علامہ ابو سعود حنفیؒ، علامہ سید محمود آلوسیؒ، علامہ حقانیؒ، علامہ ماجدیؒ، شیخ القرآنؒ کی تصریحات ملاحظہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فرمائیں۔ کہ ان اکابر نے حضرات انبیاء واولیاء کرام کو اس آیت میں مذکور کلمہ من دون اللہ کے مفہوم میں داخل قرار دیا ہے۔ نیز یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ حضرات انبیاء و اولیاء کرام کی صورتیں بنا کر سفارش کے عقیدے سے پکارنے والے یا ان کی قبروں پر جا کر انہیں سفارشی سمجھ کے پکارنے والے دونوں ایک جیسے مشرک ہیں۔ اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ بت کے پجاری اور قبر کے پجاری دونوں کا عقیدہ اور مقصود ایک ہے کہ جس نیک ہستی کی قبر یا جس نیک ہستی کے بت کی تعظیم کر رہا ہوں اس نیک ہستی کی روح خوش ہو کر میرے کام کر دے گی یا اللہ تعالیٰ سے ضرور کروا دے گی۔ جن بعض حضرات نے اصنام اوثان کو بھی من دون اللہ کے مفہوم میں داخل مانا ہے تو ان کی مراد بھی یہی ہے۔ اس نکتہ پر انابت سے غور کرنا چاہیئے۔ ضد، تعصب اور دھڑے بندی سے بالاتر ہو کر اپنی آخرت کو مدِ نظر رکھ کر سوچنا چاہیئے کہ جہاں کہیں قرآن میں من دون اللہ کا کلمہ وارد ہوا بت، بت، بت، بت، بت، بت، بت کا شور و غوغہ برپا کر دینا اور اصل حقیقت کا انکار کر دینا اور قرآن کے حقیقی مفہوم کو بدل دینا کتنی بڑی شقاوت وضلالت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔ نیز من دون اللہ سے مراد انبیاء واولیاء کرام لینے والوں کو خارجیوں سے بدتر کہنے والوں کو بھی سبق لینا چاہیئے کہ ان کے اس فتویٰ کا نشانہ کون کون سے اکابر مفسرین بن رہے ہیں۔

شاہد نمبر 8 (سورۃ یونس آیت نمبر 28 تا 30)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ○ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ○ هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ (سورۃ یونس آیت نمبر 28 تا 30)

ترجمہ: اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جس روز ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم ان کے آپس میں پھوٹ ڈالیں گے اور ان کے وہ شرکاء

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(ان سے خطاب کر کے) کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے، سو ہمارے تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی۔ اس مقام پر ہر شخص اپنے اگلے کئے ہوئے کاموں کا امتحان کرے گا اور یہ لوگ اللہ (کے عذاب) کی طرف جو ان کا مالک حقیقی ہے لوٹائے جاویں گے۔ اور جو کچھ معبود بنا رکھے تھے سب ان سے غائب (اور گم) ہو جاویں گے (کوئی بھی تو کام نہ آوے گا)۔

اشارات و فوائد

☆..... "وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ"..... فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ" کلمات مبارکہ سے واضح ہے کہ "شُرَكَا" سے مراد انبیاء اولیاء اور نیک پیر ہیں جن کو مشرکین حاجتوں میں پکارا کرتے تھے، نیز لَغَافِلِينَ جمع مذکر سالم ذوی العقول کے لیے اصل وضع کے اعتبار سے خاص ہے اس سے بت مراد ہی نہیں ہو سکتے، مشرکین کی تردید کرنا اللہ تعالیٰ کو گواہ بنانا اور اپنی بے خبری کی خبر دینا اس بات کی صریح دلیل ہے کہ اس سے مراد وہ نیک ہستیاں ہیں جن کو مشرکین پوجا کرتے تھے نہ کہ چاندی، سونے، پتھر وغیرہ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بیان ہو چکا ہے۔ بعض حضرات نے بت بھی مراد لیے ہیں لیکن آیت کو بتوں کے ساتھ خاص نہیں مانا بلکہ تاویل تغلیب سے مجازاً بتوں کو بھی شامل کیا ہے، نیز یہ بھی ذہن میں رہے کہ بار بار پڑھ چکے ہیں کہ بت بھی نیک ہستیوں کی صورتوں پر تراشے گئے اور بت پرستوں کا مقصود وہی نیک ہستیاں ہی ہیں جن کی مورتیوں کو بطور قبلہ سامنے رکھ کر اصل پکار و عبادت ان ہستیوں ہی کی کرتے تھے تو قیامت کے دن یہ مکالمہ بھی ان نیک ہستیوں کے ساتھ ہو گا جن کے بت تراش رکھے تھے، اس صورت میں کوئی اشکال ہی نہیں ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

☆..... مشرکین جن انبیاء واولیاء، پیروں فقیروں کو حاجت روا سمجھ کے پکارتے ہیں، خواہ قبروں پر جا کر یا ان کی مورتیاں بنا کر وہ انبیاء واولیاء ان کی اس کاروائی سے بالکل بے خبر ہیں نہ ان کی پکاروں کو سنتے ہیں اور نہ ہی ان کی حاضری کو جانتے ہیں، جیسے سورۃ فاطر میں مزید تفصیل آئے گی

بعض لوگ جھوٹ بولتے ہیں کہ اکابر کا عقیدہ ہے مردے سنتے ہیں، اس آیت نے واضح کر دیا کہ تمام انبیاء اولیاء، نیک پیر فقیر، بزرگ اور اکابر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر اور قسم اٹھا کر برملا اعلان کریں گے کہ ہم پکارنے والوں کی پکاروں سے بالکل بے خبر تھے۔ گویا انبیاء واولیاء واکابر تو قسم اٹھائیں کہ ہم موت کے بعد دنیا والوں کا کلام دعا، پکار وغیرہ قطعاً نہیں سنتے تھے اور آج کے غالی انہی اکابر کا نام لیکر سماع موتی میں مشرکین کا وکیل ودلال بنا پھرے۔ یا للعجب

☆..... جن نیک ہستیوں کو دنیا میں پکارا جارہا ہے قیامت کے دن وہ مشرکین سے بیزاری کا اعلان کریں گے اور ان کے دشمن بن جائیں گے، معلوم ہوا کہ جو بدبخت انسان انبیاء واولیاء کو حاجتوں میں پکارتا ہے وہ انبیاء واولیاء کا سب سے بڑا دشمن، گستاخ اور بے ادب ہے۔

☆..... شرک کا نتیجہ ذلت ہے یہ مکالمہ تذلیل مشرکین کے لیے ہوگا۔

☆..... بعض جہلا مبلغین کہا کرتے ہیں کہ یہ غیر اللہ کی پکار وغیرہ کے مسائل فروعات میں سے ہیں ان کے بارے میں قیامت کے دن سوال نہیں ہوگا ان کو ان آیات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ اور اپنے الحاد سے توبہ کرنی چاہیے

تائید نمبر1: غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتا ہے:

"شرکاء" سے مراد ہر وہ ذات ہے جس کی اللہ کو چھوڑ کر پرستش کی گئی، خواہ وہ بت ہوں، سورج ہو، چاند ہو، انسان ہو، جن ہو یا فرشتہ ہو۔ (تفسیر تبیان القرآن)

تائید نمبر2: مولانا محمد ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اگر "شُرَكَاء" سے صالحین مراد ہوں جن کی صورت پر انہوں نے بت بنا رکھے تھے تو وہ صالحین قیامت کے دن ان کی عبادت سے منکر ہوں گے اور ان سے اپنی بیزاری ظاہر کریں گے۔ (تفسیر معارف القرآن ادریسی)

تائید نمبر3: علامہ إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي الحنفي الخلوتي، المولى أبو الفداء (المتوفى: 1127ھ) لکھتا ہے:

قَالَ شُرَكَاؤُهُمُ التي كانوا يعبدونها ويثبتون الشركة لها وهم الملائكة وعزير والمسيح وغيرهم ممن عبدوه من اولى العلم. (تفسیر روح البیان)

تنبیہ:

محقق سعیدی، علامہ کاندھلوی اور علامہ حقی کی تصریحات سے واضح ہوا کہ اس آیت میں شرکا کے مفہوم میں انبیاء اولیاء کرام، فرشتے اور پیر فقیر سب داخل ہیں۔ جن کی مشرکین پرستش (دعا پکار، منت منوتی، نذر و نیاز، سجدے و طواف وغیرہ) کرتے ہیں۔ اس آیت کو بھی بتوں کے ساتھ خاص کرنا خالص تحریف و الحاد ہے۔

فہم سلف نمبر1: علامہ عبد الحق حقانی دہلوی لکھتے ہیں:

تفسیر: ویوم نحشرهم یہ بیان سابقہ کا تتمہ ہے یعنی ان بت پرستوں کے ساتھ حشر کے روز یہ کیا جاوے گا جو لوگ دنیا میں اللہ کے سوا اور کسی کو پوجتے ہیں خواہ ملائکہ کو' خواہ جنوں اور ارواح انبیاء و اولیاء اللہ کو' خواہ عناصر اور کواکب کو' خواہ ان کے نام کی مورتیں بنا کر یا یونہی ان کو پکارتے ہر کاروبار میں ان کو حاجت روا مشکل کشا جانتے ہیں۔ ان کی نذر بھینٹ کرتے ہیں جیسا کہ مکہ اور عرب کی قومیں کرتی تھیں۔ سو یہ چیزیں ان کے شرکاء یعنی فرضی معبود ہیں اور بڑا حیلہ ان کی پرستش کا یہ تھا کہ ان چیزوں کو اللہ کے پاس اپنا سفارشی خیال کرتے تھے۔ اب جو حشر کے دن ان سے اور ان سے معاملہ درپیش ہوگا حق سبحانہ اس کا ذکر فرماتا ہے کہ ہم سب کو یعنی عابدین و معبودین کو جمع کر کے یہ کہیں گے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کہ ٹھہرو پھر ان عابدین اور معبودین میں فرق کر دیں گے یعنی ان کو ان سے الگ کر دے گا تا کہ ان کو وہ گمان فاسد کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں غلط ثابت ہو جاوے اور اس سے بڑھ کر یہ ہو گا کہ وہ معبود خدا کی قسمیں کھا کر کہیں گے کہ اے مشرکین! تم ہماری ہرگز عبادت نہ کرتے تھے (بلکہ اپنے شیطانی خیالات و وسواسات کی) اور ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہیں۔ فرماتا ہے اس وقت ہر شخص کو حقیقت حال معلوم ہو جاوے گی۔ تبلو الابتلاء والاختبار قال تعالیٰ (وبلوناھم بالحسنات والسیئات) کہ اس نے دنیا میں کیا کیا تھا یہاں کھرا کھوٹا پرکھا جاوے گا اور جب یہ معلوم ہو گا کہ تو ردوا الی اللہ الخ سب معبودوں کو چھوڑ کر اپنے حقیقی مولیٰ کی طرف پھیر کر لائے جائیں گے اور سب منصوبے بھول جائیں گے۔ (تفسیر حقانی)

فہم سلف نمبر 2: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان "لکھتے ہیں:

مذکورہ بالا دلائل سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ مشرکین جن معبودانِ باطلہ کی عبادت کرتے اور جن کو عند اللہ شفیع غالب خیال کرتے ہیں وہ محض عاجز و درماندہ ہیں اور ان کے اختیار میں کسی کا نفع و ضرر نہیں یہاں بطور نتیجہ اور ثمرہ آخرت کا منظر پیش کیا گیا کہ دیکھ لو جن کو تم متصرف و کارساز اور سفارشی سمجھتے ہو قیامت کے دن وہ تمہارے کام تو کیا آئیں گے یا تمہاری سفارش تو کیا کریں گے بلکہ وہ تو سرے سے تمہاری عبادت اور پکار ہی کا انکار کر دیں گے اور میدانِ حشر میں علی رؤوس الاشہاد خدا کی قسم کھا کر اعلان کریں گے کہ وہ تمہاری عبادت اور پکار سے بالکل بے خبر تھے اور انہیں اس بات کا قطعاً کوئی علم نہیں کہ کون ان کی قبر پر آیا، کس نے ان کی قبروں پر سجدے کئے، کون ان کے نام کی نذریں منتیں دیتا رہا اور کون انہیں حاجت روائی کے لیے پکارتا رہا۔ اس سے سماع موتی کی نفی مفہوم ہے۔ کما لا یخفی علی من لہ ادنی فہم وتدبر۔ جیسے نہیں مخفی اس شخص پر جس میں رتی بھر عقل اور سمجھ ہو۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

"شُرَکَاء" سے یہاں فرشتے، پیغمبر اور اولیاء اللہ رحمہ اللہ مراد ہیں جن کے مجسمے بنا کر مشرکین ان کی عبادت کرتے ہیں یا جن مردانِ حق کی قبروں پہ جا کر ان کو پکارتے ہیں قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب طلبی ہوگی کہ کیا یہ لوگ دنیا میں تمہیں پکارتے تھے اور کیا تم نے انہیں اس بات کی تعلیم دی تھی یا ان مشرکانہ افعال کا ان کو حکم دیا تھا تو وہ صاف انکار کریں گے" بارے خدایا! ہم نے ان کو شرک کی تعلیم ہرگز نہیں دی نہ اس پر راضی تھے بلکہ ہمیں تو ان مشرکانہ افعال کا علم بھی نہیں۔ قیل المراد بالشرکاء الملئکة والمسیح فانهم ما امروا بها ولا رضوا بها (مظہری ج 5 ص 24) والمراد بالشرکاء قیل الملئکة و عزیر والمسیح وغیرهم ممن عبدوه من اولی العلم الخ (ابو السعود ج 4 ص 822)۔ یہ مضمون قرآن مجید میں اور کئی جگہوں میں اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔ سورۃ الفرقان رکوع 2 میں ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان نیک لوگوں سے فرمائے گا جن کی دنیا میں عبادت کی گئی۔" ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ "کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا تھا اور انہیں شرک کی تعلیم دی تھی یا وہ خود ہی گمراہ ہوئے تو نیک لوگ جواب دیں گے۔" سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ "اے اللہ تو ہر شرک سے پاک ہے ہم نے دنیا میں اپنی ذات کیلئے تیرے سوا کسی کو کارساز نہیں بنایا تو اوروں کو ہم کیونکر شرک کی راہ پر ڈال سکتے تھے اسی طرح ایک جگہ فرشتوں کے بارے میں میں ارشاد ہے" وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ "(سبا، رکوع 5)۔ (تفسیر جواہر القرآن)

فہم سلف نمبر 3: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی" لکھتے ہیں:

وقیل المراد بالشرکاء الملائکة والمسیح فانهم ما أمروا بها ولا رضوا بها۔

(تفسیر المظہری)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی اور کہا گیا ہے "شرکاء" سے مراد فرشتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ ہیں۔ پس انہوں نے نہ اپنی عبادت کا حکم دیا تھا اور نہ اس سے راضی ہوئے۔

فہم سلف نمبر 4: علامہ عبد الرحمن بن ناصر بن عبد اللہ السعدیؒ (المتوفی: 1376ھ) لکھتے ہیں:

فالملائكة الكرام والأنبياء والأولياء ونحوهم يتبرؤون ممن عبدهم يوم القيامة ويتنصلون من دعائهم إياهم إلى عبادتهم وهم الصادقون البارون في ذلك. فحينئذ يتحسر المشركون حسرة لا يمكن وصفها۔ (تفسیر السعدی)

یعنی "شرکاء" سے مراد فرشتے، انبیاء واولیاء اوران جیسی مقرب ہستیاں ہیں جو قیامت کے دن اپنے پکارنے والوں سے بیزار ہونگے اور اس بات میں سچے ہونگے۔ پس اس وقت مشرکین کو ایسا افسوس ہوگا جس کا بیان ناممکن ہے۔

فہم سلف نمبر 5: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازيؒ (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

وَالْقَوْلُ الثَّالِثُ: إِنَّ الْمُرَادَ بِهَؤُلَاءِ الشُّرَكَاءِ، كُلُّ مَنْ عُبِدَ مِنْ دُونِ اللَّهِ تَعَالَى، مِنْ صَنَمٍ وَشَمْسٍ وَقَمَرٍ وَإِنْسِيٍّ وَجِنِّيٍّ وَمَلَكٍ. (تفسیر الکبیر)

یعنی تیسرا قول یہ ہے کہ ان "الشُّرَكَاءِ" سے مراد ہر وہ ہستی جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی، خواہ بت ہوں، چاند، سورج اور انسان، جن و فرشتے۔

فہم سلف نمبر 6: علامہ ناصر الدین أبو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاویؒ (المتوفی: 685ھ) لکھتے ہیں:

وقيل المراد بالشركاء الملائكة والمسيح (تفسیر البیضاوی)

یعنی اور کہا گیا "الشرکاء" سے مراد فرشتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر 7: علامہ أبو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسیؒ (المتوفی: 745ھ) لکھتے ہیں:

مَنْ عُبِدَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَائِنًا مَنْ كَانَ (تفسیر البحر المحیط)

یعنی "الشرکاء" سے مراد ہر وہ ہستی ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی چاہے کوئی بھی ہو (نبی ،ولی، پیر فقیر، جن، فرشتے)۔

فہم سلف نمبر 8: علامہ أبو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفیٰؒ (المتوفی: 982ھ) لکھتے ہیں:

والمرادُ بالشركاء قيل الملائكةُ وعزيز والمسيحُ وغيرُهم ممن عبدوه من أولي العلم ففيه تأييدٌ لرجوع الضميرِ إلى الكل (تفسیر ابو السعود)

یعنی "الشرکاء" سے مراد کہا گیا ہے فرشتے، حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور ان کے علاوہ جن جن کو مشرکین نے پکارا ذوی العقول مخلوق سے۔

یعنی "الشرکاء" جن کی وہ عبادت کرتے تھے اور عبادت میں شرکت ثابت کرتے تھے اور وہ فرشتے حضرت عزیرؑ، حضرت عیسیٰؑ وغیرہ ذی علم ہستیاں ہیں جن کی مشرکین نے پوجا کی۔

فہم سلف نمبر 9: علامہ محمد سید طنطاویؒ لکھتے ہیں:

والمراد بالشركاء كل ما عبد من دون الله من إنس وجن وأوثان وغير ذلك.

(تفسیر الوسیط)

یعنی مراد الشرکاء سے ہر وہ ہستی جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کی گئی انسان و جن اور بت وغیرہ۔

فہم سلف نمبر 10: علامہ جابر بن موسیٰ بن عبد القادر بن جابر أبو بکر الجزائریؒ لکھتے ہیں:

وقال شركاؤهم ما كنتم إيانا تعبدون أي لأننا ما كنا نسمعكم ولا نبصركم ولا أمرناكم بعبادتنا وهذا قول كل من عُبد من دون الله من سائر الأجناس فكفى بالله

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شهيداً بيننا وبينكم إن كنا أي والله إن كنا عن عبادتكم لغافلين غير شاعرين بحال من الأحوال بعبادتكم (ایسر التفاسیر)

یعنی اور کہیں گے شریک ان کے نہیں تھے تم ہماری پکاریں کرتے یعنی مطلب یہ ہے کہ ہم تمہاری پکاروں کو نہیں سنتے تھے اور تمہیں نہیں دیکھتے تھے اور ہم نے تمہیں اپنی پکار کا حکم نہیں کیا تھا یہ بات ہر اس ہستی کی ہوگی جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا پکاری کی گئی تمام مخلوقات میں سے۔ ان کنا یعنی اللہ کی قسم ہم تمہاری پکار سے بالکل بے خبر اور تمہارے احوال میں سے ہر حال سے بے خبر محض تھے۔

فہم سلف نمبر 11: علامہ ابن مصطفیٰ الزحیلیؒ لکھتے ہیں:

والأولى أن المراد بالشركاء: كل من عبد من دون الله تعالى، من صنم وشمس وقمر وملك وإنسي وجني. (تفسیر المنیر)

یعنی بہتر یہی ہے کہ "الشرکاء" سے مراد عام لیا جائے ہر وہ ہستی جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی۔ صنم، شمس و قمر، فرشتہ، انسان اور جن وغیرہ

دعوت فکر

تمام غالی صاحبان سے التجاء ہے کہ اس آیت مبارکہ کے کلمات مبارکہ اور ان کے ترجمہ پر غور فرمائیں۔ اور ساتھ ہی 11 اکابر اہل السنت کی تفصیلی عبارات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اور ٹھنڈے دل سے ان عبارات کو بار بار پڑھیں کہ ان 11 اکابر نے شرکاء کے مفہوم میں انبیاء و اولیاء کرام وغیرہ سب کو داخل قرار دیا ہے۔ اس آیت کو بھی بتوں کے ساتھ خاص کرنا اور حضرات انبیاء کرام اور اولیاء کرام کو اسکے مفہوم سے خارج قرار دینا اس نص قطعی کے انکار کے مترادف ہے۔ اور تحریف قرآن یا انکارِ قرآن کا مرتکب ایسا مجرم ہے جو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس لیے اپنی جان پر رحم کرتے ہوئے اس آیت پر غور کر کے اپنے عقیدہ کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے ساتھ صحیح ایمان لانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہد نمبر9(سورۃ النحل آیت86/87)

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ○ وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذِ السَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○(سورۃ النحل آیت86/87)

ترجمہ:اور جب مشرک لوگ اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار وہ ہمارے شریک یہی ہیں کہ آپ کو چھوڑ کر ہم ان کی پوجا کرتے تھے سوان کی طرف کلام کو متوجہ کریں گے کہ تم جھوٹے ہو۔اور (یہ مشرک اور کافر) لوگ اس روز اللہ کے سامنے اطاعت کی باتیں کرنے لگیں گے اور جو کچھ افتراء پردازیاں کرتے تھے وہ سب گم ہو جاویں گی۔

اشارات وفوائد

☆.....اس آیت اور سورہ یونس کی آیت 28تا30 کا مضمون ایک ہی ہے اور ایک دوسرے کی تفسیر ہیں،سورہ یونس میں ''عن عبادتکم ''کا لفظ تھا اور سورہ النحل کی اس آیت 86 میں عبادت کی تفسیر ''کنا ندعو'' کے ساتھ کر دی مقصود یہ ہے کہ عبادت سے مراد عبادت کا مغز یعنی دعا اور پکار ہے، سورہ یونس ''ماکنتم ایانا تعبدون ''مذکور ہوا اور سورۃ النحل میں '' انکم لکاذبون ''ذکر کیا۔ آیت یونس میں حشر کا ذکر تھا اور آیت النحل میں حشر کے بعد رویت کا بیان ہے، تدبر و تفکر۔

☆....''الشرکاء'' سے مراد انبیاء اولیاء ،پیر فقیر اور بزرگانِ دین ہیں ،جس پر ''الَّذِينَ.... فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ ''کلماتِ مبارکہ واضح دلیل ہیں۔اس آیت مبارکہ کو بھی بتوں کے ساتھ خاص ماننا صرف عن الظاہر ہوگا۔ہاں بطورِ تغلیب کے یا مآل کے بتوں کو شامل کرنا درست ہے۔

☆.....آیت یونس اور اس آیت پر ایک اشکال ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ مشرکین کو واقعۃً ان مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی عبادت کرتے رہے تو پھر وہ بزرگ کس بناء پر اس عبادت کا انکار کر رہے ہیں۔

الجواب:اس اشکال کے حل کے لیے متعدد توجیہات ہیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

توجیہہ نمبر1: انکار بمعنی اظہار لاعلمی ہے "یعنی تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں تمہاری عبادت کا کوئی علم نہیں جس طرح کہ زید کو علم نہ ہوا اور عمر واس کا کوئی کام کر دے اور زید کو آکر بتائے کہ آپ کا فلاں کام میں نے کر دیا ہے اور زید بوجہ لاعلمی کے انکار کر دے کہ تو نے یہ کام نہیں کیا۔ بنابریں بعد والی آیہ فکفی باللہ شھیدًا بیننا..... الخ ماقبل کی وضاحت ہے۔

تائید: سیکفرون بعبادتھم (مریم) ویوم القیامۃ یکفرون بشرککم (فاطر) وکانو ابعبادتھم کافرین (الاحقاف)

توجیہہ نمبر2: جنات مختلف بزرگوں کی شکلیں اختیار کر کے نیند یا جاگنے میں بندوں کے سامنے نمودار ہو کر مختلف باتیں کرتے ہیں۔ مثلاً میں فلاں بزرگ ہوں تیری امداد کے لیے آیا ہوں یا میری منت دو تو اس مصیبت سے نجات ہو جائے گی، یا یہ کہ میری منت نہ دینے کی وجہ سے یہ مصیبت تیرے اوپر آن پڑی ہے۔ بنابریں وہ بندہ اس بزرگ کی پوجا پاٹ کرتا اور اسے پکارتا ہے، حالانکہ وہ بزرگ ان سب چیزوں سے بالکل بے خبر ہوتا ہے، گویا ظاہراً اس بزرگ کی عبادت ہو رہی ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت میں اس جن کی عبادت ہوتی ہے اور نام ہوتا ہے صرف بزرگوں کا۔ تائید: بل کانو ایعبدون الجن (سبا) الجواب: انکار بمعنی عدم رضا و عدم امر ہے اور نہ ہم اس پر راضی تھے بلکہ ہم تو بالکل بے خبر تھے۔ تائید: أأنت قلت للناس اتخذونی .... الخ (مائدہ) أأنتم اضللتم عبادی ھٰؤلاء (فرقان) أھٰؤلاء ایاکم کانوا یعبدون.. الخ (سبا)

توجیہہ نمبر3: ظاہراً اگرچہ ہماری عبادت کی ہے لیکن حقیقۃً تم نے اپنی خواہشات کی عبادت یعنی پیروی کی، جس طرح تمہیں تمہاری خواہشات حکم کرتی تھیں تم اسی طرح کیا کرتے تھے، جن میں سے ایک یہ کہ خواہشات نے تمہیں حکم کیا کہ ہماری عبادت کرو تم نے ان کا حکم مان کر ہماری عبادت شروع کر دی، تو حقیقۃً تم خواہشات کے عابد ہو ہمارے نہیں بلکہ ہمیں تو تمہاری عبادت کا کچھ علم نہیں۔ تائید: بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم (روم)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

توجیہہ نمبر4: تم نے اپنی مرضی پر ہمارے اندر کچھ صفات (حاضر وناظر، عالم الغیب، متصرف اور مشکل ہونا) فرض کر کے انہیں کے بل بوتے پر ہمیں پکارتے رہے، حالانکہ ہم ان صفات سے بالکل خالی تھے تو حاصل یہ کہ مثلاً محبوب سبحانی فرمائیں گے تم نے پکارا شیخ جیلانی عالم الغیب کو اور شیخ جیلانی تو ہوں لیکن عالم الغیب نہیں ہوں، تو تم نے میری عبادت نہ کی بلکہ کسی دوسرے شیخ جیلانی کی عبادت کی جو عالم الغیب تھا، اسی طرح حضرت اجمیری فرمائیں گے کہ تم نے پکارا اجمیری مشکل کشا کو اور میں اجمیری تو ہوں لیکن مشکل کشا نہیں ہوں۔ اس لئے تم نے میری عبادت نہیں کی بلکہ کسی اور اجمیری کی عبادت کی جو مشکل کشا تھا۔ بلکہ ہمیں تو تمہاری پکار کی خبر تک نہیں۔

فہم سلف نمبر1: شاہ عبد القادر دہلویؒ لکھتے ہیں:

جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو وہ بزرگ بے گناہ ہیں ایک شیطان اپنا وہی نام رکھ کر آپ کو پجواتا ہے اسی سے ان کو کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔ (تفسیر موضح القرآن)

فہم سلف نمبر2: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ لکھتے ہیں:

قیامت کے دن جب مشرکین ان خاصانِ خدا کو دیکھیں گے تو فوراً بول اٹھیں گے کہ ہمارے پروردگار یہ ہیں ہمارے حمایتی اور سفارشی جن کو ہم دنیا میں تیرے سوا پکارا کرتے تھے۔ شاہ عبد القادر دہلوی فرماتے ہیں۔ "جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو وہ بزرگ بے گناہ ہیں۔ ایک شیطان اپنا وہی نام رکھ کر پجواتا ہے اس سے ان کو کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو "فالقوا الخ" یعنی وہ بزرگ مشرکین سے کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو جو ہمیں خدا شریک بتارہے ہو نہ ہم نے کبھی تم سے کہا کہ ہماری عبادت کیا کرنا اور اگر تم نے اپنی بدبختی سے ایسا کیا بھی ہے تو خدا گواہ ہے ہمیں تمہاری عبادت اور پکار کی خبر بھی نہیں " فکفی باللہ شھیدا بیننا و بینکم ان کنا عن عبادتکم الخ" (یونس)۔ (تفسیر جواہر القرآن)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تائید: مولانا محمد ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں:

غرض یہ کہ معبود، عابدوں کی تکذیب کریں گے اور اپنی براءت اور بے تعلقی کا اظہار کریں گے تاکہ ہم پر کوئی آفت اور مصیبت نہ آئے۔ انبیاء اور ملائکہ اور شیاطین جن کو مشرکین نے معبود بنایا ہوا تھا۔ وہ تو ان کی تکذیب کر دیں گے (تفسیر معارف القرآن)

فہم سلف نمبر 3 شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

غرض جن چیزوں کو مشرکین نے معبود بنا رکھا تھا، سب اپنی علیحدگی اور بیزاری کا اظہار کریں گے۔ کوئی سچ کوئی جھوٹ۔ پتھر کے بتوں کو تو سرے سے کچھ خبر ہی نہ تھی۔ ملائکہ اور بعض انبیاء و صالحین ہمیشہ شرک سے سخت نفرت و بیزاری اور اپنی خالص بندگی کا اظہار کرتے رہے۔ رہ گئے شیاطین سو ان کا اظہار نفرت گو جھوٹ ہوگا، تاہم اس سے مشرکین کو کلی طور پر مایوسی ہو جائے گی کہ آج بڑے سے بڑا رفیق بھی کام آنے والا نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

فہم سلف نمبر 4: علامہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الاندلسی المحاربیؒ (المتوفی: 542ھ) لکھتے ہیں:

کل معبود من دون اللہ (تفسیر المحرر الوجیز)

یعنی "الشرکاء" سے مراد ہر وہ ہستی جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی ہے۔

فہم سلف نمبر 5: علامہ جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزیؒ (المتوفی: 597ھ) لکھتے ہیں:

کل معبود من دونہ، (تفسیر زاد المسیر)

یعنی "الشرکاء" سے مراد ہر وہ ہستی جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی ہے۔

فہم سلف نمبر 6: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ (المتوفی: 671ھ) لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وقِيلَ: الْمُرَادُ بِذَلِكَ الْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ عَبَدُوهُمْ۔ (تفسیر قرطبی)

اور کہا گیا ہے کہ مراد "الشرکاء" سے فرشتے ہیں جن کی انہوں نے عبادت کی تھی۔

فہم سلف نمبر 7: علامہ اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ) لکھتے ہیں:

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ أَيِ: الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمْ فِي الدُّنْيَا۔

(تفسیر ابن کثیر)

یعنی "الشرکاء" سے مراد وہ ہستیاں ہیں جن کو مشرکین دنیا میں پوجتے تھے۔

فہم سلف نمبر 8: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

والمراد بهم كل من اتخذوه شريكا له جل وعلا من صنم ووثن وشيطان وآدمي وملك (تفسیر روح المعانی)

یعنی مراد "الشرکاء" سے ہر وہ جس کو ان مشرکوں نے اللہ کا شریک بنا رکھا تھا۔ صنم، وثن، جن، آدمی اور فرشتہ۔

دعوت فکر

تمام غالی صاحبان کو دعوت دی جاتی ہے کہ آیت مذکورہ "هَؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ" کو بار بار پڑھیں، اور سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور ساتھ ہی 8 مفسرین کی تصریحات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ مفسرین کی عبارات سے واضح ہوا کہ اس آیت میں من دونک کے مفہوم میں انبیاء و اولیاء کرام، پیر فقیر، جنات، فرشتے وغیرہ سب داخل ہیں۔ اس آیت کو بھی بتوں کے ساتھ خاص کرنا اور انبیاء اولیاء کو اس کے مفہوم سے خارج قرار دینا، خالص تحریف اور نری دھاندلی ہے۔ بلکہ کلماتِ آیت کے حقیقی مفہوم کو مدِ نظر رکھا جائے تو اس سے مراد ہی انبیاء کرام اور اولیاء کرام اور وہ نیک پیر فقیر ہیں جن کو مشرکین حاجتوں میں پکارتے ہیں۔ ایمان والوں کے لیے تو قرآن کریم ہی کافی ہے اور جن کا ایمان بالقرآن نہیں ہے ان کے سامنے جب آیات پیش کی جائیں تو وہ اکابر، اکابر، اکابر،

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بزرگ، بزرگ، بزرگ کا شور برپا کر کے بدک جاتے ہیں۔ اس لیے ان کی تسلی کے لیے حضرات اکابر کا فہم ذکر کر دیا گیا۔ تاکہ فہم اکابر کا عذر بھی ختم ہو جائے۔ تو اب جو بد بخت قرآن کے واضح بیان اور اس پر اکابر کے فہم کو بھی نہیں مانتا اور مرغ کی ایک ٹانگ کا شور مچائے پھرتا ہے۔ ایسے ضدی کا علاج اس دنیا میں ممکن نہیں ہے۔ اس کی تسلی کے لیے جہنم تیار ہے۔

شاہد 10 (سورہ مریم آیت 81 / 82)

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ○ كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ○ (سورہ مریم آیت 81 / 82)

ترجمہ: اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود تجویز کر رکھے ہیں تاکہ ان کے لیے وہ (عند اللہ) باعث عزت ہوں۔ (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا بلکہ) وہ تو ان کی عبادت ہی کا انکار کر بیٹھیں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔

تنبیہ:

اس آیت کا مضمون آیت یونس 28 تا 30 و النحل 86 تا 87 و احقاف و مائدہ جیسا ہے۔ اس آیت میں من دون اللہ سے مراد ذوی العقول ہیں نہ کہ پتھر، سونے، چاندی کے بت۔ "سَيَكْفُرُونَ.... وَيَكُونُونَ" کے کلمات مبارکہ اس کی واضح دلیل ہے کیونکہ ون کی جمع کی اصل وضع ذوی العقول کے لیے ہے ہاں اگر تاویل تغلیب کے طور پر یا مآل یعنی یہ اعتبار کر کے مقصود وہ نیک ہستیاں ہیں جن کے بت بنائے گئے تو بتوں کو بھی ساتھ مراد لے لینا درست ہو جائے گا۔

فہم سلف نمبر 1: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان" لکھتے ہیں:

اس آیت میں مشرکین کے شرک کی اصل غرض و غایت بیان فرما دی کہ انہوں نے اللہ کے سوا جو معبود بنا رکھے ہیں اور جن کی عبادت کرتے اور جن کے نام کی نذریں منتیں دیتے ہیں اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ ان کی مدد کریں اور خدا کے یہاں ان کی سفارش کریں۔ یہ اس حصے کی مرکزی آیت

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے اور اس میں سورت کی ایک خصوصیت کا بیان ہے۔ یہ مشرکین کا رد ہے کہ جس غرض کے لیے انہوں نے اللہ کے نیک بندوں کو خدا کا شریک بنا رکھا ہے۔ وہ غرض انہیں کبھی میسر نہیں ہو گی۔ اللہ کے بندے ان کی عبادت پر خوش ہونے کے بجائے قیامت کے دن ان کی عبادت اور پکار کا انکار کریں گے اور ان مشرکین کے خلاف ہو جائیں گے۔ یہ آیت انبیاء علیہم السلام، اولیاء کرام اور فرشتوں کے حق میں ہے۔ (تفسیر جواہر القرآن)

فہم سلف نمبر2: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن أبی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ (المتوفی: 671ھ) لکھتے ہیں:

وقِيلَ: فِيمَنْ عَبَدَ الْمَسِيحَ أَوِ الْمَلَائِكَةَ أَوِ الْجِنَّ أَوِ الشَّيَاطِينَ فَاللَّهُ تَعَالَى أعلم. (تفسیر قرطبی)

یعنی اور کہا گیا کہ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں ہے جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ یا فرشتوں یا جنات یا شیاطین کی پوجا کی۔ پس اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے

فہم سلف نمبر3: علامہ أبو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الأندلسی المحاربیؒ (المتوفی: 542ھ) لکھتے ہیں:

كل ما عبد من دون الله.....وأما المعبود من الملائكة وغيرهم فهذا منهم بين (تفسیر المحرر الوجیز)

یعنی "مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً" سے مراد ہر وہ چیز جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی بہر حال فرشتوں یا فرشتوں کے علاوہ جن کو بھی پوجا گیا وہ اس آیت میں داخل ہیں۔

فہم سلف نمبر4: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازیؒ (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قَالَ بَعْضُهُمْ: أَرَادَ بِذَلِكَ الْمَلَائِكَةَ لِأَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ يَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَتَبَرَّءُونَ مِنْهُمْ وَيُخَاصِمُونَهُمْ وَهُوَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهِ: أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ سَبَأٍ: 40 (تفسیر الکبیر)

یعنی "مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً" سے مراد اس سے فرشتے ہیں کیونکہ وہ آخرت میں ان کی عبادت کا انکار کریں گے اور ان سے بیزاری کا اعلان کریں گے اور ان سے جھگڑا کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی یہی مراد ہے۔ أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ

فہم سلف نمبر 5: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اثیر الدین الاندلسیؒ (المتوفی: 745ھ) لکھتے ہیں:

فَالْمَعْنَى أَنَّ الْآلِهَةَ سَيَجْحَدُونَ عِبَادَةَ هَؤُلَاءِ إِيَّاهُمْ كَمَا قَالَ: وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ وَفِي آخِرِهَا فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ وَتَكُونُ آلِهَةً هُنَا مَخْصُوصًا بِمَنْ يَعْقِلُ (تفسیر البحر المحیط)

یعنی پس معنی یہ ہے ان کے مزعومہ الٰہ ان کی عبادت کا انکار کریں گے جیسا کہ "إِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ" میں بیان فرمایا اور اس کے آخر میں ذکر کیا۔ سو وہ ان کے منہ پر ماریں گے بات کو کہ بیشک تم جھوٹے ہو اور اس مقام پر الٰہ ذوی العقول کے ساتھ مخصوص ہیں۔

فہم سلف نمبر 6: علامہ ابن مصطفیٰ الزحیلیؒ لکھتے ہیں:

کل ما عبد من دون اللہ (تفسیر الوسیط)

شاہد 11 (سورۃ سبا آیت 22/23)

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ○ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ○ (سورۃ سبا آیت 22/23)

ترجمہ: آپ فرمایئے کہ جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا کارساز سمجھ رہے ہو ان کو پکارو تو سہی وہ ذرہ برابر اختیار نہیں رکھتے نہ آسمانوں میں نہ زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں (کے پیدا کرنے) میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا (کسی کام میں) مددگار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے (کسی کی) سفارش کام نہیں آتی مگر اس کے لیے جس کی نسبت (شفیع کو) وہ اجازت دے دے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا وہ کہتے ہیں کہ (فلانی) حق بات کا حکم فرمایا اور وہ عالیشان سب سے بڑا ہے۔

اشارات وفوائد

☆..... "الَّذِينَ.... يَمْلِكُونَ" وغیرہ کلمات سے واضح ہے کہ من دون اللہ سے مراد صرف بت قطعاً نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ کلمات اپنی اصل وضع کے اعتبار سے عقل والی مخلوق ہی پر بولے جاتے ہیں، نہ کہ پتھر، مٹی، سونا اور چاندی جیسے جمادِ محض پر۔ اس آیت میں بھی مذکور لفظ من دون اللہ کو بتوں کے ساتھ خاص کرنا تحریف اور تکذیب قرآن ہی کی ایک صورت ہے۔ آیت کا سیاق وسباق غور سے دیکھنے کے بعد کوئی ایمان کا دعویٰ دار یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ من دون اللہ سے مراد یہاں بت ہی ہیں۔ ہاں البتہ تاویلاً تغلیباً اگر بتوں کو بھی شامل کر لیا جائے جیسے پہلے بیان ہو چکا ہے تو کوئی حرج کی بات نہیں۔

☆..... کسی سے مانگنے کی چار وجوہات ہوا کرتی ہیں۔ (۱) مانگا اس سے جاتا ہے جو اس چیز کا مالک ہو، "لا یملکون" سے اس کا رد کیا (۲) مانگا اس سے جاتا ہے جو مالک تو نہ ہو لیکن مالک کے ساتھ اس کی شراکت اور حصہ داری سانجھ داری ہو "مَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ" اس پر رد کیا کہ اس کا کوئی سا بھی حصے دار ہی نہیں۔ (۳) مانگا اس سے جاتا ہے جو مالک تو نہ ہو اور حصہ دار بھی نہ ہو لیکن مالک کا کسی کام میں مددگار ہو "مَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ" سے اس کو رد کیا۔ (۴) مانگا اس سے جاتا ہے جو کم از کم مالک

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے ہاں ایسا درجہ رکھتا ہو کہ مالک اس کی بات کو ماننے پر کسی درجے میں مجبور ہو "لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ" سے اس کا رد فرمایا کہ اس کے ہاں سفارش بھی بغیر اذن کے کرنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا تو کوئی اسے مجبور کیسے کر سکتا ہے۔

☆..... آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں زمین میں نہ تو کوئی مختار بنایا ہے کہ جو چاہے سو کرے اور نہ ہی کسی مخلوق سے کسی طرح مجبور ہے۔ کہ اس کی بات کو رد نہ کر سکتا ہو جن کو مشرکین پکارتے ہیں وہ نہ حاجت پوری کر سکتے ہیں نہ زوری زور کروا سکتے ہیں اس لیے وہ پکار کے لائق ہرگز نہیں ،پکار کے لائق ہونا اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے جو سب کائنات کا جگ داتا ہے۔ اور ہر ایک کی حاجت پوری کر سکتا ہے۔

☆..... "لِمَنْ أَذِنَ لَهُ" سے مراد مشفوع لہٗ ہے۔ معنی یہ ہو گا کہ شفاعت بالاذن صرف مومن کے لیے ہو گی مشرک کے لیے ہرگز نہیں۔ اور شفاعت کرے گا بھی وہ جس کو اذن ہو گا اور کرے گا بھی اتنی قدر جتنا اذن ہو گا اور کرے گا بھی اس کے حق میں جس کے بارے میں اذن ہو گا۔

☆..... "قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ" سے معلوم ہوا کہ فرشتے بھی غیب دان نہیں ہیں ورنہ نیچے والے فرشتوں کا اوپر والے فرشتوں سے دریافت کرنا "مَاذَا قَالَ" چہ معنی دارد۔

تائید نمبر1: پیر کرم شاہ بھیروی لکھتا ہے:

یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو خدا اور معبود بنائے ہوئے تھے۔ تقریباً سب مفسرین نے اس آیت کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

تائید نمبر2: مولانا جلال الدین لکھتے ہیں:

اُدْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَيْ زَعَمْتُمُوهُمْ آلِهَةً مِنْ دُونِ اللهِ أَيْ غَيْرَهُ لِيَنْفَعُوكُمْ بِزَعْمِكُمْ قَالَ تَعَالَى فِيهِمْ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ وَزْنِ ﴿ذَرَّةٍ﴾ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ شَرِكَةٌ وَمَا لَهُ تَعَالَى ﴿مِنْهُمْ﴾ مِنَ الْآلِهَةِ مِنْ ظَهِيرٍ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مُعِین (تفسیر جلالین) جلال نے من دون اللہ کا معنی غیرہ کے ساتھ کر کے بتلادیا کہ من دون اللہ ہر ماسوا اللہ کو شامل ہے خواہ فرشتہ ہو یا نبی یا ولی وغیرہ۔

فہم سلف نمبر ۱: علامہ عبد الحق حقانی دہلویؒ لکھتے ہیں:

مشرکوں کے اپنے معبودوں کی نسبت کئی طرح کے خیال تھے: (۱) بعض یہ سمجھتے تھے کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا تو اللہ ہی نے کیا ہے، مگر ان میں تصرفات کے اختیارات ہمارے معبودوں کو دے رکھے ہیں، اس لیے ہم ان کی دہائی دیتے نذر و نیاز کرتے ہیں۔ عموماً مشرکین اسی خیال باطل میں مبتلا ہیں، اس کے رد میں فرماتا ہے۔ لایملکون مثقال ذرۃ فی السمٰوٰت ولا فی الارض کہ ان کا آسمانوں اور زمین میں کچھ بھی اختیار نہیں۔ (۲)۔ بعض یہ سمجھتے تھے کہ آسمان تو خدا تعالیٰ نے خود بنائے ہیں اور زمین اور وہاں کی چیزیں کواکب اور حرکات و طوالع کے وسیلہ سے بنائے ہیں اور اسی کے قریب قریب حکمائے یونان کا خیال ہے کہ اس نے عقل اول کو بنایا، پھر اسی کے وسیلہ سے اور چیزیں اس کے رد میں فرماتا ہے۔ ومالھم فیھما من شرک سو ان کا ان میں کچھ بھی حصہ نہیں۔ (۳) بعض یہ خیال کرتے تھے کہ ملائکہ اور علویات اور ارواح عالیہ خدا تعالیٰ کے پیدا کرنے سے اور روزی دینے اور مارنے وغیرہ حوادث میں مددگار ہیں، ان کی اعانت کی اس کو حاجت پڑتی ہے، اس لیے ان چیزوں کے نام سے تانبے اور پیتل اور پتھر اور دیگر فلزات کے بت بنا رکھے تھے اور ان کی پرستش اور نذر و نیاز کے دستورات بھی قائم کر رکھے تھے، ان کے رد میں فرماتا ہے۔ ومالھم منھم من ظھیر کہ اس کو کسی کی مدد کی حاجت نہیں نہ کوئی اس کا مددگار ہے، سب کچھ آپ ہی کرتا ہے۔ (۴) بعض یہ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ بلند مرتبہ ہیں۔ خدا تعالیٰ سے کہہ کر ہماری حاجات کو روا کروا دیتے ہیں، اس لیے ان کی نذر و نیاز اور پکارنا ضروری ہے، اس کے رد میں فرماتا ہے۔ ولا تنفع الشاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ کہ اس کی اجازت بغیر کوئی سفارش بھی نہیں کر سکتا۔ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کی اجازت ہو چکی ہے اور وہاں پھر بھی ہو گی۔ فرماتا ہے کہ جن ملائکہ اور

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

روحانیات کو تم اس کے گھر کا مختار سمجھتے ہو، ان کی خود خوف کے مارے یہ حالت ہے کہ وہ جب کوئی حکم صادر ہوتا ہے تو گھبرا جاتے ہیں۔ اذن کے منتظر رہتے ہیں، جب وہ گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتا ہے کیا حکم صادر ہوا ان میں سے بعض بتلاتے ہیں کہ حق بات کا حکم ہوا یعنی فلاں حکم۔ بخاری و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ جب آسمانوں پر کوئی حکم صادر ہوتا ہے تو وحی کے مارے فرشتے پر جھاڑنے لگتے ہیں، جب گھبراہٹ دور ہوتی ہو تو پوچھتے ہیں کیا حکم ہوا، فرشتے کہتے ہیں۔ حق، اکثر مفسرین اس بات کو ملائ اعلیٰ اور ملائکہ کے بارے میں کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں شافع و مشفوع کے بارے میں ہے۔ قیامت کے روز قل من یرزقکم یہاں سے یہ بات سب مشرکوں کو بتاتا ہے کہ کسی کی عبادت اور نذر و نیاز کا کمتر فائدہ یہ ہے کہ رزق دے۔ سو یہ بھی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جس قدر روزی کے اسباب آسمانی یا زمینی ہیں سب اسی کے ہاتھ میں ہیں، بارش کا برسانا گرمی و سردی کا بدلنا۔ حجت تمام کر کے جاہل مخاطبوں کو قائل کرنے کا طریقہ ارشاد فرماتا ہے۔ وانا او ایاکم لعلی ھدی او فی ضلال مبین مخاطب کو اگر یوں کہا جاوے کہ تو غلطی میں ہے تو اس کو جوش آجاوے اور حق بات کی تحقیق چھوڑ کر مقابلہ کو آمادہ ہو جاوے۔ برخلاف اس کے جب اس کو یوں کہا جائے کہ ہم میں سے ایک نہ ایک تو ضرور غلطی پر ہے اور ہمیشہ غلطی میں پڑا رہنا اچھا نہیں، اس لیے غور کرنا چاہیے ایسی بات سے وہ امید ہے کہ غور کرے اور حق پر آجائے اس کو حسن کلام کہتے ہیں۔ اس بات پر اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو مامور کیا کہ ان سے یوں کہو باوجودیکہ حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنے ہادی و مہتدی ہونے میں کوئی بھی شبہ نہ تھا۔ قل لا تسئلون عما اجرمنا.... الخ یہ کلام اور بھی مخاطب کو نرم کرتا ہے، اس لیے جرم کو اپنی طرف منسوب کیا۔

اور یہ کہہ دیا کہ ہر ایک کو اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی پڑے گی، پس حق کے تلاش کرنے میں اور بھی کوشش کرنی چاہیے۔ قل یجمع بیننا .... الخ یہ کلام اور بھی مخاطب کو حق کی طلب پر آمادہ کرتا ہے، صرف غلطی سے بچنا ہی مقصود نہیں جو ایک عمدہ بات ہے بلکہ قیامت کے دن خدا کے سامنے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فیصلہ بھی ہوتا ہے۔ قل ادعوا الذین.....الخ پھر اصل مدعا کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ غیر اللہ کو یا دفع ضرر کے لیے پوجتے ہیں، سو اس کا رد پہلے کر دیا تھا۔ بقولہ قل ادعو الذین کہ کوئی ضرر دور نہیں کر سکتا یا امید نفع کے لیے سو اس کا ابطال بھی کر دیا۔ قل من یرزقکم کہ کوئی نافع نہیں اور بعض لوگ محض مستحق عبادت ہونے کی وجہ سے پوجتے ہیں۔ سو ان کا رد اس جگہ کرتا ہے کہ مجھے دکھاؤ وہ کون مستحق عبادت ہے؟ (تفسیر حقانی)

فہم سلف نمبر 2: علامہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الاندلسی المحاربیؒ (المتوفی: 542ھ) لکھتے ہیں:

وقوله الَّذِينَ يريد الملائكة والأصنام وذلك أن قريشا والعرب كان منهم من يعبد الملائكة. ومنهم من يقول نعبدها لتشفع لنا ونحو هذا. فنزلت هذه (تفسیر المحرر الوجیز)

یعنی "الَّذِينَ" سے مراد فرشتے اور بت ہیں اور یہ اس لیے قریشیوں اور عربوں میں سے بعض فرشتوں کی عبادت کرتے تھے اور بعض ان میں سے کہتے تھے کہ ہم ان کی عبادت اس لیے کرتے ہیں تاکہ وہ ہماری سفارش کریں اور مثل اس کے نازل ہوئی یہ آیت۔

فہم سلف نمبر 3: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ (المتوفی: 671ھ) لکھتے ہیں:

أَيْ أَنَّ الشَّفَاعَةَ لَا تَكُونُ مِنْ أَحَدٍ هَؤُلَاءِ الْمَعْبُودِينَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَصْنَامِ۔ (تفسیر قرطبی)

یعنی من دون اللہ سے مراد فرشتے، انبیاء اور بت ہیں۔

فہم سلف نمبر 4: علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاویؒ (المتوفی: 685ھ) لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لیس لملك ولا نبي من الأنبياء أن يتكلم ذلك اليوم إلا بإذنه. (تفسیر البیضاوی)

یعنی نہیں اختیار ہوگا کسی فرشتے کو اور نہ انبیاء میں سے کسی نبی کو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بولنے تک کا اس دن۔

فہم سلف نمبر5: علامہ أبو حيان محمد بن يوسف بن علي بن يوسف بن حيان أثير الدين الأندلسيؒ (المتوفی: 745ھ) لکھتے ہیں:

وَإِنْ كَانُوا مَلَائِكَةً أَوْ غَيْرَهُمْ مِمَّنْ عُبِدَ، كَعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَشَفَاعَتُهُمْ إِذَا وُجِدَتْ تَكُونُ لِمُؤْمِنٍ، وَإِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ: اسْتِثْنَاءٌ مُفَرَّغٌ. فَالْمُسْتَثْنَى مِنْهُ مَحْذُوفٌ تَقْدِيرُهُ: وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ۔ (تفسیر البحر المحیط)

یعنی اگر مراد فرشتے اور ان کے علاوہ جن کی عبادت کی گئی جیسے حضرت عیسیٰؑ تو شفاعت ان کی جب پائی جائے گی تو مومن کے لیے ہی ہوگی۔ إِلَّا کی استثناء مفرغ ہے اور مستثنیٰ منہ محذوف ہے، اصل عبارت یوں ہوگی.. وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ۔

دعوت فکر

پیر کرم شاہ بریلوی، مولانا جلال الدین، علامہ حقانی، علامہ ابن عطیہ، علامہ قرطبی، علامہ اندلسی، علامہ بیناوی وغیرہ کی تصریحات سے واضح ہوا کہ اس آیت میں "الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ" سے مراد انبیاء و اولیاء کرام، فرشتے ہیں جن کو مشرکین حاجت روائی کے لیے پکارتے ہیں اور ان کی نذر و نیاز دیتے ہیں۔ لفظ من دون اللہ کے عموم و شمول میں تحریف کرنا اور آیت کے کلمات مبارکہ اور قرائن قطعیہ کو نظر انداز کر کے ہر جگہ تردید شرک کے مقام پر بت، بت کا ورد کرنا قرآن کریم کی صریح تکذیب نہیں تو اور کیا ہے۔

تمام غالی صاحبان کو دعوت فکر ہے کہ آیت کے کلماتِ مبارکہ پر غور کریں اور حضرات مفسرین کی تصریحات کو بار بار ملاحظہ فرمائیں اور آیت کو بتوں کے ساتھ خاص کرنے کے دعویٰ پر نظر ثانی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فرمائیں۔ ابھی تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے بند ہونے کے بعد سوائے حسرت وافسوس کے کوئی چارہ کار نہیں ہو گا۔

شاہد12 (سورہ الرعد آیت 14)

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ○ (سورہ الرعد آیت 14)

ترجمہ: پکار کے لائق ہونا اللہ ہی کا خاصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو یہ لوگ (مصائب وحوائج میں) پکارتے ہیں وہ ان کی درخواست کو اس سے زیادہ منظور نہیں کر سکتے جتنا پانی اس شخص کی درخواست کو منظور کرتا ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے تاکہ وہ اسکے منہ تک (اڑ) کر آجاوے اور وہ اسکے منہ تک (از خود) آنے والا نہیں اور کافروں کی درخواست (ان معبودان باطل سے) کرنا محض بے اثر ہے۔

فائدہ

آیت میں تین اُمور کا بیان ہے۔(۱) دعویٰ (۲) دلیل (۳) منکرِ دعویٰ کا حکم۔ "لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ" "پکار کے لائق ہونا اللہ ہی کا خاصہ ہے دعویٰ ہے "وَالَّذِينَ يَدْعُونَ" الآیۃ دعویٰ کی دلیل ہے، "مَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ" بیانِ حکم ہے، اس آیت کی پوری تفسیر احقر کی کتاب شواہد التوحید صفحہ 446 تا 450 ملاحظہ فرمائیں۔

تائید نمبر1: پیر کرم شاہ بریلوی لکھتا ہے:

اس سے کسی کو یہ غلط فہمی پیدا نہ ہو کہ اگر لکڑی یا پتھر سے گھڑی ہوئی کسی مورتی سے یہ معاملہ کیا جائے تو کفر اور شرک ہے لیکن اگر کسی انسان سے جو زندہ ہے جس کی آنکھیں ہیں وہ ان سے دیکھتا ہے جس کے کان ہیں وہ ان سے خوب سنتا ہے اس سے یہ معاملہ کیا جائے تو شرک نہ ہو گا بلاشبہ وہ بھی مشرک

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہو گا۔ جس طرح مشرکین ان مجسموں کو اپنا الٰہ اور معبود سمجھا کرتے تھے۔ اگر کسی انسان کے متعلق بھی کسی کا یہ عقیدہ ہو تو وہ قطعاً مشرک ہو گا۔ (ضیاء القرآن)

تائید نمبر2: بریلوی محقق غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

تفسیر: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (بطور حقیقی حاجت روا کے) اسی کے پکارنا حق ہے، اور جو لوگ کسی اور کو (حقیقی حاجت روا سمجھ کر) پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کا کوئی جواب نہیں دے سکتے، ان کا پکارنا اس شخص کی طرح ہے، جو (دور سے) پانی کی طرف اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے تاکہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں ہے اور کافروں کی پکار صرف گمراہی میں ہے۔ (الرعد :14) (تفسیر تبیان القرآن)

التماس

غالی صاحبان سے التماس ہے کہ پیر کرم شاہ بریلوی اور غلام رسول سعیدی بریلوی کی تائیدی عبارات کو غور سے پڑھیں پیر صاحب نے تصریح فرمادی کہ جو معاملہ کسی بت اور پتھر کے ساتھ کرنا شرک ہے وہی معاملہ کسی انسان (نبی، ولی) کے ساتھ کرنا بھی خالص شرک ہی ہو گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی بت کو حاجات میں پکارنا یا اس کے نام کی نذر و نیاز دینا تو شرک ہو اور کسی نیک ہستی کے ساتھ یہ معاملہ کرنا شرک نہ ہو ایسا ہرگز نہیں۔ اور سعیدی صاحب نے معاملہ کی وضاحت کرتے ہوئے حاجتوں میں پکارنا ہی مراد لیا ہے۔ تو حاصل یہ ہو گا کہ جس طرح بتوں وغیرہ کو حاجات میں پکارنا ان کے نام نذر و نیاز دینا شرک ہے اسی طرح کسی بزرگ ہستی کی قبر پر یا دور سے حاجت روا سمجھ کر پکارنا خالص شرک ہے۔ جس کی تردید کے لیے قرآن کریم کو نازل کیا گیا ہے۔ تو کلمہ من دون اللہ کے عموم میں جیسے بت داخل ہیں اسی طرح اولیاء، پیر فقیر بھی داخل ہوں گے۔ اور ان آیات میں جیسے بت پرست مشرکوں کا رد ہے اسی طرح قبر پرست مشرکوں کا بھی رد ہو گا۔ ان آیات مبارکہ کو بتوں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے ساتھ خاص کرنا اور انبیاء واولیاء کرام کو عموم کلمہ سے خارج قرار دینا خالص تحریف نراز ندقہ اور سراسر الحاد ہے۔

فہم سلف نمبر1: مرشد تھانوی لکھتے ہیں:

''وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ'' اس سے غیر اللہ احیاواموات سے استغاثہ کرنے والوں کا خسران معلوم ہوتا ہے اور یہ بلا کثرت سے پھیل گئی ہے۔(بیان القرآن ص277،ج2)

فہم سلف نمبر2: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

دَعْوَةُ الْحَقِّ أي الدعاء والتضرع الثابت الواقع في محله المجاب عند وقوعه.....

له دعوة المدعو الحق الذي يسمع فيجب،(تفسیر روح المعانی)

فہم سلف نمبر3: امام الحرمین علامہ جابر بن موسیٰ بن عبد القادر بن جابر ابو بکر الجزائریؒ لکھتے ہیں:

من دون الله من سائر المعبودات.....هذا مثل من يعبد غير الله تعالى بدعاء أو ذبح أو نذر أو خوف أو رجاء فهو محروم الاستجابة خائب في مسعاه ولن تكون له عاقبة إلا النار والخسران(ایسر التفاسیر)یعنی من دونہ سے مراد تمام وہ ہستیاں ہیں جن کو پکارا گیا یہ مثال ہے اس شخص کی جو غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے پکارنے کی صورت میں یا اس کے نام پر جانور ذبح کرنے کی صورت میں یا اس کے نام کی نذر منت مانتا ہے یا اس سے ڈرتا ہے یا اس غیر سے اُمید رکھتا ہے وہ شخص استجابت سے محروم اپنی کوشش میں ناکام اور قطعی انجام اس کا آگ ہے۔

فہم سلف نمبر4: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان لکھتے ہیں:

یہاں ایک تمثیل سے سمجھایا کہ مشرکین جن معبودانِ باطلہ کو پکارتے ہیں ان کو پکارنا اور ان سے حاجت بر آری کی استدعاء کرنا بالکل بے سود اور رائیگاں ہے۔ غیر اللہ کو پکارنے کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ایک پیاسا پانی کو ہاتھ سے اشارہ کر کے اپنی طرف بلائے تاکہ خود بخود اس کے منہ میں پہنچ کر اس

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کی پیاس بجھائے بعینہ یہی حال مشرک کا ہے جس طرح پانی کو بلانا بے فائدہ ہے اسی طرح غیر اللہ کو حاجات و مشکلات میں پکارنا بے سود ہے۔ جس طرح پانی میں بلانے والے کی آواز کا شعور نہیں اور نہ اس کی ضرورت و حاجت کا احساس ہے اسی طرح معبودان باطلہ بھی اپنے پکارنے والوں کی پکار اور ان کی حاجات و مصائب سے بے خبر ہیں۔ "وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ" کافروں کا غیر اللہ کو پکارنا سراسر گمراہی ہے اور بالکلیہ بے سود اور رائیگاں ہے۔ (تفسیر جواہر القرآن)

دعوت فکر

مرشد تھانویؒ، علامہ آلوسیؒ، علامہ جزائریؒ اور شیخ القرآنؒ کی ان تصریحات سے واضح ہوا کہ آیت میں مذکور لفظ "من دونہ" ہر اس ہستی، پیر فقیر وغیرہ کو شامل ہے جس کو مشرکین حاجات میں پکارتے ہیں اور ان سے استغاثہ کرتے ہیں۔ اس آیت میں غیر اللہ کو حاجت روائی کے لیے غائبانہ پکارنے والوں کو صریح طور پر کافر قرار دیا گیا۔ جیسا کہ "وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ" کے کلماتِ مبارکہ سے واضح ہے اور یہی مفہوم اکابر مفسرین نے سمجھا ہے۔ اس سے ان لوگوں کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیئے جو مشرکین کے وکیل بن کر دعا و پکار جیسے اہم عقیدہ کو طرح طرح کی تاویلیں کر کے فروعی قرار دیتے ہیں۔ اور شرک و توحید کو گڈمڈ کر کے تلبیس الحق بالباطل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

شاہد 13 (سورہ یونس آیت 106)

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

(سورہ یونس آیت 106)

ترجمہ: اور (یہ حکم ہوا ہے کہ) اللہ تعالیٰ (کی توحید) کو چھوڑ کر ایسی چیز کو مت پکارو جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ ہی کوئی ضرر پہنچا سکے پھر اگر (بالفرض) ایسا کیا (غیر اللہ کو مصائب میں پکارا) تو تم اس حالت میں (اللہ کا) حق ضائع کرنے والے ہو جاؤ گے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تائید نمبر1 بریلوی محقق غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ عبادت کرنے میں اور دعا کرنے میں صرف اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنا واجب ہے اور جو شخص اپنی عبادت میں یا اپنی دعا میں غیر اللہ کی طرف متوجہ ہوا اس نے مشرکوں کا سا کام کیا۔ (تفسیر تبیان القرآن)

تائید نمبر2: مفتی مظہر اللہ دہلوی بریلوی لکھتا ہے:

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے وقت یہ فرمایا کہ ہر طرح کی مدد کی خواہش تجھ کو اللہ تعالیٰ ہی سے کرنی چاہیے۔ کیونکہ تمام دنیا تجھ کو ضرر پہنچانا چاہے یا نفع جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو نہ کوئی تجھ کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ کچھ ضرر پہنچا سکتا ہے۔ (تفسیر مظہر القرآن)

التماس

غالی صاحبان سے التماس ہے کہ محقق سعیدی اور مفتی مظہر اللہ بریلوی کی تائیدی عبارت کو غور سے پڑھیں کہ ان دونوں حضرات نے لفظ من دون اللہ سے ہر ماسوی اللہ مراد لیا ہے۔ اور تکوینیات کے ہر فرد سے نفع اور ضرر پہنچانے کی نفی کر دی ہے۔ اور دعا اور پکار کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ خاص کیا ہے۔ ایسی تصریحات کے باوجود لفظ من دون اللہ کو بتوں کے ساتھ خاص کرنا سوائے غوایت وشقاوت کے اور کیا قرار دیا جا سکتا ہے۔

فہم سلف نمبر1: علامہ عبدالماجد دریا آبادیؒ لکھتے ہیں:

(اے مخاطب) خطاب یہاں عام ہے ہر ناظر قرآن سے۔ (آیت) "مالا ینفعک ولا یضرک"۔ اس کے تحت میں ساری مخلوقات آگئیں۔ نفع رسانی وضرر رسانی حقیقۃً غیر اللہ میں سے کسی کے ہاتھ میں بھی نہیں (تفسیر ماجدی)

فہم سلف نمبر2: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جس طرح عبادت صرف اسی کی کریں، استعانت کے لیے بھی اسی کو پکاریں، کیونکہ ہر قسم کا نفع نقصان اور بھلائی برائی تنہا اسی کے قبضہ میں ہے۔ مشرکین کی طرح ایسی چیزوں کو مدد کے لیے پکارنا جو کسی نفع نقصان کی مالک نہ ہوں سخت بے موقع بات بلکہ ظلم عظیم (یعنی شرک) کا ایک شعبہ ہے۔ اگر بفرض محال نبی سے ایسی حرکت صادر ہو تو ان کی عظیم الشان شخصیت کو لحاظ کرتے ہوئے ظلم اعظم ہوگا۔ (تفسیر عثمانی)

فہم سلف نمبر 3: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان لکھتے ہیں:۔

"وَلَا تَدْعُ الخ"۔ پہلے "فَلَا اَعْبُدُ" میں عبادت غیر اللہ کی نفی کی گئی۔ عبادت کا جزو اعظم چونکہ دعاء اور پکار ہے اس لیے یہاں بالاستقلال غیر اللہ کی پکار سے ممانعت فرمائی۔ یعنی تیرا نفع اور نقصان جن کے قبضہ و اختیار میں نہیں۔ انہیں حاجات میں ہرگز نہ پکار، پکار کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے ہر چیز جس کے اختیار و تصرف میں ہے۔ "فلا حکم الا للہ ولا رجوع فی الدارین اِلَّا اللہ" (کبیر ج17 ص173)۔ یہ خطاب بھی ہر انسان سے ہے اگرچہ بظاہر حضور ﷺ ہی مخاطب ہیں کیونکہ آپ کی ذات سے تو غیر اللہ کو پکارنے کا ادنیٰ امکان بھی نہیں۔ "والمعنی ولا تدع ایھا الانسان من دون اللہ مالا ینفعک الخ" (خازن ج3 ص 215)۔ (تفسیر جواہر القرآن)

فہم سلف نمبر 4: علامہ احمد بن مصطفیٰ المراغیؒ (المتوفی: 1371ھ) لکھتے ہیں:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ) أي ولا تدع أيها الرسول غيره تعالى دعاء عبادة لا على سبيل الاستقلال ولا على سبيل الاشتراك بوساطة الشفعاء مالا ينفعك في الدنيا ولا في الآخرة، ولا يضرك إن تركت دعاءه ولا إن دعوت غيره.

(فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ) أي، فإن فعلت هذا ودعوت غيره كنت في هذه الحال من الذين ظلموا أنفسهم، ولا ظلم لها أكبر من الشرك بالله تعالى. فدعاؤه

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وحده أعظم العبادات. ودعاء غيره شرك وظلم للنفس. لإضافة التصرف إلى مالا يصدر منه. فهو وضع للشيء في غير موضعه.

وقد جاء في معنى الآية آيات كثيرة متفرقة في السور لانتزاع هذا الشرك من قلوب السواد الأعظم من الناس. وقد انتزع من قلوب الذين أخذوا دينهم من كتاب ربهم. وكانت عبادتهم له دعاءه بالغدو والآصال والليل والنهار. وفيها نعى على الذين هجروا تدبر القرآن وتلقوا عقائدهم من الآباء والأمهات والمعاشرين الأميين الجاهليين فتوجهوا إلى القبور فزينوها بالسرج والمصابيح ودعوها من دون الله وتقربوا إليها بالهدايا والنذور لتكشف عنهم الضر وتعطيهم ما يرجون من النفع. ويتأولون هذه الآيات الكثيرة فيزعمون أنها خاصة بعبادة الأصنام والنذر للأوثان. والتعظيم للصلبان كأن الشرك بالله جائز من بعض المخلوقين دون بعض.

ثم أكد سبحانه المعنى السالف ودحض شبهة الذين يدعون غير الله. لأنهم طالما استفادوا من دعائهم والاستغاثة بهم فشفيت أمراضهم وكشف الضر عنهم فقال: (وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ) أي وإن يمسسك الله۔ (تفسیر المراغی)

ترجمہ: اور مت پکارلے رسول ﷺ اللہ کے سوا کسی کو بطورِ عبادت کے نہ مستقل طور پر اور نہ بطورِ اشتراک کے شفاء کی وساطت سے ان ہستیوں کو جو نفع نہیں پہنچا سکتی تجھے دنیا اور آخرت میں، اور نہ نقصان دے سکتی ہیں تجھے اگر تو ان کی پکار چھوڑ دے، پس اگر کیا تو نے یہ کام تو اس وقت ظلم کرنے والوں سے ہو جائے گا، یعنی پس اگر تو نے یہ کام کیا اور کسی غیر اللہ کو پکارا تو ہو جائے اس حال میں جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے بڑھ کر نفسوں پر اور کوئی ظلم نہیں پس

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا سب سے بڑی عبادت ہے، اور اس کے سوا کسی کو پکارنا شرک اور جان پر ظلم ہے، کیونکہ اس صورت میں اختیار کی نسبت ان ہستیوں کی طرف ہو جائے گی جن سے تصرف صادر ہی نہیں ہوتا تو یہ شئے کو غیر محل میں رکھنا ہے جو ظلم ہے اس آیت کے معنی میں اور بہت سی آیات آئیں ہیں، جو سورتوں میں پھیلی ہوئی ہیں سوادِ اعظم کے دلوں سے شرک نکالنے کے لیے اور تحقیق شرک نکل چکا ہے ان لوگوں کے دلوں سے جنہوں نے اپنا مذہب کتاب اللہ سے لیا ہے اور جن کی صبح وشام رات اور دن کی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا ہے، اس آیت میں رد ہے ان لوگوں پر جنہوں نے قرآن میں غور و فکر کرنا چھوڑ دیا ہے، اور جنہوں نے اپنے عقیدے اپنے ان پڑھ جاہل ماں باپ و برادری سے حاصل کئے ہیں جس کی وجہ سے وہ انبیاء اور صالحین کی قبروں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں چراغوں کے ساتھ مزین کیا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا اور نذر و نیاز منت منوتی کے ذریعے ان کا قرب طلب کیا تاکہ وہ ان سے نقصان دور کریں اور انہیں وہ نفع دیں جس کی وہ اُمید رکھتے ہیں، اور ان آیات کثیرہ کی تاویلات کرتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ آیات بتوں کی عبادت اور بتوں کی نذر و نیاز اور صلیبوں کی تعظیم کے خاص ہیں گویا ان کے نزدیک بعض مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک کرنا جائز ہے، اور بعض کو ناجائز۔ پھر اللہ تعالیٰ نے گزشتہ مضمون کی تاکید ذکر کی اور قبر والوں کو پکارنے والوں کے شبہ کو دور کیا کیونکہ اہل قبور کو پکارنے والوں کا مقصود ان سے امراض سے شفاء حاصل کرنا اور مصیبت کو دور کرنا ہوتا ہے اس لیے فرمایا (وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ) اگر پہنچائے اللہ تجھے کوئی تکلیف (بیماری، دکھ، تنگی، فقر) تو کوئی دور کرنے والا نہیں اس تکلیف کو سوا اس کے۔

دعوت فکر

تمام خالی صاحبان سے گزارش ہے کہ علامہ ماجدیؒ، علامہ عثمانیؒ، شیخ القرآنؒ، اور بالخصوص علامہ مراغیؒ کی عبارت میں غور فرمائیں۔ کس قدر واشگاف الفاظ میں اس آیت میں مذکور لفظ من دون اللہ سے ہر

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ماسویٰ اللہ انبیاء اولیاء کرام، پیر فقیر، اہل قبور مراد لئے ہیں۔ اوران آیات کو بتوں کے ساتھ خاص بتلانے والوں پر کیسے خوبصورت انداز میں رد کیا۔ اور واضح کیا کہ جو لوگ ان آیات کو بتوں کے ساتھ خاص بتلاتے ہیں وہ بعض مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ نیز جو لوگ اہل قبور کو امراض سے شفاء حاصل کرنے کے لیے اور مصیبت کو دور کرنے لیے پکارتے ہیں۔ اکابر نے انکو منصوص مشرک قرار دیا ہے آیت کے کلماتِ مبارکہ کے عموم اور تصریحات اکابر کو مد نظر رکھ کر انصاف کا دامن تھام کر فیصلہ کیجئے کہ ان آیات کو بتوں کے ساتھ خاص کرنا اوران سے مراد انبیاء اولیاء کرام لینے کو گستاخی قرار دینا کس قدر ضلالت اور قرآن کریم سے بغاوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ضد، عناد اور تعصب چھوڑنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شاہد 14 (سورۃ النحل آیت 20/21/22)

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ○ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ○ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ○ (سورۃ النحل آیت 20/21/22)

ترجمہ: اور جن کو پکارتے ہیں (مصائب وحوائج میں) اللہ کے سوا کچھ پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے ہوئے ہیں۔ مردے ہیں جن میں جان نہیں اور نہیں جانتے کب زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ معبود تمہارا معبود ہے اکیلا سو جن کو یقین نہیں آخرت کی زندگی کا ان کے دل نہیں مانتے اور وہ مغرور ہیں۔

اشارات وفوائد

☆.... لفظ "الَّذِينَ.... لَا يَخْلُقُونَ... هُمْ... يُخْلَقُونَ.... وَمَا يَشْعُرُونَ" پانچوں کلمات اپنی اصل وضع کے اعتبار سے ذوی العقول ہی کے لیے وضع کیے گئے ہیں، جو اہل علم پر پوشیدہ نہیں اس لیے اس آیت میں من دون اللہ کو بتوں کے ساتھ بطورِ حصر خاص کرنا بدترین تحریف اور تکذیب قرآن کی خطرناک صورت ہے۔ ہاں البتہ بطورِ تاویل یا تغلیب بتوں کو بھی شامل کرنا درست ہو جائے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

گا جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

☆..... آیت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ﴿1﴾ من دون اللہ سے مراد صرف وہ حضرات انبیاء، اولیاء اور پیر فقیر ہوں جن کے مرنے کے بعد مشرکین نے ان کو پکارا "وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ" اور نہیں جانتے کب زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے کے کلمات مبارکہ سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ نیز ہمیشہ سے عموماً مشرکین مرے ہوئے بزرگوں ہی کو پکارتے رہے اور آج کا کلمہ گو مشرک بھی مرے ہوئے بزرگوں کو پکارتا ہے۔ ﴿2﴾ من دون اللہ سے مراد مرے ہوئے بزرگ اور جو فی الحال زندہ ہیں جیسے حضرت عیسیٰؑ اور فرشتے سب مراد ہوں تو آیت میں عموم مجاز ہو گا اور معنی یہ ہو گا جو مر چکے ہیں فی الحال مردہ اور جن پر ابھی تک موت نہیں آئی وہ بھی مآل اور نتیجے کے اعتبار سے مردہ ہیں، کیونکہ وہ بھی محل موت ہیں۔ جب مریں گے تو اموات غیر احیاء کا حقیقی فرد بن جائیں گے۔

☆..... اموات کی تاکید غیر احیاء کے ساتھ کرنے سے مقصود حیات الاموات کے معتقدین کی تردید کرنا معلوم ہوتا ہے۔

☆..... اموات کے بعد غیر احیا کا ذکر اس لیے فرمایا کہ مشرکین جن مرے ہوئے بزرگوں کو پکارتے ہیں تو انہیں زندہ سمجھ کر پکارتے ہیں۔ تو ان کے عقیدہ شرکیہ کی بنیاد ہی کو ختم کرنا مقصود ہے۔

☆... نفی حیات سے لوازم حیات کی بھی نفی ہو گی۔

تائید نمبر ۱: امام اہل بدعت احمد رضا خان صاحب بریلوی آیت اموات غیر احیا سے مرزائیہ کا استدلال کا رد کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

بر تقدیر اوّل قضیہ کا اتنا مفاد کہ کسی نہ کسی زمانے میں ان کو موت عارض ہو، یہ ضرور عیسیٰ و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے لئے ثابت، بیشک ایک وقت وہ آئے گا کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے اور روز قیامت ملائکہ کو بھی موت ہے، اس سے یہ کب ثابت ہوا کہ موت ہو چکی، ورنہ "يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ" میں ملائکہ بھی داخل ہیں، لازم کہ وہ بھی مر چکے ہوں، اور یہ باطل ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تفسیر انوار التنزیل میں ہے:(اَمْوَات) حالاً او مآلاً غیر احیاءٍ بالذّاتِ لیتناول کُلَّ معبودٍ (مردے حال میں یا آئندہ غیر زندے بالذات تاکہ ہر معبود کو شامل ہو)۔انوار التنزیل (تفسیر بیضاوی) آیۃ۲۱/ ۱۶ مصطفی البابی مصر،۱/ ۲۷۰)

تفسیر عنایۃ القاضی میں ہے:فالمراد مالا حیوۃ لہ سواء کان لہ حیوۃ ثم مات کعزیر او سیموت کعیسٰی والملٰئکۃ علیھم السلام او لیس من شانہ الحیوۃ کالاصنام یعنی ان اموات سے عام مراد ہے خواہ اس میں حیات کی قابلیت ہی نہ ہو جیسے بت، یا حیات تھی اور موت عارض ہوئی جیسے عزیر، یا آئندہ عارض ہونے والی ہے جیسے عیسٰی وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(عنایۃ القاضی حاشیۃ الشہاب علی تفسیر البیضاوی آیۃ۲۱/ ۱۶، دار صادر بیروت،۵/ ۳۲۲)(فتاوی رضویہ صفحہ 624 جلد 15)

اعلانِ حق

خان صاحب بریلوی کی عبارت سے واضح ہوا کہ اس آیت میں مذکور لفظ "من دون اللہ" کے عموم میں انبیاء واولیاء کرام، فرشتے سب داخل ہیں۔جن کی مشرکین پکار کرتے ہیں۔اس آیت کو بتوں کے ساتھ خاص کرنا عموم قرآنی اور تصریحات مفسرین کے اس قدر خلاف ہے کہ احمد رضا خان جیسا معاند بھی اعلان حق پر مجبور ہو گیا۔اس کے بعد بھی اگر کوئی بدبخت اس آیت کو بتوں کے ساتھ خاص کرنے کی تحریف کا مرتکب ہو تو وہ احمد رضا خان سے بھی بڑھ کر محرف قرآن ہو گا۔خواہ اپنے آپ کو دیوبند کی طرف منسوب ہی کیوں نہ کرتا ہو۔

تائید نمبر2:مولانا محمد شفیع لکھتے ہیں:

وہ (معبودین) مردے (بے جان) ہیں (خواہ دوام جیسے بت یا فی الحال جیسے وہ لوگ جو مر چکے ہیں یا فی المال جو مریں گے مثلاً جن اور عیسٰی (علیہ السلام) وغیرہم) زندہ (رہنے والے) نہیں (پس خالق تو کیا ہوتے) اور ان (معبودین) کو (اتنی بھی) خبر نہیں کہ (قیامت میں) مردے کب اٹھائے جائیں گے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(یعنی بعض کو تو علم ہی نہیں اور بعض کو تعیین معلوم نہیں اور معبود کے لئے علم تو محیط چاہئے۔ (تفسیر معارف القرآن)

فہم سلف نمبر 1: شاہ عبد القادر دہلوی لکھتے ہیں:

تفسیر: شاید یہ ان کو فرمایا جو مرے بزرگوں کو پوجتے ہیں۔ (حاشیہ موضح القرآن)

تذکرہ: حضرت شاہ صاحب نے لفظ شاید سے آیت کے دوسرے مفہوم کی طرف اشارہ کیا ہے اور پہلا مفہوم بیان کر کے اسی کو ترجیح دی ہے جیسا کہ اشارات میں ہم نے اشارہ کیا ہے۔

فہم سلف نمبر 2: علامہ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

یعنی جن چیزوں کو خدا کے سوا پوجتے ہیں سب مردے (بے جان) ہیں۔ خواہ دواماً مثلاً بت، یا فی الحال مثلاً جو بزرگ مر چکے اور ان کی پوجا کی جاتی ہے یا انجام و مآل کے اعتبار سے مردہ ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح، روح القدس اور ملائکہ اللہ، جس کی بعض فرقے پرستش کرتے تھے بلکہ جن و شیطان بھی جن کو بعض مسموخ الفطرت پوجتے ہیں سب پر ایک وقت موت طاری ہونے والی ہے۔ پس جس چیز کا وجود دوسرے کا عطا کیا ہوا ہو اور وہ جب چاہے چھین لے، اسے خدا کس طرح کہہ سکتے ہیں؟ یا عبادت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے؟

یعنی یہ عجیب خدا ہیں جنہیں کچھ خبر نہیں کہ قیامت کب آئے گی اور وہ خود یا ان کے پرستار کب حساب و کتاب کے لیے اٹھائے جائیں گے۔ ایسی بے جان اور بے خبر ہستیوں کو خدا بتلانا انتہا درجہ کی حماقت اور جہل ہے۔ (تفسیر عثمانی)

فہم سلف نمبر 3: علامہ اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

مردے ہیں جن میں جان نہیں خواہ دواماً جیسے بت یا فی الحال جیسے جو مر چکے یا فی المآل جیسے جو مریں گے مثلاً فرشتے اور جن اور عیسیٰ علیہ السلام۔ (تفسیر بیان القرآن)

فہم سلف نمبر 4: علامہ عبد الماجد دریا آبادی لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(آیت) "اموات غیر احیاء"۔ یہ صفت کسی نہ کسی معنی میں سارے معبودان باطل میں مشترک پائی جاتی ہے۔ مورتیوں کا بے جان ہونا تو ظاہر ہی ہے۔ باقی جن "بزرگوں" کی پرستش کی جاتی ہے، وہ بھی یا تو وفات پائے ہوئے ہوتے ہیں، اور یا عنقریب وفات پانے والے ہیں۔

(تفسیر ماجدی)

فہم سلف نمبر 5: علامہ احمد سعید دہلویؒ لکھتے ہیں:

وہ مردے ہیں بے جان زندہ نہیں ہیں اور ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ قیامت کب آئے گی اور مردے کب اٹھائے جائیں گے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں: شاید یہ ان کو فرمایا جو مرے ہوئے بزرگوں کو پوجتے ہیں (تفسیر کشف الرحمٰن ص 1511، ج 2)

فہم سلف نمبر 6: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان" لکھتے ہیں:۔

"اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ" یہ تیسری دلیل پر متفرع ہے یعنی سب کچھ جاننے والا تو اللہ تعالیٰ ہے اور مشرکین کے مزعومہ معبود تو فوت ہو چکے ہیں، وہ ان کی دعاء اور پکار سے بے خبر ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ قبروں سے کب اٹھائے جائیں گے۔ "اَلَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ" سے عموم مجاز کے طور پر مشرکین کے تمام معبود مراد ہیں خواہ وہ جماد ہوں خواہ ذوی العقول ہوں وجوز ان یکون المراد من المخبر عنه بما ذکر ما یتناول جمیع معبوداتهم من ذوی العقول و غیرهم فیرتکب فی (اموات) عموم المجاز لیشمل ماکان له حیاة ثم مات کعزیر او سیموت کعیسی والملائکة علیهم الصلوة والسلام و ما لیس من شانه الحیاة اصلا کالاصنام (روح ج 14 ص 120)۔

شاہ عبدالقادر دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ موضح قرآن میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔ "شاید یہ ان کو فرمایا جو مرے بزرگوں کو پوجتے ہیں"۔ علامہ شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں:۔ یعنی جن چیزوں کو خدا کے سوا پوجتے ہیں سب مردے (بے جان) ہیں۔ خواہ دواماً مثلاً بت یا فی الحال مثلاً جو بزرگ مر چکے اور ان کی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پوجا کی جاتی ہے یا انجام و مآل کے اعتبار سے مردہ ہیں مثلاً حضرت مسیح، روح القدس اور ملائکۃ اللہ جن کی بعض فرقے پرستش کرتے ہیں الخ (تفسیر عثمانی) لہذا جب سب کچھ کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے تو پھر حاجات میں صرف اسی کو پکارو اور غیر اللہ کو مت پکارو۔ (تفسیر جواہر القرآن)

فہم سلف نمبر 7: علامہ ناصر الدین أبو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: 685ھ)

لکھتے ہیں:

أَمْوَاتٌ هم أموات لا تعتريهم الحياة. أو أموات حالاً أو مآلاً. غَيْرُ أَحْيَاءٍ بالذات ليتناول كل معبود، والإله ينبغي أن يكون حياً بالذات لا يعتريه الممات. وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ولا يعلمون وقت بعثهم، أو بعث عبدتهم فكيف يكون لهم وقت جزاء على عبادتهم، والإله ينبغي أن يكون عالماً بالغيوب مقدراً للثواب والعقاب، وفيه تنبيه على أن البعث من توابع التكليف۔ (تفسیر البیضاوی)

یعنی اموات کا حتم مبتدا مقدر ہے، ان میں حیات آئی ہی نہیں یا فی الحال مردہ ہیں یا مآل کے اعتبار سے مردہ ہیں ہمیشہ زندہ نہیں یہ تعمیم اس لئے ہے تاکہ ہر معبود من دون اللہ کو شامل ہو جائے اور الٰہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ ہو اور اس پر کبھی موت نہ آئے اور نہیں جانتے کہ خود انہیں زندہ کر کے کب اٹھایا جائے گا یا ان کے عابدین کو زندہ کر کے کب اٹھایا جائے گا اور الٰہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ غیب دان ہو، عذاب و ثواب کی مقدار کو جانتا ہو.. الخ

فہم سلف نمبر 8: علامہ أحمد بن محمد بن عمر شہاب الدین الخفاجی المصری الحنفی لکھتے ہیں:

(أو أموات حالاً أو مآلاً) هو جواب آخر. وأو في قوله أو أموات للتنويع لا للترديد ومنع الجمع. وهو على هذا متناول لجميع معبوداتهم ففي لفظ أموات عموم المجاز فالمراد ما لا حياة له سواء كان له حياة، ثم مات كعزير أو سيموت كعيسى، والملائكة عليهم الصلاة والسلام أو ليس من شأنه الحياة كالأصنام فهو شامل لذوي العلم

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وغیرھم (حَاشِيَةُ الشِّهَابِ عَلَى تفسيرِ البَيضَاوِي (المُسَمَّاة: عِنَايَةُ القَاضِي وكِفَايَةُ الرَّاضِي عَلَى تفسيرِ البَيضَاوي)

یعنی مفسر بیضاوی کا قول "أو أموات حالاً أو مآلاً" دوسرا جواب ہے اور لفظ او لفظ أموات کے شروع میں تنویع کے لیے ہے نہ کہ تردید کے لیے ہے اور آیت اس صورت میں تمام معبودوں کو شامل ہوگی پس لفظ اَموات میں عموم مجاز ہے، پس مراد وہ ہے جس میں حیات نہیں برابر ہے کے پہلے حیات تھی ،پھر مر گیا جیسے حضرت عزیرؑ یا عنقریب مرے گا جیسے حضرت عیسیٰؑ اور فرشتے یا جس کی شان سے حیات ہے ہی نہیں تو آیت شامل ہوگی ذی علم اور غیر ذی علم دونوں کو۔

فہم سلف نمبر 9: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

وجوز أن يكون المراد من المخبر عنه بما ذكر ما يتناول جميع معبوداتهم من ذوي العقول وغيرهم فيرتكب في أَمْوَاتٌ عموم المجاز ليشمل ما كان له حياة ثم مات كعزيز أو سيموت كعيسى والملائكة عليهم الصلاة والسلام وما ليس من شأنه الحياة أصلا كالأصنام. (تفسیر روح المعانی)

یعنی جائز ہے کہ یہاں من دون اللہ سے ان کے تمام معبود ذوی العقول (نبی ،ولی ،فرشتے اور جن) اور غیر ذوی العقول مراد ہوں تو اموات میں عموم مجاز ہوگا تاکہ ان کو بھی شامل ہو جائے جن پر موت آچکی ہے جیسے حضرت عزیرؑ اور ان کو بھی شامل ہے، جن پر عنقریب موت آئے گی، جیسے عیسیٰؑ اور فرشتے اور ان کو بھی شامل ہو، جن کی شان سے بالکل حیات نہیں، جیسے بت۔

فہم سلف نمبر 10: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں:

وان كان المراد به كلما عبد غير الله فالمعنى هم أموات فى أنفسها غير احياء بالذات بل حياتهم مستعارة من الحي القيوم وكلما هذا شأنه لا يكون الها: وما يَشْعُرُونَ لكونهم أمواتا مخلوقين أَيَّانَ اى متى يُبْعَثُونَ (21) يعنى ليس بعثهم ولا بعث

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عبدتهم باختيارهم ولا في حيز علمهم فكيف يقدرون على جزاء من عبدهم فاي فائدة في عبادتهم فلا يستحقون العبادة وفيه تنبيه على ان البعث من لوازم التكليف (تفسیر مظہری)

اور اگر اس سے مراد ہر وہ ہستی جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی ہو تو معنیٰ یہ ہو گا کہ وہ (معبود) بذات خود مردے ہیں' زندہ نہیں ہیں۔ ان کی زندگی خود بخود نہیں بلکہ ایک حیّ و قیوم کی عطا کردہ ہے۔ اور ہر وہ جس کا یہ حال ہو الٰہ نہیں بن سکتا۔

وما يشعرون ايان يبعثون اور ان کو خبر ہی نہیں کہ مردے کب زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے۔ یعنی ان کا دوبارہ اٹھایا جانا نہ ان کے اختیار میں ہے' نہ ان کے پرستاروں کا دوبارہ زندہ کیا جانا ان کے بس میں ہے' نہ اپنے پجاریوں کا زندہ کر کے اٹھایا جانا ان کو معلوم ہے' پھر اپنے پرستاروں کو وہ جزا کیسے دے سکتے ہیں اور ان کی پرستش کا کیا فائدہ ہے اور کس طرح وہ معبودیت کے مستحق قرار پا سکتے ہیں۔

فہم سلف نمبر 11: علامہ عبد اللہ بن أحمد بن محمود حافظ الدین النسفیؒ (المتوفی: 710ھ) لکھتے ہیں:

والآلهة الذين يدعوهم الكفار (تفسیر المدارک)

یعنی من دون اللہ سے مراد وہ سب ہستیاں ہیں، جن کو مشرک پکارتے ہیں۔

فہم سلف نمبر 12: علامہ برہان الدین البقاعیؒ لکھتے ہیں:

يكون صالحاً لكل مخلوق ادعى فيه الإلهية (تفسیر نظم الدرر)

یعنی یہاں من دون اللہ سے مراد ہر وہ مخلوق ہو سکتی ہے جس میں اُلوہیت کا دعویٰ کیا گیا ہو۔

دعوت فکر

تمام غالی صاحبان کو دعوت فکر دی جاتی ہے کہ مفتی محمد شفیعؒ، علامہ عثمانیؒ، علامہ ماجدیؒ، علامہ احمد سعید دہلویؒ، علامہ مرشد تھانویؒ، علامہ بیضاویؒ، علامہ خفاجیؒ، علامہ آلوسیؒ، بقاعیؒ، علامہ نسفیؒ، علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، شاہ عبد القادر محدث دہلویؒ وغیرہ کی تصریحات سے واضح ہوا کہ آیت میں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مذکور لفظ من دون اللہ کے عموم میں انبیاء اولیاء، حضرت عزیر، بی بی مریم، حضرت عیسیٰ وغیرہ سب داخل ہیں جن کو مشرکین حاجتوں میں پکارتے ہیں اور بعض مفسرین جیسے شاہ عبدالقادرؒ وغیرہ کے نزدیک اس سے مراد ہی مرے ہوئے بزرگ ہیں آیت کے کلماتِ مبارکہ اور ان پر ان اکابر مفسرین کی تصریحات کو ملحوظ رکھ کر انصاف کے ساتھ فیصلہ کیجئے کہ اس آیت کو بتوں کے ساتھ خاص کرنا کس قدر قرآن کریم کا انکار اور آیات الٰہی کے ساتھ استہزا ہوگا۔ اور جو لوگ یہ کہنے سے بھی نہیں شرماتے کہ اس آیت سے انبیاء اولیاء مراد لینا خارجیوں سے بدتر ہونا ہے۔ تو کیا جن اکابر کی واضح عبارات ذکر کی گئیں ہیں وہ سب خارجیوں سے بدتر تھے (معاذاللہ) کیا اکابر کے ساتھ یہی وفاداری ہے۔ اور یہی ان کی اتباع اور ان کے ساتھ محبت کا دعویٰ ہے کہ انہیں خارجیوں سے بدتر اور یہودیوں سے بڑھ کر محرف قرار دیا جائے اور پھر اکابر اکابر، اکابر اکابر کی رٹ لگا کر اور شور ڈال کر عوام کو ورغلایا جائے کیا اسی کا نام دیانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی خیانت، بددیانتی اور بے دینی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

شاہد 15 (سورۃ الحج آیت 73/74)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِنْ يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَنْقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ○ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ○ (سورۃ الحج آیت 73/74)

ترجمہ: اے لوگو! ایک مثال بیان کی جارہی ہے پس غور سے سنو اے! بیشک جن کو تم پکارتے ہو (مصائب وحوائج میں) اللہ تعالیٰ کے سوا وہ تو کوئی مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے اگرچہ وہ سب جمع ہو جائیں اس کام کے لیے (پیدا کرنا تو بڑی بات ہے) اور (وہ تو ایسے عاجز ہیں) اگر چھین لے ان سے مکھی کوئی چیز بھی تو وہ نہیں چھوڑا سکتے اسے اس مکھی سے کتنا بے بس ہے ایسا طالب اور کتنا بے بس ہے ایسا مطلوب۔ نہ قدر پہچانی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کی قدر پہچاننے کا حق تھا، بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور (اور) سب پر غالب ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تائید بریلوی محقق سعیدی لکھتا ہے:

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اس دلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بت زندہ اور متصرف نہیں ہیں اور مشرکین ان بتوں کی اس اعتقاد سے عبادت نہیں کرتے تھے کہ یہ زندہ ہیں اور اس کائنات میں تصرف کرنے پر قادر ہیں، بلکہ وہ اس اعتقاد سے ان کی تعظیم اور عبادت کرتے تھے کہ دراصل یہ بت ان کے معبودوں کی تصویر ہیں۔ ان میں سے بعض ستاروں اور سیاروں کو خدا مانتے تھے اور ان کا اعتقاد یہ تھا کہ ستارے نفع اور نقصان پہنچانے پر قادر ہیں، اور ان میں سے بعض فرشتوں کو خدا مانتے تھے اور ان کا اعتقاد تھا کہ فرشتے نفع اور نقصان پہنچانے پر قادر ہیں اور بعض کا اعتقاد تھا کہ انبیاء علیہم السلام خدا ہیں سو وہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کی صورتیں بنا کر ان کی پرستش کرتے تھے اور بعض کا عقیدہ یہ تھا کہ پچھلی امتوں میں کچھ نیک بندے گزرے ہیں جیسے لات، منات، عزیٰ اور ھبل وغیرہ تو انہوں نے اپنے خیال میں ان کی صورتوں کے موافق بت بنا لئے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ جن کی صورتوں کی یہ تعظیم اور عبادت کرتے ہیں وہ اس تعظیم اور عبادت سے خوش ہوں گے اور ان کو اپنا مقرب بنا لیں گے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جن کی صورتوں کی یہ تعظیم اور پرستش کرتے تھے یعنی ستارے سیارے فرشتے انبیاء اور صالحین ان میں سے ستارے اور سیارے تو مطلقاً کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے ہیں اور اگر ان سے کوئی چیز چھین لی جائے تو اس کو واپس نہیں لے سکتے، رہے فرشتے، انبیاء اور صالحین تو وہ بھی اپنی ذاتی قدرت سے کوئی چیز پیدا کر سکتے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کسی چیز میں کوئی تصرف کر سکتے ہیں۔ (تبیان القرآن)

فہم سلف نمبر ۱: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

وَاعْلَمْ أَنَّ الدَّلَالَةَ الْأُولَى صَالِحَةٌ لِأَنْ يُتَمَسَّكَ بِهَا فِي نَفْيِ كَوْنِ الْمَسِيحِ وَالْمَلَائِكَةِ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آلِهَةً. أَمَّا الثَّانِيَةُ فَلَا. فَإِنْ قِيلَ هَذَا الِاسْتِدْلَالُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ لِنَفْيِ كَوْنِ الْأَوْثَانِ خَالِقَةً عَالِمَةً حَيَّةً مُدَبِّرَةً. أَوْ لِنَفْيِ كَوْنِهَا مُسْتَحِقَّةً لِلتَّعْظِيمِ وَالْأَوَّلُ: فَاسِدٌ لِأَنَّ نَفْيَ كَوْنِهَا كَذَلِكَ مَعْلُومٌ بِالضَّرُورَةِ. فَأَيُّ فَائِدَةٍ فِي إِقَامَةِ الدَّلَالَةِ عَلَيْهِ وَأَمَّا الثَّانِي: فَهَذِهِ الدَّلَالَةُ لَا تُفِيدُهُ لِأَنَّهُ لَا يَلْزَمُ مِنْ نَفْيِ كَوْنِهَا حَيَّةً أَنْ لَا تَكُونَ مُعَظَّمَةً. فَإِنَّ جِهَاتِ التَّعْظِيمِ مُخْتَلِفَةٌ. فَالْقَوْمُ كَانُوا يَعْتَقِدُونَ فِيهَا أَنَّهَا طَلْسَمَاتٌ مَوْضُوعَةٌ عَلَى صُوَرِ الْكَوَاكِبِ. أَوْ أَنَّهَا تَمَاثِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ الْمُتَقَدِّمِينَ. وَكَانُوا يُعَظِّمُونَهَا عَلَى أَنَّ تَعْظِيمَهَا يُوجِبُ تَعْظِيمَ الْمَلَائِكَةِ. وَأُولَئِكَ الْأَنْبِيَاءِ الْمُتَقَدِّمِينَ وَالْجَوَابُ: أَمَّا كَوْنُهَا طَلْسَمَاتٍ مَوْضُوعَةً عَلَى الْكَوَاكِبِ بِحَيْثُ يَحْصُلُ مِنْهَا الْإِضْرَارُ وَالِانْتِفَاعُ. فَهُوَ يَبْطُلُ بِهَذِهِ الدَّلَالَةِ فَإِنَّهَا لَمَّا لَمْ تَنْفَعْ نَفْسَهَا فِي هَذَا الْقَدْرِ وَهُوَ تَخْلِيصُ النَّفْسِ عَنِ الذُّبَابَةِ فَلِأَنْ لَا تَنْفَعَ غَيْرَهَا أَوْلَى. وَأَمَّا أَنَّهَا تَمَاثِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ الْمُتَقَدِّمِينَ. فَقَدْ تَقَرَّرَ فِي الْعَقْلِ أَنَّ تَعْظِيمَ غَيْرِ اللهِ تَعَالَى يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ أَقَلَّ مِنْ تَعْظِيمِ اللهِ تَعَالَى. وَالْقَوْمُ كَانُوا يُعَظِّمُونَهَا غَايَةَ التَّعْظِيمِ. وَحِينَئِذٍ كَانَ يَلْزَمُ التَّسْوِيَةُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْخَالِقِ سُبْحَانَهُ فِي التَّعْظِيمِ. فَمِنْ هَاهُنَا صَارُوا مُسْتَوْجِبِينَ لِلذَّمِّ وَالْمَلَامِ۔ (تفسیر کبیر)

یعنی جان لے کہ دلالت اولیٰ درست ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور فرشتوں سے الوہیت کی نفی پر استدلال کیا جائے اور دوسری دلالت درست نہیں اگر اعتراض کیا جائے کہ یہ استدلال بتوں سے خلق، علم، حیات اور تصرف کی نفی کے لیے ہے یا ان بتوں کے مستحق تعظیم ہونے کی نفی کے لیے ہے دونوں درست نہیں۔ اول اس لیے کہ خلق، حیات، تصرف اور علم وغیرہ کا بتوں سے منتفی ہونا بداہت سے معلوم ہے۔ اس پر دلیل قائم کرنے کا کیا فائدہ، دوسرا اس لئے کہ دلیل اس کے لیے مفید نہیں کیونکہ زندہ نہ ہونے سے قابل تعظیم نہ ہونا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ تعظیم کی جہتیں مختلف ہیں۔ پس قوم بتوں کے بارے میں عقیدہ رکھتی تھی کہ یہ ستاروں کی شکلیں ہیں اور انبیاء، سابقین اور فرشتوں کے مجسمے ہیں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور وہ ان بتوں کی تعظیم اس نظریے سے کرتے تھے کہ دراصل یہ تعظیم ان انبیاء اور فرشتوں کی ہے جن کی یہ شکلیں ہیں۔ جواب یہ ہے کہ ان بتوں کا ستاروں کی شکلیں ہونا اس حیثیت سے تھا کہ ان سے نفع اور ضرر حاصل ہوتا ہے، یہ عقیدہ اس دلیل سے باطل ہو گیا کہ جب وہ اپنی جان کے لیے اتنا نفع پہنچانے پر بھی قادر نہیں مکھی سے جان چھوڑا سکیں تو دوسرے کو نفع نہ دینا بطریق اولیٰ ہو گا۔ رہا انبیاء، سابقین اور فرشتوں کے مجسمے تو عقلاً یہ بات ثابت ہے کہ غیر اللہ کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے کم ہونی چاہیے اور قوم ان کی انتہائی تعظیم کرتی تھی تو اس وقت انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تعظیم میں برابری لازم آتی۔ پس اس وجہ سے وہ ملامت کے مستحق ہوئے۔

فہم سلف نمبر 2: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

"اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا" اشارۃ الی ذم الغالین فی اولیاء اللہ تعالیٰ حیث یستغیثون بھم فی الشدۃ غافلین عن اللہ تعالیٰ وینذرون لھم النذور والعقلاء منھم یقولون انھم وسائلنا الی اللہ تعالیٰ۔ ولا یخفی انھم فی دعواھم اشبہ الناس بعبدۃ الاصنام القائلین انما نعبدھم لیقربونا الی اللہ زلفی۔ ومنھم من یثبت التصرف لھم جمیعاً فی قبورھم۔ والعلماء منھم یحصرون التصرف فی القبور فی اربعۃ او خمسۃ واذا طولبوا بالدلیل قالوا ثبت ذالک بالکشف قاتلھم اللہ تعالیٰ ما اجھلھم واکثر افترائھم ومنھم من یزعم انھم یخرجون من القبور ویتشکلون باشکال مختلفۃ۔ وکل ذالک باطل لا اصل لہ فی الکتاب والسنۃ وکلا سلف الامۃ وقد افسد ھؤلاء علی الناس دینھم"... الخ (روح ج 17 ص 112، 113)

یعنی: "اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا" اس آیت میں اولیاء اللہ کی شان میں غلو کرنے والوں کی مذمت کی طرف اشارہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے غافل ہو کر مصائب میں اولیاء اللہ کو مدد کے لیے پکارتے ہیں اور ان کے نام کی نذر نیاز مانتے ہیں اور جو ان میں سے سمجھ دار عالی ہیں وہ یہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تاویل کرتے ہیں، کہ یہ اولیاء ہمارا وسیلہ ہیں۔ اور نہیں مخفی کہ ان کا یہ دعوی بت پرستوں کے مشابہ ہے جو کہتے تھے ہم ان کی پکار اس لیے کرتے ہیں "لیقربونا الی اللہ زلفی" اور بعض ان غالیوں میں سے وہ ہیں کہ تمام اولیاء اللہ کے بارے میں قبروں میں تصرف کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں، اور جو غالیوں کے مولوی ہیں وہ چار یا پانچ بزرگوں کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ بزرگ قبروں میں تصرف کرتے ہیں اور جب ان غالیوں سے دلیل کا مطالبہ کیا جائے تو کہتے ہیں یہ مسئلہ کشف سے ثابت ہے ،لعنت کرے اللہ ان غالیوں پر کتنے جاہل ہیں، اور کتنے بڑے جھوٹ گھڑنے والے ہیں، اور بعض ان غالیوں میں سے وہ بھی ہیں جو عقیدہ رکھتے ہیں کہ اولیاء اللہ قبروں سے نکل آتے ہیں اور مختلف شکلوں میں متشکل ہوتے ہیں، حالانکہ یہ سب باطل ہے کتاب وسنت میں اور اسلافِ اُمت سے اس کی کوئی دلیل اور ثبوت نہیں ان غالیوں نے لوگوں کا دین برباد کر دیا ہے۔

دعوت فکر

تمام غالی صاحبان سے التجاء ہے کہ آیت مبارکہ کے کلمات مبارکہ اور محقق سعیدی بریلوی کی تائیدی عبارت علامہ رازیؒ، اور علامہ آلوسیؒ کی عبارات میں امانت ودیانت کے ساتھ غور وفکر کریں۔ محقق سعیدی بریلوی اور ائمہ اہل السنت نے آیت میں مذکور لفظ من دون اللہ کے عموم میں انبیاء واولیاء کرام، پیروں فقیروں کے داخل ہونے کی کیسے واضح تصریح کر دی ہے۔ بالخصوص امام رازیؒ اور علامہ آلوسیؒ کا روشن بیان کہ اس آیت میں ان غالی قبر پرستوں کی تردید کی طرف اشارہ کیا گیا۔ جو اولیاء اللہ کی قبروں پر جا کر ان کو پکارتے ہیں یا ان کے مجسمے بنا کر ان کو پکارتے ہیں اور ان کے بارے میں پکاریں سننے اور تصرف کرنے کا شرکیہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ ان آیات کو بتوں کے ساتھ خاص کرنا اور انبیاء اولیاء کرام مراد لینے کو گستاخی قرار دینا کس قدر جہالت وضلالت ہے۔ اور قرآن، مفسرین قرآن سے بغاوت ہے۔

شاہد 16 (سورۃ الفرقان آیت 17/18/19)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ○ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ○ فَقَدْ كَذَّبُوكُمْ بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا وَمَنْ يَظْلِمْ مِنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ○ (سورۃ الفرقان آیت 17/18/19)

ترجمہ: اور جس دن جمع کر بلائے گا ان کو اور جن کو وہ پوجتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا پھر ان سے کہے گا کیا تم نے بہکایا میرے ان بندوں کو یا وہ آپ بہکے راہ سے۔ بولیں گے تو پاک ہے ہم سے بن نہ آتا تھا کہ بنالیں کسی کو تیرے سوا کارساز لیکن تو ان کو فائدہ پہنچاتا رہا اور ان کے باپ دادوں کو یہاں تک کہ بھلا بیٹھے تیری یاد اور یہ تھے لوگ تباہ ہونے والے۔ سو وہ تو جھٹلا چکے تم کو تمہاری بات میں اب نہ تم اوٹا سکتے ہو اور نہ مدد کر سکتے ہو اور جو کوئی تم میں گناہ گار ہے اس کو ہم چکھائیں گے بڑا عذاب۔

اشارات و فوائد

☆..... "أَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ" کا مکالمہ "قَالُوا سُبْحَانَكَ" الآیۃ کے کلمات مبارکہ سے واضح ہے کہ اس آیت میں بھی من دون اللہ کو بتوں کے ساتھ بطورِ حصر کے خاص کرنا مفہوم قرآن کو بدلنا اور انکارِ قرآن کا خطرناک طریقہ ہے جس کو سراسر دھاندلی اور مذہبی دہشت گردی کہنا بجا ہوگا۔

☆..... اس آیت کا مضمون سورہ یونس، النحل، المائدہ وغیرہ کے حوالہ سے گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔

☆..... "أَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ" کا سوال اسی طرح ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال ہوگا، أأنت قلت للناس ضلال سے مراد شرک ہے آیت کا مطلب یہ ہے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ اے میرے نبیو اور ولیو کیا تم نے لوگوں کو کہا تھا کہ حاجتوں اور مشکلوں میں ہمیں پکارنا اور ہمارے نام کی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نذریں، منتیں دینا یا یہ خود شرک میں گرفتار ہوئے مقصد اس سے بھی انبیاء واولیاء کی طہارت وصفائی کو بیان کرنا اوران کی طرف جھوٹی روایات کے انتساب کی تردید کرنا اور تذلیل مشرکین ہے۔

☆..... ''قَالُوا سُبْحَانَكَ'' سے معلوم ہوا کہ مشرکین جن مقربین کو پوجتے ہیں وہ مقربین بے گناہ ہیں اور وہ ساری زندگی اپنے مصائب وحوائج میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید و تفرید کی طرف لوگوں کو بلاتے رہے۔ اس سے ان کلمہ گو مشرکوں کا بھی رد ہو گیا جو آج اولیاء اللہ کی قبروں اور مزاروں کو پوجتے ہیں، اور ساتھ یہ جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ ہمارا مذہب اولیاء اللہ والا ہے۔

☆..... ''وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ'' سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کے کام اللہ ہی کرتا ہے، گنگا کو پوجنے والا، پنجہ کو پوجنے والا، قبر کو پوجنے والا، کام سب کے ہو جاتے ہیں اور کرتا اللہ ہی ہے، لیکن مشرکین اس غلط فہمی میں ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں جس غیر اللہ کو ہم پکار رہے ہیں کام یہ کر دیتا ہے یا اس کی وجہ سے کام ہو جاتے ہیں، اس آیت میں مقربین کی زبان سے اسی غلط فہمی کا ازالہ فرما دیا کہ یا اللہ کام تو کر دیتا تھا اور یہ سمجھتے تھے کہ گنگا، پنجا، قبر والے کو پکارنے کی وجہ سے کام ہو گیا یہاں تک کہ یہ صرف تیری پکار والے مسئلے ہی کو بھول گئے، آج اکثر لوگ اسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں، کوئی کہتا ہے میں فلاں بابے کی قبر پر گیا منت مانی تو میرا کام ہو گیا، کوئی کہتا ہے میں نے پنجتن پاک کی منت مانی تو میرا کام ہو گیا کوئی کہتا ہے حضرت عیسیٰؑ، بی بی مریمؑ کے نام کی منت مانی تو میرا کام ہو گیا، اگر ان کی پکار اور منت جائز نہ ہوتی تو میرا کام نہ ہوتا، یعنی کام کے ہو جانے کو شرک کے جواز کی دلیل بناتا ہے تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا چونکہ دار الامتحان ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفت رحمان ہے۔ دنیا میں جتنا بڑا کٹر سے کٹر مشرک بھی ہو اور جس کو بھی پکارے یا نرالا مذہب ہو کسی کو بھی نہ پکارے سب کے کام اللہ تعالیٰ ہی کر دیتا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ شرک، غیر اللہ کو پکارنا جائز ہے۔ اور ہندو، عیسائی، یہودی، کلمہ گو مشرک سب حق پر ہیں اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک آدمی خنزیر کا گوشت کھائے اللہ تعالیٰ بھوک اس کی بھی ختم کر دیتا ہے، اور ایک شخص بکرے کا گوشت کھائے اللہ تعالیٰ بھوک اس شخص کی بھی ختم

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کر دیتا ہے، اسی طرح ایک آدمی زنا کرے اولاد اس کی بھی ہو جاتی ہے، اور اگر ایک شخص نکاح کرے اولاد اس کی بھی ہو جاتی ہے، اب اگر کوئی احمق یوں تقریر کرے کہ خنزیر کا گوشت کھانے سے بھوک رفع ہو گئی، اور زنا کرنے سے اولاد ہو گئی، لہٰذا یہ دونوں کام جائز ہیں، اگر ناجائز ہوتے تو بھوک رفع کیوں ہو گئی اور اولاد کیوں ہو گئی۔ تو اس جہل مرکب کو سمجھایا جائے گا کسی کام کا ہو جانا اس کے جواز کی دلیل ہر گز نہیں، خنزیر کھانے والا حرام خور ہو گا اور زانی حرام کار ہو گا۔ اسی طرح غیر اللہ کو پکارنے والا مشرک ہو گا، اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

تائید نمبر 1 بریلوی محقق غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

مجاہد نے کہا جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے اس سے مراد حضرت عیسیٰ حضرت عزیر اور فرشتے ہیں۔ نیز لکھتا ہے: جو لوگ حضرت عیسیٰ حضرت عزیر اور فرشتوں کی عبادت کرتے تھے جب قیامت کے دن یہ انبیاء اور فرشتے ان لوگوں کی تکذیب کر دیں گے اور کہیں گے اے اللہ! تو شرک کئے جانے سے پاک ہے تو ہمارا مالک اور معبود ہے تو اللہ تعالیٰ ان مشرکوں سے فرمائے گا جن کی تم عبادت کرتے تھے وہ نہ تم سے عذاب دور کر سکتے ہیں اور نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ (تبیان القرآن)

تائید نمبر 2: پیر کرم شاہ بھیروی لکھتا ہے:

وہ کون معبود ہیں جن کو قیامت کے روز طلب کیا جائے گا..... مجاہد اور ابن جریر نے کہا ہے کہ تمام معبودوں کو بلایا جائے گا۔ فرشتے، جن، انسان، مسیح، عزیر وغیرہم۔ وہ سب اپنی برأت کریں گے کہ ہم نے کسی کو اپنی پوجا کرنے کی تلقین نہیں کی۔ اور یہی قول زیادہ صحیح ہے تاکہ ساری مشرک قوموں کے معبودوں کا ذکر آ جائے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

تائید نمبر 3: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستنبولی الحنفی الخلوتی، المولی ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ) لکھتے ہیں: وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ما عام يعم العقلاء وغيرهم لكن المراد هنا بقرينة الجواب الآتي العقلاء من الملائكة وعيسى وعزير (تفسیر روح البیان)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی وَمَا یَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لفظ ما عام ہے عقلا اور غیر عقلا دونوں کو شامل ہے لیکن یہاں آنے والے جواب کے قرینہ سے فرشتے حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر عقلا ہی مراد ہیں۔

فہم سلف نمبر 1: علامہ عبد الماجد دریا آبادیؒ لکھتے ہیں:

یہ سوال مشرکوں کو اور زیادہ قائل اور نادم کرنے کے لیے انبیاء، ملائکہ، اولیاء سے ہوگا، جنہیں مشرکین ان بیچاروں کے شائبہ رضا کے بغیر الوہیت وصفات الوہیت میں شریک رکھتے تھے۔ (تفسیر ماجدی)

فہم سلف نمبر 2: علامہ محمد بن محمد بن محمود، ابو منصور الماتریدیؒ (المتوفی: 333ھ) لکھتے ہیں:

هو عيسى يحشر بينه وبين من عبدوه؛ لأنه قد عبد دون الله فيقول له ما ذكر؛ كقوله: (وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ...) الآية. (تفسیر الماتریدی)

یعنی من دون اللہ سے مراد حضرت عیسیٰ وغیرہ ہیں اللہ تعالیٰ جمع کرے گا حضرت عیسیٰؑ اور ان کے پوجاریوں کو کیونکہ حضرت عیسیٰ کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت (پکار، نذر نیاز، منت منوتی وغیرہ) کی گئی ،پس اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو فرمائیں گے جو ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ...) الآية

فہم سلف نمبر 3: مفسر ابو الحجاج مجاہد بن جبر المکی التابعی القرشی المخزومیؒ (المتوفی: 104ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ: "يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ عَبَدُوا عِيسَى وَعُزَيْرًا، وَالْمَلَائِكَةَ، حِينَ قَالَ عِيسَى وَعُزَيْرٌ وَالْمَلَائِكَةُ": "أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ" ﴿سبأ: 41﴾ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلَّذِينَ عَبَدُوهُمْ: "فَقَدْ كَذَّبُوكُمْ بِمَا تَقُولُونَ" يَقُولُ: كَذَّبَكُمْ عِيسَى وَعُزَيْرٌ وَالْمَلَائِكَةُ حِينَ يُكَذِّبُونَ الْمُشْرِكِينَ - "فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا" (الفرقان: 19) يَقُولُ: الْمُشْرِكُونَ لَا يَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا "وَلَا نَصْرًا" ﴿الفرقان: 19﴾

(تفسیر المجاہد)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کو فرمائے گا جنہوں نے حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتوں وغیرہ کی عبادت کی، جس وقت حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتے کہیں گے "أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ" تو اللہ تعالیٰ ان کے پوجاریوں کو فرمائیں گے پس یقیناً انہوں نے تمہاری تکذیب کر دی جو تم کہتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے مشرکوں! حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتوں نے تمہاری تکذیب کر دی جس وقت وہ مشرکوں کی تکذیب کریں گے.. الخ

فہم سلف نمبر4: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، أبو جعفر الطبریؒ (المتوفی: 310ھ) لکھتے ہیں:

قول تعالى ذكره: قالت الملائكة الذين كان هؤلاء المشركون يعبدونهم من دون الله وعيسى: تنزيها لك يا ربنا، وتبرئة مما أضاف إليك هؤلاء المشركون، ما كان ينبغي لنا أن نتخذ من دونك من أولياء نواليهم، أنت ولينا من دونهم، (تفسیر ابن جریر)

یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان فرشتے اور حضرت عیسیٰ جن کی مشرکین نے عبادت کی کہیں گے پاکی ہے تیرے لیے اے ہمارے رب اس چیز سے کہ ان مشرکوں نے تیری طرف نسبت کی ہے۔ ہمارے لیے لائق نہیں تھا کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو حمایتی بناتے تو ہی ہمارا دوست ہے ان کے سوا۔

فہم سلف نمبر5: علامہ ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد بن ابراہیم السمرقندیؒ (المتوفی: 373ھ) لکھتے ہیں:

ويقال: المسيح وعزير. ويقال: الملائكة عليهم السلام فَيَقُولُ أَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ يعني: أأنتم أمرتم عِبادِي هؤُلاءِ أن يعبدوكم (تفسیر بحر العلوم)

یعنی کہا گیا ہے من دون اللہ سے مراد حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فرشتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے گمراہ کیا تھا مطلب یہ ہے کیا تم نے حکم دیا تھا میرے ان بندوں کو کہ یہ تمہیں پوجیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر 6: علامہ ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی، الشہیر بالماوردیؒ (المتوفی: 450ھ) لکھتے ہیں:

''وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ'' قاله مجاهد: هم عيسى وعزير والملائكة۔ ''فَيَقُولُ أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ'' وهذا تقرير لإكذاب من ادعى ذلك عليهم وإن خرج مخرج الاستفهام. وفيمن قال له ذلك القول قولان: أحدهما أنه يقال هذا للملائكة. قاله الحسن. الثاني: لعيسى وعزير والملائكة, قاله مجاهد (تفسیر الماوردی)

یعنی من دون اللہ سے مراد مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا، یہ تاکید ہے اس جھوٹے شخص کے جھوٹ کو ظاہر کرنے کے لیے جس نے ان پر یہ جھوٹا دعوی کیا تھا۔ اگرچہ استفہام کی صورت میں ذکر کیا گیا کن کے بارے میں اس نے یہ بات کی تھی، اس میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ اس نے یہ فرشتوں کے حق میں کہا، حسن بصری کا یہی قول ہے، اور دوسرا یہ کہ حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتوں کے بارے میں کہا، مجاہد کا یہی قول ہے۔

فہم سلف نمبر 7: ابو محمد الحسین بن مسعود البغویؒ (المتوفی: 510ھ) لکھتے ہیں:

''وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ'' قَالَ مُجَاهِدٌ: مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَعِيسَى وَعُزَيْرٍ. (تفسیر معالم التنزیل)

یعنی من دون اللہ سے مراد مجاہد نے کہا فرشتے، جنات، انسان، عیسیٰؑ اور عزیرؑ وغیرہ ہیں۔

فہم سلف نمبر 8: علامہ ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد، الزمخشری جار اللہؒ (المتوفی: 538ھ) لکھتے ہیں:

''وَمَا يَعْبُدُونَ يريد'' المعبودين من الملائكة والمسيح وعزير. (تفسیر الکشاف)

یعنی من دون اللہ سے مراد وہ ہستیاں جن کی عبادت کی گئی، فرشتے، عیسیٰ اور عزیر وغیرہ ہیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر9: علامہ أبو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیہ الأندلسی المحاربیؒ (المتوفی: 542ھ) لکھتے ہیں:

فقال جمهور المفسرين هو كل من ظلم بأن عبد ممن يعقل كالملائكة وعزير وعيسى وغيرهم. (تفسیر المحرر الوجیز)

یعنی پس جمہور مفسرین نے کہا کہ من دون اللہ سے مراد ہر وہ ہستی جس کی عبادت کی گئی عقل والی مخلوق سے جیسے حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتے۔ اور ان کے علاوہ سے۔

فہم سلف نمبر10: علامہ أبو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسیؒ (المتوفی: 745ھ) لکھتے ہیں:

وَقَالَ الْجُمْهُورُ: مَنْ عُبِدَ مِمَّنْ يَعْقِلُ مِمَّنْ لَمْ يَأْمُرْ بِعِبَادَتِهِ كَالْمَلَائِكَةِ وَعِيسَى وَعُزَيْرٍ وَهُوَ الْأَظْهَرُ كَقَوْلِهِ أَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ وَمَا بَعْدَهُ مِنَ الْمُحَاوَرَةِ الَّتِي ظَاهِرُهَا أَنَّهَا لَا تَصْدُرُ إِلَّا مِنَ الْعُقَلَاءِ. وَجَاءَ مَا يُشْبِهُ ذَلِكَ مَنْصُوصًا فِي قَوْلِهِ ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ (تفسیر البحر المحیط)

یعنی جمہور نے کہا کہ جن کی عبادت کی گئی عقل والی مخلوق سے جنہوں نے اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا جیسے فرشتے، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور یہی زیادہ ظاہر ہے جیسا کہ أَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ اور اس کے بعد کی گفتگو کا ظاہر یہی ہے یہ عقل والی مخلوق ہی سے صادر ہو سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ" اسی کے مشابہ صریح طور پر آچکا ہے۔

فہم سلف نمبر11: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں:

وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ اى كل معبود سواه عبد بالباطل عاقلا كان او غير عاقل

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لان کلمۃ ما یعمھما علی الأصح وقال مجاھد رض یعنی من الملائکۃ والجن وعیسیٰ ع وعزیر ع خص لھؤلاء بقرینۃ السؤال والجواب (تفسیر مظہری)

یعنی ..... من دون اللہ ہر وہ ہستی مراد ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا ناحق عبادت کی گئی، عاقل ہو یا غیر عاقل کیونکہ کلمہ ما کا دونوں کو شامل ہے زیادہ صحیح بات یہی ہے۔ اور حضرت مجاہد نے کہا، کہ مراد فرشتے، جنات، عیسیٰ اور عزیر وغیرہ سوال وجواب کے قرینہ سے ان کو خاص کیا،

فہم سلف نمبر12: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں: أخرج جماعة عن مجاهد أن المراد به الملائكة وعيسى وعزيز وأضرابهم من العقلاء الذين عبدوا من دون الله سبحانه وتعالى وهو قول الجمهور على ما في البحر لأن السؤال والجواب يقتضيانه لاختصاصهما بالعقلاء عادة وإن كان الجماد ينطق يومئذ. وجاء فيما يشبه الاستفهام الآتي النص عليهم نحو قوله تعالى: ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿سبأ: 40﴾ وقوله سبحانه: أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ ﴿المائدة: 116﴾

والظاهر أن المراد بما على هذا القول العقلاء المعبودون الذين ليس منهم إضلال كالملائكة والأنبياء عليهم. (تفسیر روح المعانی)

یعنی بیان کیا جماعت نے حضرت مجاہد سے کہ مراد اس سے فرشتے، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ان جیسے عقلا ہیں جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی، اور یہی قول جمہور کا ہے اوپر اس کے کہ بحر میں ہے، کیونکہ سوال وجواب اسی کا تقاضا کرتے ہیں اس لیے کہ یہ عادۃً عقلا کے ساتھ خاص ہیں، اگرچہ اس دن جماد بھی بولیں گے اور اس طرح کا سوال اور نصوص میں بھی آچکا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان "ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ۔ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ"۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر 13: علامہ امام الحرمین جابر بن موسیٰ بن عبد القادر بن جابر ابو بکر الجزائری لکھتے ہیں:

وما يعبدون من دون الله: من الملائكة والأنبياء والأولياء والجن۔ (ایسر التفاسیر)

یعنی..... من دون اللہ سے مراد فرشتے، انبیاء، اولیاء اور جنات ہیں۔

فہم سلف نمبر 14: علامہ حکمت بن بشیر بن یاسین لکھتے ہیں:

أخرج الطبري بسنده الصحيح عن مجاهد في قول الله (ويوم نحشرهم وما يعبدون من دون الله فيقول أأنتم أضللتم عبادي هؤلاء قال: عيسى وعزير وملائكته. (موسوعة الصحيح المسبور من التفسير بالمأثور)

فہم سلف نمبر 15: علامہ دوہبۃ بن مصطفیٰ الزحیلی لکھتے ہیں:

وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أي من غير الله. ويشمل كل معبود من الملائكة والجن وعيسى وعزير، والأصنام۔ (تفسیر المنیر)

فہم سلف نمبر 16: علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیحی ابو الحسن، المعروف بالخازن (المتوفی: 741ھ) لکھتے ہیں:

وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ يعني من الملائكة والإنس والجن مثل عيسى والعزير۔

(تفاسیر خازن)

فہم سلف نمبر 17: علامہ خطیب شربینی لکھتے ہیں:

فقال الأكثرون: من الملائكة والجن والمسيح وعزير وغيرهم. (تفسیر السراج المنیر)

فہم سلف نمبر 18: علامہ ابو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774ھ) لکھتے ہیں: "وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ"۔ قَالَ مُجَاهِدٌ: عِيسَى. وَالْعُزَيْرُ. وَالْمَلَائِكَةُ.

(تفسیر ابن کثیر)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر 19: علامہ نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیسابوریؒ (المتوفی: 850ھ) لکھتے ہیں:

أنه من عبد من العقلاء كالملائكة والمسيح (تفسیر نیشاپوری)

فہم سلف نمبر 20: علامہ ناصر الدین أبو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاویؒ (المتوفی: 685ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ دُونِ اللَّهِ يعم كل معبود سواه تعالى. واستعمال مَا إما لأن وضعه أعم ولذلك يطلق لكل شبح يرى ولا يعرف. أو لأنه أريد به الوصف كأنه قيل ومعبودهم أو لتغليب الأصنام تحقيراً أو اعتبار الغلبة عبادها. أو يخص الملائكة وعزيراً والمسيح بقرينة السؤال والجواب (تفسیر بیضاوی)

فہم سلف نمبر 21: علامہ جلال الدین محمد بن احمد المحلیؒ (المتوفی: 864ھ) وجلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطیؒ (المتوفی: 911ھ) لکھتے ہیں:

"وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ" أَيْ غَيْره مِنْ الْمَلَائِكَة وَعِيسَى وَعُزَيْر وَالْجِنّ (تفسیر جلالین)

فہم سلف نمبر 22: علامہ جمال الدین أبو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزیؒ (المتوفی: 597ھ) لکھتے ہیں:

يعني عيسى وعزيراً والملائكة. (تفسیر زاد المسیر)

فہم سلف نمبر 23: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازیؒ خطیب الری (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

يعني عيسى وعزيراً والملائكة. (تفسیر الکبیر)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر 24: علامہ ابو محمد عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام بن ابی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی (المتوفی: 660ھ) لکھتے ہیں:

"وَمَا يَعْبُدُونَ" عيسى وعُزير والملائكة (تفسیر العز بن عبد السلام)

فہم سلف نمبر 25: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ (المتوفی: 671ھ) لکھتے ہیں:

"وَما يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ" مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَسِيحِ وَعُزَيْرٍ (تفسیر قرطبی)

فہم سلف نمبر 26: علامہ عبد اللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین النسفیؒ (المتوفی: 710ھ) لکھتے ہیں:

مَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللهِ يريد المعبودين من الملائكة والمسيح وعزيز (تفسیر النسفی)

دعوت فکر

محقق سعیدی بریلوی، پیر کرم شاہ بھیروی بریلوی، علامہ اسماعیل حقی کی تائیدی عبارات اور 26 مفسرین کی تفصیلی تصریحات سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ اس آیت میں مذکور لفظ من دون اللہ سے مراد حضرت عزیرؑ، حضرت عیسیٰؑ وغیرہ انبیاء واولیاء کرام، پیر فقیر، جنات، فرشتے سب ہیں۔ جن کو مشرکین حاجات میں پکارتے ہیں اور ان کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں۔ غالی صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اکابر کی تائیدات اور مفسرین اہل السنت کے روشن بیانات کو اناابت کے ساتھ بار بار غور سے پڑھیں۔ اور سوچیں کہ لفظ من دون اللہ کو بتوں کے ساتھ خاص کرنے اور انبیاء واولیاء کرام مراد لینے کو گستاخی قرار دینے کا کس قدر لرزہ خیز نتیجہ نکلتا ہے جس سے اپنے بڑوں سمیت اکابرین اہل السنت مفسرین قرآن میں سے کوئی بھی اس فتویٰ گستاخی سے محفوظ نہیں رہتا۔ اس ظالمانہ فتویٰ کی رو سے وہ تمام مفسرین جن کی عبارات ذکر کی گئیں ہیں، خارجیوں سے بدتر گمراہ، محرف

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور گستاخ انبیاء کرام قرار پائیں گے۔ معاذاللہ۔اس لئے غالی صاحبان سے اپنی تحقیق اور فتویٰ پر نظر ثانی کی اپیل کی جاتی ہے۔

شاہد17(سورۃ فاطر آیت 13/14)

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ○ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ○ (سورۃ فاطر آیت 13/14)

ترجمہ: وہ رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا ہے، ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے، یہ ہے اللہ جو تمہارا رب ہے، اسی کا ملک ہے، اور جن کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو، وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے (بھی) مالک نہیں ہیں۔ (اے مشرکو!) اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سن سکیں گے اور اگر (بالفرض) سن لیں تو وہ تمہاری حاجت روائی نہ کر سکیں گے بلکہ (تمہارے خود ساختہ معبود) قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور (اے مخاطب!) تم کو اللہ خبیر کی طرح کوئی خبر نہ دے سکے گا۔ (ترجمہ سعیدی بریلوی، تبیان القرآن)

اشارات وفوائد

☆..... "الَّذِينَ، مَا يَمْلِكُونَ، هُمْ، لَا يَسْمَعُوا، مَا اسْتَجَابُوا، وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ" کلمات مبارکہ اپنی اصل وضع کے اعتبار سے اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ آیت میں من دونہ سے مراد ذوی العقول مخلوق انبیاء، اولیاء اور پیر فقیر ہیں۔ اس آیت کو بتوں کے ساتھ خاص کرنا ان کلمات مبارکہ کی کھلی تحریف اور واضح تکذیب ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

☆..... "مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ" سے واضح ہوا کہ کسی بھی غیر اللہ کو ایک ذرہ پر بھی مافوق الاسباب تصرف نہیں۔

☆.. "إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ" کے اطلاق سے ثابت ہوا کہ انبیاء و اولیاء کرام جن کو مشرکین پکارتے ہیں خواہ قبروں کے قریب سے یا دور سے وہ قطعاً نہیں سنتے۔

☆..... "يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ" کے کلمات مبارکہ سے واضح ہوا کہ کسی نبی، ولی کو مافوق الاسباب سماع کے عقیدہ سے پکارنا صریح شرک ہے۔

تائید نمبر1: بریلوی محقق غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں معبودوں سے مراد ان کے وہ معبود ہوں جو ذوی العقول ہیں جیسے حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ اور وہ قیامت کے دن مشرکین کی عبادت سے برأت کا اظہار کریں گے، قرآن مجید میں ہے: (المائدہ: ۱۱۶) اور اس وقت کو یاد کیجیے جب اللہ فرمائے گا: اے عیسیٰ بن مریم! کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ تم اللہ کو چھوڑ کے مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو، عیسیٰ کہیں گے تو پاک ہے میرے لئے یہ جائز نہ تھا کہ میں وہ بات کہتا جو حق نہیں ہے۔ (تبیان القرآن)

تائید نمبر2: پیر کرم شاہ بھیروی لکھتا ہے:

جو کم بخت فرشتوں کو یا اللہ تعالیٰ کے مقربین کو پکارتے ہیں وہ اس لئے جواب نہیں دیں گے کہ ان گمراہوں نے انہیں خدا سمجھ رکھا تھا حالانکہ وہ خدا بننے سے بالکل الگ تھے۔ پس وہ ایسے لوگوں کی فریاد کا کیوں جواب دیں گے جو ان پر اتنی بڑی تہمت لگا رہے تھے۔ (ضیاء القرآن)

تائید نمبر3: مولانا محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں:

ان تدعوھم لایسمعوا دعاء کم ولو سمعوا ما استجابوا لکم یعنی یہ بت یا بعض انبیاء یا فرشتے جن کو تم خدا سمجھ کر پرستش کرتے ہو اگر ان کو مصیبت کے وقت پکاروگے تو اولاً یہ تمہاری بات سن ہی نہ سکیں گے، کیونکہ بتوں میں تو سننے کی صلاحیت ہے ہی نہیں، انبیاء اور فرشتوں میں اگرچہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

صلاحیت ہے مگر نہ وہ ہر جگہ موجود ہیں نہ ہر ایک کے کلام کو سنتے ہیں۔ آگے فرمایا کہ اگر بالفرض وہ سن بھی لیں جیسے فرشتے اور انبیاء تو پھر بھی وہ تمہاری درخواست پوری نہ کریں گے۔ کیونکہ ان کو خود قدرت نہیں اور اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر اس سے کسی کی سفارش نہیں کر سکتے۔ (تفسیر معارف القرآن)

نیز لکھتے ہیں: ذوات الارواح بایں معنی کے مرنے کے بعد ان کا سننا لازمی اور دائمی نہیں جب اللہ چاہے سنادے جب نہ چاہے نہ سنائے۔ (خلاصہ تفسیر معارف القرآن ص325، ج7)

فہم سلف نمبر1: علامہ عبدالحق حقانیؒ لکھتے ہیں:

اور ممکن ہے کہ اس جملہ میں ملائکہ اور جن اور شیاطین اور انبیاء مراد ہوں کہ جن کو لوگ دنیا میں پوجتے اور پکارتے ہیں۔ ولاینبئک مثل خبیر پھر پیش آنے والی باتیں کہ قیامت کو وہ ان کے برخلاف ہو جاویں گے۔ غیب کی باتیں ہیں، تجھ کو اللہ خبردار نے بتلائیں اور اس خبردار کے برابر کون بتلا سکتا ہے۔ (تفسیر حقانی)

فہم سلف نمبر2: مرشد تھانویؒ لکھتے ہیں:

ذوات الارواح بایں معنی کہ جیسے سماع کے کفار معتقد تھے کہ سماع لازم ودائم ہے وہ منفی ہے۔

(بیان القرآن)

فائدہ:

مرشد تھانویؒ کی عبارت سے واضح ہے کہ سماع عادی کا عقیدہ کفار کا ہے۔

فہم سلف نمبر3: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: یولج الیل الخ: یہ ساتویں عقلی دلیل ہے۔ رات دن کی آمد ورفت اور سورج اور چاند دوسرے لفظوں میں سارا نظام کائنات اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے اور اس میں تنہا وہی متصرف ومختار ہے لہذا وہی سب کا کارساز ہے۔ ذلک اللہ: یہ گذشتہ تمام دلائل پر متفرع ہے۔ یعنی جو ذات پاک مذکورہ بالا

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تمام صفات سے متصف ہے وہی اللہ تم سب کا مالک ہے اور ساری کائنات میں اسی کی حکومت اور اسی کا اختیار و تصرف ہے اس لیے کارساز اور حاجت روا بھی وہی ہے۔ اور وہی ہر قسم کی عبادت کا مستحق ہے اور وہی دعا اور پکار کے لائق ہے۔

والذین تدعون . . . الخ: یہ دلائل سابقہ کا تفصیلی ثمرہ ہے۔ دلائل سابقہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے رحمت و برکت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ سب کا رازق بھی وہی ہے سارے جہان میں اسی کا تصرف و اختیار چلتا ہے۔ اور وہ سب کچھ جانتا ہے سارے جہاں کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ اور اللہ کے سوا یہ صفتیں کسی اور میں نہیں پائی جاتیں۔ لہذا ہر قسم کی عبادت اسی کا حق ہے اور وہی سب کا کارساز ہے اور حاجات میں پکارے جانے کے لائق بھی وہی ہے۔ باقی رہے تمہارے خود ساختہ کارساز جن کو تم حاجات و بلیلات میں غائبانہ پکارتے ہو۔ وہ تو ایک چھلکے کا اختیار بھی نہیں رکھتے۔ اختیار رکھنا تو درکنار اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار سن بھی نہیں سکتے۔ اور اگر بالفرض وہ تمہاری پکار سن بھی لیں تو تمہاری حاجت بر آری نہیں کر سکتے اور قیامت کے دن تمہارے خود ساختہ معبود جن کو تم دنیا میں پکارتے ہو تمہارے اس شرک (غائبانہ پکار) کا انکار کریں گے۔ یعنی صاف کہیں گے کہ ہمیں تو تمہاری آہ و فغاں اور پکار کا کوئی علم ہی نہیں جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ فکفی باللہ شھیدا بیننا و بینکم ان کنا عن عبادتکم لغفلین (یونس)۔ ولا ینبئک الخ: اللہ تعالیٰ جو تمام حالات سے باخبر ہے اور ظاہر و باطن کو جانتا ہے اس سے بہتر کوئی بھی حقیقت سے پردہ نہیں اٹھا سکتا۔ وہ فرمارہا ہے کہ تمہارے خود ساختہ کارساز نہ تمہاری پکار سنتے ہیں نہ تمہاری حاجت روائی کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس آیت میں من دونہ سے تمام معبودان باطلہ مراد ہیں۔ من دونہ ای غیرہ وھم الاصنام و غیرہا وکل شیء دونہ (شربینی ج 2 ص 301)۔ یحتمل ان یکون (الکلام) مع عبدتھا (الاصنام) و عبدۃ الملائکۃ وعیسی وغیرہم من المقربین (روح ج 22 ص 182)۔ ثم یجوز ان یرجع ھذا الی المعبودین مما یعقل کالملائکۃ والجن والانبیاء

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

والشیاطین (قرطبی جلد 14 ص 336)۔(تفسیر جواہر القرآن)

فہم سلف نمبر 4: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن أبی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبیؒ (المتوفی: 671ھ) لکھتے ہیں:

ثم یجوز ان یرجع ھذا الی المعبودین مما یعقل کالملائکۃ والجن والانبیاء والشیاطین۔(تفسیر قرطبی)

یعنی پھر یہ بھی درست ہے کہ اس آیت سے ذوی العقول جیسے فرشتے، جن اور انبیاء وغیرہ مراد لئے جائیں۔

فہم سلف نمبر 5: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں:

اولتبرئھم منکم ومما تدعون لھم من الالوھیۃ کعیسی وعزیر والملائکۃ (تفسیر مظہری)

یعنی انکار کریں گے تمہارے شرک کا بوجہ برأت کرنے تم سے اور جو تم ان کے بارے میں فریادرسی کا دعویٰ کرتے ہو جیسے حضرت عیسیٰؑ حضرت عزیرؑ اور فرشتے۔

فہم سلف نمبر 6: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

ویحتمل أن یکون مع عبدتھا وعبدۃ الملائکۃ وعیسی وغیرھم من المقربین (تفسیر روح المعانی)

یعنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ خطاب بت پرستوں اور فرشتوں، حضرت عیسیٰؑ وغیرہ مقربین (انبیاء واولیاء) کو پکارنے والوں کے ساتھ ہو۔

دعوت فکر

تمام غالی صاحبان کو دعوت فکر دی جاتی ہے کہ آیت کے کلمات مبارکہ پر غور فرمائیں۔اور محقق سعیدی، پیر کرم شاہ اور مولانا شفیع کی تائیدی عبارات مرشد تھانوی، علامہ حقانی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

،سید محمود آلوسی، علامہ قرطبی اور شیخ القرآن وغیرہ اکابر کی تصریحات پر توجہ فرمائیں ان اکابر مفسرین کے روشن بیانات اور تفصیلی عبارات سے واضح ہوا کہ من دونہ کے مفہوم میں انبیاء غیر انبیاء سب داخل ہیں۔ اور سماع کی نفی مطلق عن قید البعد ہے۔ اس سے ان کذاب غالیوں کا بھی رد ہو گیا جو شور کیا کرتے ہیں کہ سماع انبیاء کا کوئی منکر نہیں ہے۔ نیز آج کے بعض جہل مرکب مفتیوں کا الحاد بھی واضح ہو گیا جو دعا پکار وغیرہ کے مسائل کو فروعی کہہ کر منصوص شرک کا انکار کر کے یا اس کے مرتکب ہو کر اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں۔

شاہد 18 (سورۃ الاحقاف آیت 5/6)

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ○ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ○ (سورۃ الاحقاف آیت 5/6)

اشارات وفوائد

☆..... "وَمَنْ أَضَلُّ" چونکہ عبادت کا مغز اور نچوڑ دعا، پکار ہے اس لیے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نبی ولی، پیر فقیر وغیرہ کو حاجات میں پکارتا ہے اس سے بڑا گمراہ اور بدترین کافر اور کوئی نہیں ہے۔

☆..... "مَنْ. لَا يَسْتَجِيبُ، وَهُمْ. غَافِلُونَ. كَافِرِينَ" وغیرہ کلمات اپنی اصل وضع کے اعتبار سے ذوی العقول مخلوق کے لیے ہیں۔ جو اس بات پر قطعی دلیل ہیں کہ اس آیت میں لفظ من دون اللہ سے مراد حقیقی معنی کے اعتبار سے ذوی العقول مخلوق انبیاء و اولیاء کرام، پیر فقیر، جنات اور فرشتے ہیں جن کو مشرکین حاجات میں پکارتے ہیں۔

☆..... "وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ" کی نص صریح سے واضح ہوا کہ جن انبیاء یا اولیاء کو ان کی قبروں کے نزدیک یا دور سے پکارا جاتا ہے وہ پکارنے والوں کی پکاروں کو قطعاً نہیں سنتے اور ان کے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

احوال سے بالکل بے خبر ہیں۔ اس آیت میں ان غلیوں پر رد کیا گیا جو سماع انبیاء کرام پر اجماع کا مبنی برکذب دعویٰ کئے کرتے ہیں۔

☆.. "كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً" سے معلوم ہوا کہ جو شخص انبیاء کرام اور اولیائے عظام کو مافوق الاسباب سمیع سمجھ کر دور یا نزدیک سے حاجت روائی یا استشفاع کے لیے پکارتا ہے وہ سب سے بڑا گستاخ انبیاء کرام ہے اور قیامت کے دن اس بدبخت کے انبیاء کرام وغیرہ دشمن بن جائیں گے۔

تراجم آیت

تائید: ترجمہ سعیدی بریلوی

غلام رسول سعیدی لکھتا ہے۔

ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہوگا جو ان کو پکارے جو قیامت تک ان کی فریاد نہ سن سکیں اور وہ ان (کافروں) کی پکار سے بے خبر ہیں۔ اور جب لوگوں کو (میدان حشر) میں جمع کیا جائے گا تو (ان کے خود ساختہ معبود) ان کے دشمن ہوں گے اور وہ ان کی عبادت کے منکر ہوں گے۔ (ترجمہ سعیدی بریلوی، تبیان القرآن)

تائید: ترجمہ کرم شاہ بریلوی

تائید: پیر کرم شاہ ترجمہ کرتا ہے: اور کون زیادہ گمراہ ہے اس (بدبخت) سے جو پکارتا ہے اللہ کو چھوڑ کر ایسے معبود کو جو قیامت تک اس کی فریاد قبول نہیں کر سکتا اور وہ ان کے پکارنے سے ہی غافل ہیں۔ اور جب جمع کیے جائیں گے لوگ (روزِ محشر) تو وہ معبود ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا صاف انکار کر دیں گے۔

تائید: ترجمہ احمد رضا بریلوی

احمد رضا خان لکھتا ہے: اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کے سوا ایسوں کو پوجے (ف ۱۱) جو قیامت تک اس کی نہ سنیں اور انہیں ان کی پوجا کی خبر تک نہیں۔ اور جب لوگوں کا حشر ہوگا وہ ان کے دشمن

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہوں گے اور ان سے منکر ہو جائیں گے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

تائید: ترجمہ مظہر اللہ بریلوی

مفتی مظہر اللہ بریلوی لکھتا ہے: اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اللہ کے سوا اس چیز کو پوجے جو اس کی نہ سنیں قیامت تک اور انہیں ان کی پوجا کی خبر تک نہیں۔ اور جب (قیامت کے دن) لوگ جمع کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت کے منکر ہو جائیں گے۔ (ترجمہ مظہر القرآن)

ترجمہ شیخ الہند

فہم سلف 1: شیخ البند لکھتے ہیں: اور اس سے زیادہ گمراہ کون جو پکارے اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ پہنچے اس کی پکار کو دن قیامت تک اور ان کو خبر نہیں ان کے پکارنے کی، اور جب لوگ جمع ہوں گے وہ ہوں گے ان کے دشمن اور ہوں گے ان کے پوجنے سے منکر۔ (ترجمہ شیخ البند)

ترجمہ علامہ حقانی

فہم سلف 2: علامہ حقانی لکھتے ہیں: اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے کہ جو اللہ کے سوا اس کو پکارتا ہے کہ جو قیامت تک اس کے پکارنے کا جواب نہ دے سکے اور ان کو ان کے پکارنے کی خبر بھی نہ ہو۔ اور جب آدمی جمع کئے جاویں تو ان کے دشمن ہو جاویں اور ان کی عبادت کا انکار کریں۔ (ترجمہ حقانی)

فہم سلف نمبر 1: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان لکھتے ہیں:

"ومن اضل" یہ سابقہ آیت میں مذکور مطالبہ پورا کرنے میں ناکامی کا ثمرہ اور نتیجہ ہے جب کسی عقلی یا نقلی دلیل سے یہ ثابت نہیں کہ جن کو مشرکین اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ پکاریں سنتے اور حاجات برابری کر سکتے ہیں۔ تو اس کا واضح نتیجہ یہ ہے کہ وہ شخص سب سے بڑا گمراہ ہے جو ایسوں کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کی حاجت بر آری نہ کر سکیں، بلکہ اسکی دعا اور پکار سے سراسر ہوں ہی بے خبر۔ "واذا حشر الناس۔ الایۃ" پکارنے والوں کی پکار سے مزعومہ معبودوں کی بے خبری اور اس فعل پر ان

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کی ناراضی کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن میدان حشر میں جب سب لوگ جمع ہوں گے تو جن مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کو دنیا میں پکارا گیا، وہ پکارنے والوں کے سخت خلاف ہوں گے اور پکارنے والوں کو جھٹلائیں گے اور ان کی عبادت سے بیزاری اور براءت کا اعلان کریں گے۔ مکذبین قائلین تبرانا الیک ماکانوا ایانا یعبدون (مظہری ج8 ص394)۔ تائید: 1 فکفی باللہ شہیدا بیننا وبینکم ان کنا عن عبادتکم لغفلین (یونس رکوع3)۔ 2۔ یوم یحشرہم جمیعا ثم یقول للملئکۃ اھؤلاء ایاکم کانوا یعبدون قالوا سبحانک انت ولینا من دونہم بل کانوا یعبدون الجن اکثرھم بھم مؤمنون۔ (سبا رکوع5)۔ 3۔ ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم۔ یوم القیمۃ یکفرون بشرککم (فاطر رکوع2)۔ (تفسیر جواہر القرآن)

فہم سلف نمبر2: مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں:

فرشتوں اور انبیاء کو خدا اور معبود بنانے والے بھی خود اپنی آواز نہ فرشتوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ انبیاء کو فرشتے اور انبیاء وہی سن سکیں گے جو خدا انہیں سنائے گا اور وہی کر سکیں گے جس کی اجازت خدا دے گا اور جب یہ لوگ مشرکین و کفار جمع کیے جائیں گے میدان حشر میں تو وہ انکے معبودان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کرنے والے ہوں گے بلکہ سخت بیزاری اور نفرت کا اظہار کریں گے اور ان کی بیزاری و نفرت اپنے عابدوں سے دشمنی کی صورت میں محسوس ہوتی ہوگی (تفسیر معارف القرآن)

فہم سلف نمبر3: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

یعنی اس سے بڑی حماقت اور گمراہی کیا ہوگی کہ خدا کو چھوڑ کر ایک ایسی بے جان یا بے اختیار مخلوق کو اپنی حاجت برآری کے لیے پکارا جائے جو اپنے مستقل اختیار سے کسی کی پکار کر نہیں پہنچ سکتی۔ بلکہ یہ بھی ضروری نہیں کہ ان کو پکارنے کی خبر بھی ہو۔ پتھر کی مورتیوں کا تو کہنا ہی کیا، فرشتے اور پیغمبر بھی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وہی بات سن سکتے اور وہی کام کر سکتے ہیں جس کی اجازت اور قدرت حق تعالیٰ کی طرف سے دیتا ہو۔ (تفسیر عثمانی)

فہم سلف نمبر 4: علامہ سید امیر علیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

زندوں کو مردوں سے باتیں کرنے کی قوت نہیں اور نہ انکے پکارنے کی انکو خبر ہے ہاں اگر اللہ چاہے تو وہ سنا دے تو یہ سب اسی کی قدرت ہے اسی واسطے امام الفقہاء ابو حنیفہؒ نے قرآن واحادیث سے سمجھ کر نکالا کہ جو کوئی مر جاتا ہے اگر زندہ اس کو اپنی بات سنانا چاہے تو وہ نہیں سن سکتا سوائے ایسی بات کے جو اللہ کو سنانی منظور ہو..... الخ (تفسیر مواہب الرحمٰن)

فہم سلف نمبر 5: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازیؒ (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

يَجُوزُ أَنْ يُرِيدَ كُلَّ مَعْبُودٍ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَعِيسَى وَعُزَيْرٍ وَالْأَصْنَامِ إِلَّا أَنَّهُ غَلَّبَ غَيْرَ الْأَوْثَانِ عَلَى الْأَوْثَانِ. (تفسیر الکبیر)

یعنی درست ہے کہ یہاں من دون اللہ سے مراد فرشتے اور حضرت عیسیٰؑ و عزیرؑ اور بت سب ہی لئے جائیں البتہ غیر اوثان کو اوثان پر غلبہ دیا گیا ہے۔

فہم سلف نمبر 6: علامہ بیضاویؒ لکھتے ہیں:

لأنهم إما جمادات وإما عباد مسخرون مشتغلون بأحوالهم. (تفسیر بیضاوی)

یعنی اس لئے کہ وہ جمادات یا مقربین (فرشتے انبیاء واولیاء) اپنے احوال میں مشغول ہیں۔

فہم سلف نمبر 7: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان أثیر الدین الأندلسیؒ (المتوفی: 745ھ) لکھتے ہیں:

يُرَادُ بِهِ مَنْ عَبَدَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ إِنْسٍ وَجِنٍّ وَغَيْرِهِمَا. وَغُلِّبَ مَنْ يَعْقِلُ. (تفسیر البحر المحیط)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی من دون اللہ سے مراد ہر وہ ہستی ہے جس کی اللہ تعالی کے سوا پکار کی گئی خواہ انسان ہو یا جن وغیرہ۔ اور غلبہ دیا گیا ہے ذوی العقول کو غیر ذوی العقول پر۔

فہم سلف نمبر 8: علامہ أبو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفیٰ (المتوفی: 982ھ) لکھتے ہیں:

وقد جُوِّز أن يراد بهم كلُّ ما يُعبدُ من دُونِ الله مِن الملائكة والجن والإنس وغيرِهم (تفسیر ابو السعود)

یعنی تحقیق جائز رکھا گیا ہے کہ من دون اللہ سے ہر وہ ہستی مراد لی جائے جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا گیا خواہ وہ فرشتے ہوں خواہ جن ہوں خواہ انسان وغیرہ۔

فہم سلف نمبر 9: علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں:

لانها اما جمادات لا يسمع ولا يعقل واما عباد مسخرون مشتغلون بأحوالهم كعيسى وعزير والملائكة. (تفسیر المظہری)

یعنی اس لیے کہ وہ یا تو جمادات ہیں نہ سنتے ہیں اور نہ سمجھتے ہیں یا مسخر بندے ہیں جو اپنے احوال میں مشغول ہیں۔ جیسے عیسیٰ، عزیر اور فرشتے اس۔ (حاصل یہ کہ آیت میں من دون اللہ سے مراد بت، فرشتے، عیسیٰ و عزیر وغیرہ کو مراد لینا درست ہے۔ از راقم)

فہم سلف نمبر 10: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

عن دعائهم إياهم غافِلُونَ لا يسمعون ولا يدرون. أما إن كان المدعو جمادا فظاهر. وأما إن كان من ذوي العقول فإن كان من المقبولين المقربين عند الله تعالى فلاشتغاله عن ذلك بما هو فيه من الخير أو كونه في محل ليس من شأن الذي فيه أن يسمع دعاء الداعي للبعد كعيسى عليه الصلاة والسلام اليوم أو لأن الله تعالى يصون سمعه عن سماع ذلك لأنه لكونه مما لا يرضي الله تعالى يؤلمه لو سمعه. وإن كان من أعداء الله تعالى كشياطين الجن والإنس الذين عبدوا من دون الله تعالى

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فإن كان ميتاً فلاشتغاله بما هو فيه من الشر. وقيل: لأن الميت ليس من شأنه السماع ولا يتحقق منه سماع إلا معجزة كسماع أهل القليب، (تفسیر روح المعانی)

یعنی ان کی پکاروں سے جو ان کی کرتے ہیں بے خبر ہیں نہ سنتے ہیں اور نہ ہی جانتے ہیں بحر حال اگر جس کو پکارا گیا جماد ہو تو ظاہر ہے اور اگر ذوی العقول ہوں تو دو حال سے خالی نہیں یا مقبولین اور مقربین عند اللہ ہونگے اور یا مردود ین اعداء اللہ ہونگے اگر مقربین مقبولین (انبیاء اولیاء فرشتے) ہوں تو وہ اس لئے بے خبر ہیں اور اس لیے نہیں سنتے کہ وہ نعمتوں میں مشغول ہیں یا دوری کی وجہ سے ایسی جگہ پر ہیں جہاں سننا ناممکن ہے جیسے آج حضرت عیسیٰؑ دور ہیں۔ یا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کے سننے سے محفوظ رکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان کو دکھ دینا نہیں چاہتا۔ اگر ان پکاروں کو سنتے تو پریشان ہوتے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے ہیں جیسے شیطان انسانوں اور جنوں سے جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی پس اگر مرے ہوئے ہیں تو اس لیے بے خبر ہیں کہ عذاب میں مبتلا مشغول ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مردے کی شان سے سننا ہے ہی نہیں اور مردہ کا سننا ممکن ہی۔ ہاں مردے کا سننا خرقِ عادت طور پر ہو سکتا ہے جیسے بدر کے مردوں کا سماع آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔

فہم سلف نمبر 11: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

بدانکہ آیت کریمہ دلالت واضح کرد بر ایں کہ ارواح مغیبہ ابدان در علم پرستیدہ میشود و دعاء حاجت آں ہمہ از دعا داعیان بے خبر محض اند خواہ اولیاء خواہ انبیاء حاجت روائی سوئے آن کردہ میشود۔ یعنی آیت اس بارے میں قطعی الدلالت ہے کہ انبیاء اولیاء پکارنے والوں کی پکاروں سے قطعاً بے خبر ہیں۔ (البلاغ المبین)

دعوت فکر

تمام غالی صاحبان سے گزارش ہے کہ آیت کے کلمات مبارکہ اور مترجمین کے تراجم مفسرین کی تصریحات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ امام رازیؒ، علامہ ابو سعودؒ، علامہ بیضاویؒ، علامہ ابو حیان

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اندلسیؒ، قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، علامہ آلوسیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، علامہ عثمانیؒ، شیخ القرآنؒ وغیرہ مفسرین کی تصریحات کی رو سے اس آیت سے لفظِ من دون اللہ انبیاء واولیاء، پیر فقیر سب کو شامل ہے سعیدی، پیر کرم شاہ، مظہر اللہ، احمد رضا خان وغیرہ کے تراجم سے واضح ہے کہ جن ہستیوں کو مشرکین مصائب وحوائج میں پکارتے ہیں وہ ہستیاں نہ تو ان کی پکاروں کو سن سکتی ہیں اور نہ ہی حاجت روائی کر سکتی ہیں اور قیامت کے دن وہ نیک ہستیاں اپنے پکارنے والوں کی پکار کا انکار کریں گیں اور ان کی دشمن بن جائیں گیں۔ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو انبیاء واولیاء اور ہر ہری جھنڈی والی قبر والے کے سماع کا عقیدہ رکھ کر اور وسیلہ کا بہانہ بنا کر ان کو حاجت روائی یا سفارش کے لیے پکارتے ہیں اور یا پنجتن پاک، یا غازی عباس علمدار، یا علی مدد، المدد یا رسول اللہ وغیرہ کے شرکیہ نعرے لگاتے ہیں آیت میں غور کر کے اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہیئے۔

نیز آیت کے کلمات مبارکہ اور مفسرین کی تصریحات سے درج ذیل نکات واضح ہوئے:

☆.... آیت کے کلمات اور ترجمہ سے واضح ہے کہ اس آیت میں لفظ "من دون اللہ" کو بتوں کے ساتھ بطورِ حصر خاص کرنا قرآن کریم کا صریح انکار بدترین تحریف اور واضح استہزا ہے۔ بطورِ تاویل یا تغلیب بتوں کو شامل کرنا امر دیگر ہے جس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

☆.... "یَدْعُو" دعا اور پکار سے مراد دعائے عادت نہیں، دعائے عبادت ہے، دعائے عادت کا مطلب ہے یہ کہ ماتحت الاسباب اُمور میں ایک دوسرے کو بلانا اور ایک دوسرے کا تعاون طلب کرنا وغیرہ ہے۔ اور دعائے عبادت کا مطلب مافوق الاسباب امور میں قضائے حاجات اور دفع مصائب کے لیے سماع اور حاجت روائی وغیرہ کا عقیدہ رکھ کر پکارنا ہے۔

☆.... "ومن اضل" کے کلماتِ مبارکہ سے واضح ہوا جو شخص کسی نبی ولی، پیر فقیر کے بارے میں مافوق الاسباب طور پر سننے، جاننے کا عقیدہ رکھ کر ان کو پکارتا ہے، وہ قطعی مشرک ہے۔ اس سے ان جاہل

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بالتر آن مفتیان کی تلبیس واضح ہو گئی جو رات دن شرک کی وکالت میں مصروف ہیں اور اس مسئلہ کو فروعی مشہور کرنے کے چکر میں نصوص قرآنیہ کی تحریف میں لگے ہوئے ہیں۔

☆..... "لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ" سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حاجت روائی کے اختیارات کسی کو نہیں سونپے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاجت روائی نہیں کر سکتا۔

☆..... "وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ" سے واضح ہوا کہ جن انبیاء واولیاء، پیروں فقیروں کو مشرکین کو مصائب وحوائج میں پکارتے ہیں۔ خواہ ان کی قبروں پر جا کر خواہ قبروں سے دور رہ کر وہ انبیاء واولیاء ان کی پکاروں کو ہرگز نہیں سنتے، آیت مطلق عن قید ابعد ہے۔ اس سے ان غالیوں کا بھی رد ہو گیا جنہوں نے سماع انبیاء عند القبور کا عقیدہ بلا دلیل گھڑ رکھا ہے۔ جب ان سے دلیل کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو بجائے قرآن وسنت یا آئمہ متقدمین کے بعض متاخرین، مقلدین علماء کے مجمل قسم کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ "قاتلهم الله انى يوفكون"۔

☆..... "كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً" سے واضح ہوا کہ جو لوگ انبیاء واولیاء کو مصائب وحوائج میں پکارتے ہیں، وہ سب سے بڑے گستاخ انبیاء واولیاء ہیں۔

☆..... "بعبادتهم" سے واضح ہوا کہ انبیاء واولیاء وغیرہ کو مصائب وحوائج مافوق الاسباب امور میں پکارنا بھی ان کی عبادت اور پوجا کرنا ہے۔

فہم سلف نمبر 12: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

ولا يخفى عليك الحال إذا كان المراد بها المعبودات الباطلة مطلقا ملكا كانت أو بشرا أو حجرا أو غيرها. (تفسیر روح المعانی)

یعنی اور نہیں مخفی تجھ پر صورت حال جب من دون اللہ سے مراد مطلقاً معبودانِ باطلہ ہوں، فرشتے ہوں یا انسان پتھر ہوں یا ان کے علاوہ کوئی چیز لی جائے تو "وَلَا يَسْتَطِيعُونَ" جمع مذکر عاقل پر کوئی اشکال نہیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہد 19 (سورۃ یونس آیت 66)

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ○ (سورۃ یونس آیت 66)

ترجمہ: سنتا ہے اللہ کا ہے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور جو کوئی ہے زمین میں اور یہ جو پیچھے پڑے ہیں اللہ کے سوا شریکوں کو پکارنے والے سو یہ کچھ نہیں مگر پیچھے پڑے ہیں اپنے خیال کے اور کچھ نہیں مگر اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

اشارات و فوائد

☆... "لِلَّهِ مَنْ" "للہ کا" "لام" اختصاص کا اور تقدیم خبر حصر کے لیے اور لفظ "من" ذوی العقول کے لیے تغلیباً غیر ذوی العقول کو بھی شامل ہے۔ اور معنی یہ ہے کہ آسمانوں زمین کی سب مخلوق پر تصرف کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا خاصا ہے۔

☆..... "مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ" سے مراد عام ہے، فرشتے، انبیاء، اولیاء، پیر فقیر، بت سب کو شامل ہے۔

☆..... "إِنْ يَتَّبِعُونَ" سے معلوم ہوا کسی غیر اللہ نبی، ولی، پیر فقیر، بت وغیرہ کو حاجات میں پکارنے کی کوئی قطعی دلیل نہیں ہے۔ اور مشرک کے سب مزعومہ دلائل اٹکل، پچو، شطیحات، شطیات، ڈھکوسلے، خواب، حکایات، بے سند روایات، مجہول عبارات اور ظنیات پر ہی مشتمل ہیں۔

☆..... اس سے یہ ضابطہ بھی معلوم ہوا کہ عقیدہ کے باب میں ظنیات کا کوئی اعتبار نہیں۔

تائید نمبر ۱: غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

شرک کے ابطال پر دلائل: اس سے پہلے فرمایا تھا: الا ان للہ ما فی السموت والارض۔ (یونس: ۵۵) یعنی آسمانوں اور زمینوں کی تمام غیر ذوی العقول چیزیں اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں۔ اور اس آیت میں فرمایا: الا ان للہ من فی السموت والارض۔ (یونس: ۶۶) یعنی آسمانوں اور زمینوں کی تمام

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ذوی العقول چیزیں بھی اللہ کی ملکیت میں ہیں اور ذوی العقول سے مراد جن اور ملائکہ ہیں، ان دونوں آیتوں کا حاصل یہ ہے کہ عقل والے ہوں یا بے عقل، تمام جمادات، نباتات، حیوانات، جن، انسان اور فرشتے سب اللہ کے مملوک ہیں۔ اس میں مشرکین کا رد ہے جو بتوں کو پوجتے تھے، کیونکہ تمام پتھر اس کے مملوک ہیں، سو بت بھی اس کے مملوک ہیں اور جو مملوک ہو وہ معبود کیسے ہو سکتا ہے، اسی طرح اس میں یہود اور نصاریٰ کا بھی رد ہے جو حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ کو معبود مانتے تھے کیونکہ حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ بھی اللہ کے مملوک ہیں اور جو مملوک ہیں وہ معبود کیسے ہو سکتا ہے، اس پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ لوگ جو اللہ کو چھوڑ کر (خود ساختہ) شریکوں کی پیروی کر رہے ہیں یہ کس کی پیروی کر رہے ہیں؟ یعنی یہ جن شریکوں کی پیروی کر رہے ہیں وہ تو سب اللہ کے مملوک ہیں، وہ عبادت کے کیسے مستحق ہو گئے! یہ صرف اپنے گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور ان کا اندازہ غلط ہے۔ وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو، اور دکھانے والا دن بنایا الخ، اس سے پہلے فرمایا تھا: ان العزۃ للہ جمیعا۔ (یونس: ۶۵) یعنی ہر قسم کا غلبہ اللہ ہی کے لیے ہے، اس آیت میں اس پر دلیل قائم فرمائی ہے کہ اس نے رات اس لیے بنائی ہے کہ تمہاری تھکاوٹ دور ہو اور دن اس لیے بنایا ہے کہ اس کی روشنی میں اپنی ضروریات زندگی کو فراہم کر سکو۔ (تفسیر تبیان القرآن)

تائید نمبر 2: بریلوی صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی لکھتا ہے:

سب اس کے مملوک ہیں اس کے تحت قدرت و اختیار اور مملوک رب نہیں ہو سکتا اس لئے اللہ کے سوا ہر ایک کی پرستش باطل ہے، یہ توحید کی ایک عمدہ برہان ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

تائید نمبر 3: علامہ ادریس کاندھلوی لکھتے ہیں:

آگاہ ہو جاؤ کہ تحقیق آسمانوں میں جو فرشتے ہیں اور زمین میں جو جن اور انس ہیں وہ سب اللہ ہی کی ملک ہیں اور سب اس کے بندے ہیں۔ کسی میں ربوبیت کی لیاقت اور اہلیت نہیں۔ پس کسی چیز کو خدا کا شریک ٹھہرانا نہایت نادانی اور گمراہی ہے۔ (تفسیر معارف القرآن)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر1: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

یعنی کل زمین و آسمان میں خدائے واحد کی سلطنت ہے، سب جن و انس اور فرشتے اسی کے مملوک و مخلوق ہیں۔ مشرکین کا غیر اللہ کو پکارنا اور انھیں خدائی کا حصہ دار بنانا، محض اٹکل کے تیر اور واہی تباہی خیالات ہیں۔ ان کے ہاتھ میں نہ کوئی حقیقت ہے نہ حجت و برہان، خالی اوہام و ظنون کی اندھیریوں میں پڑے ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ (تفسیر عثمانی)

فہم سلف نمبر2: علامہ عبد الماجد دریا آبادی لکھتے ہیں:

انسان، جنات، ملائکہ کوئی مخلوق کیسی ہی پر عظمت ہو بہر حال سب حق تعالیٰ ہی کے مملوک ہیں۔ اس کے وعدۂ حفاظت یا اس کے وعید مکافات کے درمیان کس کی مجال ہے جو حائل ہو سکے۔

حقایق کے حامل اور مالک تو صرف اہل ایمان ہیں، ایمانیوں کے علاوہ جو بھی ہیں، ان کے پاس بجز اوہام، ظنون، نظریات و مفروضات کے اور ہے کیا؟ فقہاء نے لکھا ہے کہ اٹکل یا اندازہ کا درجہ شریعت میں تو بس اس قدر ہے کہ بندوں کے معاملات کے چکانے میں اس سے کام لے لیا گیا، باقی اثبات حق واستنباط حق میں ظن و تخمین کا کچھ دخل نہیں۔ (آیت) "وما یتبع الذین" الخ۔ یعنی ان کے پاس دلیل یا بنیاد ہے کیا؟ قرآن مجید نے شرک پر یہ گرفت بار بار کی ہے۔ توحید پر تو ماشاء اللہ قوی سے قوی دلیلیں کثرت سے موجود ہیں۔ لیکن شرک پر آخر کونسی دلیل موجود ہے؟ (تفسیر ماجدی)

فہم سلف نمبر3: علامہ عبد الحق حقانی دہلوی لکھتے ہیں:

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے وہی رات دن کو گردش دے رہا ہے پھر اور کون ہے کہ جس کے اختیار میں عزت و ذولت ہو اور اس کے ضمن میں یہ بھی جتلاتا ہے کہ ہم ہی آسمانوں اور زمین کی چیزوں کے مالک اور غنی یعنی بے پرواہیں کسی کے کسی بات میں محتاج نہیں اور خالق لیل و نہار بھی ہم ہی ہیں تو پھر جو تم اس کے سوا اور معبودوں کو پوجتے ہو۔ علاوہ بد عقل ہونے کے ذلیل بھی ہو جو مالک کو چھوڑ کر غلام کے آگے ہاتھ جوڑتے ہو اور ان معبودوں کو بجز غلام اور مخلوق اور بندہ ہونے کے اس کے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ساتھ فرزندی یا برادری یا شرکت کی کوئی بھی نسبت نہیں۔ کس لئے کہ کم سے کم رات دن کا تمہارے فوائد کے لئے بنانا بھی کسی کے ہاتھ میں نہیں۔ جو تم نے اپنے خیال فاسد سے بعض شخصوں کی نسبت تجویز کر رکھے ہیں جیسا کہ عرب ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے اور نصاریٰ مسیح (علیہ السلام) کو اس کا بیٹا۔ جب آسمان و زمین سب کچھ اس کے ہیں تو بیٹے کی ضرورت کیا ہے۔ اس اعتقاد پر کوئی بھی دلیل ان کے پاس نہیں۔ محض قیاسی ڈھکوسلے ہیں اور ایسے مشتریوں کی سزا جہنم ہے۔ ان کو آخرت میں فلاح نہیں۔ اولیاء اللہ کے مراتب بیان کرنے کے بعد ہونے سے پاکی اور استغناء ظاہر کرنا یہ بات بتلاتا ہے کہ محبت اور برگزیدگی سے بیٹا اور شریک نہیں ہو جایا کرتا۔ (تفسیر حقانی)

فہم سلف نمبر 4: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، ابو جعفر الطبریؒ (المتوفی: 310ھ) لکھتے ہیں:

من دون الله يعني: غير الله وسواه. یعنی من دون اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے سوا تمام مخلوقات ہے۔ (تفسیر ابن جریر)

فہم سلف نمبر 5: علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاویؒ (المتوفی: 685ھ) لکھتے ہیں:

أي شيء يتبع الذين تدعونهم شركاء من الملائكة والنبيين، (تفسیر بیضاوی)

یعنی جن کو مشرک پکارتے ہیں، فرشتوں اور نبیوں سے۔

فہم سلف نمبر 6: علامہ عبد اللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین النسفیؒ (المتوفی: 710ھ) لکھتے ہیں:

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَن فِي السماوات وَمَنْ فِي الأرض يعني العقلاء وهم الملائكة والثقلان وخصهم ليؤذن أن هؤلاء إذا كانوا له وفي مملكته ولا يصلح أحد منهم للربوبية ولا أن يكون شريكاً له فيها فما وراءهم مما لا يعقل أحق أن لا يكون له نداً وشريكاً (تفسیر مدارک)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَن فِي السماوات وَمَن فِي الأرض "یعنی مراد عقلا ہیں اور وہ فرشتے، انسان اور جن ہیں ان کو خاص کر کے اس لیے بیان فرمایا تا کہ معلوم ہو کہ جب یہ اس کے زیر تصرف مملوک ہیں اور کوئی بھی ان میں سے مشکل کشائی حاجت روائی کی صلاحیت نہیں رکھتا اور نہ ہی تصرف میں اس کا شریک ہو سکتا ہے۔ تو جو ان کے علاوہ غیر عاقل ہیں وہ شریک نہ ہونے کے زیادہ لائق ہیں۔

قسم سلف نمبر 7: علامہ أبو حيان محمد بن يوسف بن علي بن يوسف بن حيان أثير الدين الأندلسي (المتوفی: 745ھ) لکھتے ہیں:

وَمِنَ الْأَصْلِ فِيهَا أَنْ تَكُونَ لِلْعُقَلَاءِ. وَهُنَا هِيَ شَامِلَةٌ لَهُمْ وَلِغَيْرِهِمْ عَلَى حُكْمِ التَّغْلِيبِ. وَحَيْثُ جِيءَ بِمَا كَانَ تَغْلِيبًا لِلْكَثْرَةِ إِذْ أَكْثَرُ الْمَخْلُوقَاتِ لَا تَعْقِلُ. وَقَالَ الزَّمَخْشَرِيُّ: يَعْنِي الْعُقَلَاءَ الْمُمَيِّزِينَ وَهُمُ الملائكة والثقلان. وَإِنَّمَا خَصَّهُمْ لِيُؤْذِنَ أَنَّ هَؤُلَاءِ إِذَا كَانُوا لَهُ فِي مِلْكِهِ فَهُمْ عَبِيدٌ كُلُّهُمْ. لَا يَصْلُحُ أَحَدٌ مِنْهُمْ لِلرُّبُوبِيَّةِ. وَلَا أَنْ يكون شريكا له فِيهَا. فَمَا دُونَهُمْ مِمَّا لَا يَعْقِلُ أَحَقُّ أَنْ لَا يَكُونَ نِدًّا وَشَرِيكًا. وَيَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَهُ رَبًّا مِنْ مَلَكٍ أَوْ إِنْسِيٍّ فَضْلًا عَنْ صَنَمٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ. فَهُوَ مُبْطِلٌ تَابِعٌ لِمَا أَدَّى إِلَيْهِ التَّقْلِيدُ وَتَرْكُ النَّظَرِ. (تفسیر البحر المحیط)

یعنی لفظ "من" اصل میں عقلا کے لیے ہوتا ہے اور یہاں عقلا اور غیر عقلا کو بطورِ تغلیب کے شامل ہے.... اور جہاں لفظ ما آئے وہاں بھی بوجہ کثرت کے تغلیب ہو گی کیونکہ زیادہ تر مخلوقات غیر عاقل ہیں، اور زمخشری نے کہا مراد عقلا ممیز ہیں اور وہ فرشتے، جن اور انسان ہیں اور ان کو خاص اس لیے کیا تا کہ بتلایا جائے کہ جب یہ اسی کی ملک میں ہیں سب اُسی ہی کے محتاج ہیں، تو ان میں سے کوئی بھی مشکل کشائی، حاجت روائی کی صلاحیت نہیں رکھتا اور نہ ہی کوئی اس کا تصرف میں شریک ہے تو جو ان سے کم درجے کی غیر عاقل مخلوق ہے بطریق اولی اس کی شریک اور ساجھی نہیں بن سکتی۔ اس سے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ثابت ہوا جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری مخلوق فرشتہ، جن، چہ جائیکہ بت یا اس کے علاوہ کو رب بناتا ہے تو وہ باطل پر ہے، اور دلائل میں غور و فکر کو ترک کرنے والا اندھی تقلید کا پیروکار ہے۔

فہم سلف نمبر 8: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

المراد من الَّذِينَ الملائكة والمسيح وعزير عليهم الصلاة والسلام

(تفسیر روح المعانی)

یعنی "الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ" سے مراد فرشتے، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر ہیں۔

دعوت فکر

تمام غالی صاحبان سے درخواست ہے کہ محقق سعیدی، صدر الافاضل بریلوی، وغیرہ کی تائیدی عبارات اور 8 مفسرین کی تفصیلی تصریحات سے واضح ہوا کہ آیت میں "يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ" سے مراد حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ وغیرہ انبیاء، اولیاء بھی ہیں۔ جن کو مشرکین حاجات میں پکارتے ہیں اور ان کی نام کی نذر نیاز دیتے ہیں۔ اس آیت کو بتوں کے ساتھ خاص کرنا اور انبیاء اولیاء کرام مراد لینے کو گستاخی بے ادبی قرار دینا اس آیت کے انکار کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی حماقت سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

شاہد 20 (سورۃ الزخرف آیت 86)

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ (سورۃ الزخرف آیت 86)

ترجمہ: اور اختیار نہیں رکھتے وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں سفارش کا مگر جس نے گواہی دی سچی اور ان کو خبر تھی۔ (سو اس کی سفارش اذن کے بعد ہوگی)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تنبیہ:

اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ اور اِلَّا مَنْ سے واضح ہے کہ مراد انبیاء اولیاء اور نیک پیر فقیر وغیرہ ہیں ۔ آیت کو بطورِ حصر کے بتوں کے ساتھ خاص کرنا خالص تحریف اور مدلولِ قرآنی کو بدلنا ہے۔

تائید نمبر1: بریلوی محقق سعیدی لکھتا ہے:

اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اولاد کی نفی فرمائی تھی اور اس آیت میں اللہ سبحانہ اپنے شرکاء کی نفی فرمارہا ہے، اس آیت کی دو تفسیریں ہیں: ایک تفسیر یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ سن لیں کہ قیامت کے دن وہ ان ہی لوگوں کی شفاعت کریں گے جو حق کی شہادت دیں گے یعنی جو یقین کے ساتھ اس بات کی شہادت دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔

اس آیت کی دوسری تفسیر یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر کسی کی بھی عبادت کرتے ہیں خواہ وہ عیسیٰ ہوں یا عزیر ہوں، یا فرشتے ہوں، یا دوسرے خود ساختہ معبود ہوں، مثلاً ستارے ہوں یا درخت ہو یا پتھر کے تراشیدہ بت ہوں، ان میں سے کوئی بھی از خود کسی کی شفاعت کرنے کا مالک نہیں ہے، مگر جو یقین کے ساتھ اللہ کے واحد ہونے کی شہادت دے اور وہ فرشتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام ہیں اور اولیاء کرام اور علماء عظام ہیں کیونکہ ان کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت اور وجاہت ہے اور سب سے زیادہ کرامت اور وجاہت ہمارے نبی سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہے اور وہی سب سے زیادہ شفاعت فرمائیں گے۔ (تبیان القرآن)

تائید نمبر2: پیر کرم شاہ بھیروی لکھتا ہے:

کفار اس گھمنڈ میں تھے کہ یہ بت اور فرشتے ان کی شفاعت کریں گے۔ بتادیا کہ ایسا نہیں ہوگا۔ ہر ایک کی مجال نہیں کہ بارگاہ رب العزت میں شفاعت کرنے کی جرات کر سکے اور نہ ہر شخص اس قابل ہے کہ اس شفاعت کی جائے۔ شفاعت کرنے کا وہ مجاز ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی بھی دے اور اس

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کی یہ گواہی عمر یقین پر مبنی ہو۔ اسی طرح شفاعت اس کی کی جائے جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ یہ بات خوب ذہن نشین رہے کہ شفاعت صرف ان گناہ گاروں کے لئے ہو گی جو ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوئے اور جن کا خاتمہ کفر یا شرک پر ہو گا ان کے لئے شفاعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہو گا۔

(ضیاالقرآن)

شہید نمبر3: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستنبولی الحنفی الخلوتی، المولی ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ) لکھتے ہیں:

والموصول عام لکل ما یعبد من دون اللہ کعیسی وعزیر والملائکۃ وغیرھم۔

(تفسیر روح البیان)

یعنی "الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ" میں موصول عام ہے ہر اس چیز کو شامل ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی جیسے حضرت عیسیٰ، عزیر اور فرشتے وغیرہ

قسم سلف نمبر1: علامہ عبدالماجد دریا آبادیؒ لکھتے ہیں:

مسئلہ شفاعت جیسا کہ مسیحیوں اور بعض دوسری قوموں میں چلا ہوا ہے، سر تا سر باطل و بے اصل ہے، اس عقیدہ کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی بھی ہے جو اس معنی میں خدائی طاقت رکھتی ہے اور قیامت میں سابقہ اسی سے پڑے گا۔ وہ جسے چاہے معاف کر دے۔ پھر یہ کہ وہ خدائے تعالیٰ پر زور اور دباؤ ڈال کر فیصلہ اپنی اولاد اور اپنے متوسلین کے حق میں کرا لے گا۔ اسلام نے ان سب لغویات کی تردید کی، اس نے بار بار بتایا کہ فیصلے تو سارے کے سارے صرف حق تعالیٰ کرے گا۔ علم اس کا کامل، مصلحتوں پر پوری پوری نظر اس کی۔ پھر اسے حاجت ہی کسی کی شرکت یا اعانت کی کیا ہے۔ البتہ خالق کے حضور میں مخلوق دوسرے مخلوق کی صرف شفاعت کر سکتی ہے، سو شفاعت بھی مطلق نہیں۔ بلکہ ان قیدوں کے ساتھ:۔

(۱) وہ شفاعت اذن الٰہی کے بعد ہو۔ کوئی شخص از خود شفاعت کی جرأت نہیں کر سکتا۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(۲) شفاعت جس کی کی جائے وہ خود بھی صاحب ایمان ہو۔ (آیت) "ولا یملک..... الشفاعة "۔ بچا لینے یا معاف کر دینے یا اس احکم الحاکمین کے کسی فیصلہ سے معارضہ کرنے کی تو خیر کسی کی کیا مجال ہوتی، حق تعالیٰ کے حضور میں سعی وسفارش کے لئے لب کھولنے کا اختیار بھی ہر ایک کو نہیں۔ (آیت) " الامن شهد بالحق "۔ شہادت بالحق یعنی کلمہ توحید کا اقرار۔ من شهد بالحق بكلمة التوحيد (مدارک) وهو توحيد الله (کشاف) (آیت) "وهم يعلمون"۔ یعنی اس کا علم ویقین رکھتے ہیں کہ خدائے واحد کے بجز کوئی شفاعت کا مختار نہیں۔ (آیت) "يعلمون"۔ ان الله ربهم حق ويعتقدون ذلک هو الذی يملک الشفاعة (مدارک) (تفسیر ماجدی)

فہم سلف نمبر 2: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، ابو جعفر الطبریؒ (المتوفی: 310ھ) لکھتے ہیں:

فقال بعضهم: معنى ذلك: ولا يملك عيسى وعُزير والملائكة الذين يعبدهم هؤلاء المشركون بالساعة. الشفاعة عند الله لأحد، إلا من شهد بالحق. فوحد الله وأطاعه. بتوحيد علم منه وصحة بما جاءت به رسله..... مجاهد. قوله: (وَلا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ) قال: عيسى. وعُزير. والملائكة. (تفسیر الطبری)

یعنی مجاہد نے کہا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ" سے مراد حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتے ہیں،

فہم سلف نمبر 3: علامہ ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعیؒ (المتوفی: 510ھ) لکھتے ہیں:

وَأَرَادَ بِالَّذِينَ يدعون عيسى وعزير وَالْمَلَائِكَةَ. (تفسیر البغوی)

یعنی " الَّذِينَ يدعون" سے مراد حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتے ہیں۔

فہم سلف نمبر 4: علامہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیہ الاندلسی المحاربیؒ (المتوفی: 542ھ) لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لا يشفع هؤلاء الملائكة وعزير وعيسى إلا فيمن شهد بالحق وهو يعلمه. أي هو بالتوحيد. فالاستثناء على هذا التأويل منفصل. كأنه قال: لكن من يشهد بالحق يشفع فيهم هؤلاء (تفسیر ابن عطیہ)

یعنی نہیں سفارش کریں گے فرشتے اور حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ مگر اس شخص کے حق میں جس نے توحید کی گواہی دی اور اس کو سمجھا اس تاویل پر استثناء منفصل ہو گا گویا کہ فرمایا لیکن جس شخص نے حق کی گواہی دی، سفارش کریں گے ان کے بارے میں یہ لوگ۔

فہم سلف نمبر5: علامہ جمال الدین أبو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزیؒ (المتوفی: 597ھ) لکھتے ہیں:

المراد بالذين يَدْعُون: عيسى وعزيرُ والملائكةُ الذين عبدهم المشركون بالله لا يَمْلِك هؤلاء الشفاعةَ لأحد إِلَّا مَنْ شَهِدَ أي: إِلاَّ لِمَنْ شَهِد بِالْحَقِّ وهي كلمة الإخلاص وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ الله عزّ وجلّ خلق عيسى وعزير والملائكة

(تفسیر زادالمسیر)

یعنی "الذین یدعون من دونہ" سے مراد حضرت عیسیٰ، عزیر اور فرشتے ہیں، جن کی مشرکین نے پوجا کی، نہیں اختیار رکھتے یہ شفاعت کا کسی کے لیے مگر اس کے لیے جس نے توحید کی شہادت دی اور یہ عقیدہ رکھا کہ حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ (اس کے تصرف میں شریک نہیں ہیں)

فہم سلف نمبر6: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازیؒ (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

انَّ الَّذِينَ يَدْعُونَ من دونه الملائكة وعيسى وعزير (تفسیر الکبیر)

یعنی "انَّ الَّذِينَ يَدْعُونَ من دونه" سے مراد فرشتے، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر ہیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر 7: علامہ ابو محمد عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام بن ابی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی (المتوفی: 660ھ) لکھتے ہیں:

"الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ" الملائكة وعيسى وعُزير. أو الملائكة (تفسیر القرآن)

یعنی "انَّ الَّذِينَ يَدْعُونَ من دونه" سے مراد فرشتے، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر ہیں۔

فہم سلف نمبر 8: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ) لکھتے ہیں:

أراد بـ "الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ" عِيسَى وَعُزَيْرًا وَالْمَلَائِكَةَ. "(تفسیر قرطبی)

یعنی "انَّ الَّذِينَ يَدْعُونَ من دونه" سے مراد فرشتے، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر ہیں۔

فہم سلف نمبر 9: علامہ ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: 685ھ) لکھتے ہیں:

كل ما عبد من دون الله لاندراج الملائكة والمسيح فيه (تفسیر بیضاوی)

یعنی "الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ" سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی، فرشتے اور حضرت عیسیٰ بھی اس میں داخل ہیں۔

فہم سلف نمبر 10: علامہ ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اثیر الدین الاندلسی (المتوفی: 745ھ) لکھتے ہیں:

يَشْفَعُ هَؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةُ وَعُزَيْرٌ وَعِيسَى إِلَّا فِيمَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ، وَهُوَ يَعْلَمُهُ، أَيْ بِالتَّوْحِيدِ، قَالُوا: (تفسیر البحر المحیط)

فہم سلف نمبر 11: علامہ ابو السعود العمادی محمد بن محمد مصطفیٰ (المتوفی: 982ھ) لکھتے ہیں:

والموصولُ عامٌّ لكلِ ما يُعبد من دونِ اللهِ (تفسیر ابو سعود)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی "الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ" میں موصول عام ہے ہر اس چیز کو شامل ہے جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی۔

فہم سلف نمبر 12: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

والمراد به الملائكة وعيسى وعزير وأضرابهم صلاة الله تعالى وسلامه عليهم

(تفسیر روح المعانی)

یعنی "الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ" سے مراد عام ہے، فرشتے، حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور ان کی طرح مقربین اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو ان پر۔

فہم سلف نمبر 13: علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بن عمر الشیحی ابو الحسنؒ المعروف بالخازن (المتوفی: 741ھ) لکھتے ہیں:

وقيل المراد بالذين يدعون من دونه عيسى وعزير والملائكة (تفسیر الخازن)

یعنی کہا گیا ہے "الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ" سے مراد حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتے ہیں۔

دعوت فکر

تمام غالی صاحبان سے گزارش ہے کہ محقق سعیدی، پیر کرم شاہ بھیروی بریلوی، اسماعیل حقی وغیرہ کی تائیدی عبارات اور 13 مفسرین اہل السنت کی تفصیلی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔ جنہوں نے من دونہ سے مراد حضرت عیسیٰؑ، حضرت عزیرؑ وغیرہ انبیاء کرام اولیاء کرام، مقربین قرار دیئے ہیں۔ آیت کے کلمات مبارکہ اور ان پر حضرات مفسرین کی تصریحات کو ملحوظ خاطر رکھ کر لغات و دیانت کا دامن تھام کر بتایئے کہ کیا آیت میں مذکور لفظ من دونہ سے مراد انبیاء اولیاء کرام لینا اگر بے ادبی یا گستاخی یا تحریف ہے تو یہ الزام کن کن اکابر پر قائم ہونگے۔ اور ان تمام اکابر اہل السنت کو گستاخ، بے ادب

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

خارجیوں سے بدتر قرار دینے سے ان اکابر کے ساتھ وفاداری ہو گی یا بدترین غداری۔ ان کی اتباع ہو گی یا ان کی بغاوت اور ان سے جفا ہو گی۔ سوچ سمجھ کر فیصلہ کیجئے۔

شاہد 21 (سورۃ الزمر آیت 3)

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ○

(سورۃ الزمر آیت 3)

ترجمہ: ،اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کی صرف اس لیے عبادت کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں، بے شک اللہ ان کے درمیان اس کا فیصلہ فرما دے گا جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں، بے شک اللہ اس کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور بہت ناشکرا ہو۔ (ترجمہ سعیدی بریلوی تبیان القرآن)

تائید نمبر ۱ بریلوی محقق سعیدی لکھتا ہے:

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "(وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کی صرف اس لیے عبادت کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔" جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا کارساز اور حاجت روا بنایا ہوا ہے اور وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں وہ اپنے ان معبودوں سے یہ کہتے تھے کہ ہم تمہاری صرف اس لیے پرستش کرتے ہیں کہ تم ہمیں اللہ کا مقرب بنا دو۔ مجاہد اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ قریش بتوں کے لیے ایسا کہتے تھے اور ان سے پہلے کے کفار فرشتوں کے لیے، حضرت عزیز کے لیے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے لیے ایسا کہتے تھے۔.....، اسی طرح جو اپنی عقل سے حضرت عزیر کی، حضرت عیسیٰ کی اور فرشتوں کی عبادت کرتے تھے اور جو بتوں کی پرستش کرتے تھے ان میں سے کسی کی پرستش اور عبادت معتبر نہیں ہے خواہ وہ اس کے جائز اور معقول ہونے کی کتنی ہی تاویلات کیوں نہ کریں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اللہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا جس میں یہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اختلاف کر رہے ہیں۔" اسی طرح ہمارے دور میں جاہل صوفیاء نے اللہ تعالیٰ سے تقرب کے حصول کے متعدد طریقے اپنی طرف سے بنا لیے ہیں اور احکام شرعیہ میں من مانے اضافے کے لیے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے اپنی پناہ میں رکھے، اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا صحیح ذریعہ وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کیا اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کو بیان کیا اور ائمہ اور مجتہدین نے اس سے احکام شرعیہ کو منضبط کیا اور ہر دور میں اہل علم اور ارباب فتویٰ نے عصری تقاضوں اور نئے پیدا ہونے والے مسائل کا حل بتلایا۔ اس کے بعد فرمایا: "اگر اللہ اولاد بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا چن لیتا، وہ پاک ہے، واحد ہے، سب پر غالب ہے" (الزمر: ۴)

اللہ تعالیٰ کی اولاد نہ ہونے پر دلائل

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس پر دلیل قائم کی ہے کہ اس کی اولاد کا ہونا محال ہے، پہلے یہ فرمایا کہ اگر وہ اولاد بنانا چاہتا تو جس کو چاہتا چن لیتا تو اے مشرکو! پھر تم یہ تخصیص کیوں کرتے ہو کہ عزیز اس کا بیٹا ہے یا عیسیٰ اس کا بیٹا ہے یا فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں اور اس میں دوسرا اشارہ یہ ہے کہ اگر وہ اپنی اولاد بناتا تو سب سے افضل اور اکمل نوع کی اولاد بناتا اور بیٹیوں کی بہ نسبت بیٹے افضل اور اکمل نوع کے ہیں تو اگر اس نے اولاد بنانی ہوتی تو بیٹوں کو اولاد بناتا تم بیٹیوں کی اس کی طرف نسبت کرتے ہو؟ پھر اللہ تعالیٰ نے واحد قہار فرما کر اس دلیل کی طرف اشارہ فرمایا، اس کی اولاد کا ہونا محال ہے۔ اس دلیل کی ایک تقریر یہ ہے کہ اگر اس کی اولاد فرض کی جائے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ اس سے ایک جز منفصل ہوا، پھر اس جز سے اس کی مساوی صورت بن گئی اور اس سے لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے اجزاء ہوں اور جس کے اجزاء ہوں وہ اپنے اجزاء کی طرف محتاج ہوتا ہے اور جس کے اجزاء ہوں وہ واحد حقیقی نہیں ہوتا اور جو محتاج ہو وہ قہار نہیں ہوتا، پس اللہ تعالیٰ کا واحد اور قہار ہونا اس کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کی اولاد محال ہو۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اولاد کی جنس سے ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا وجود واجب اور قدیم ہے، پس لازم آئے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

گا کہ اس کی اولاد بھی واجب اور قدیم ہو اور متعدد واجب اور قدیم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جب والد اور اولاد دونوں واجب اور قدیم ہیں تو ان میں کوئی ایسا جز ضرور ہوتا جس سے وہ دونوں ایک دوسرے سے ممتاز ہوں اور کہا جا سکے: یہ والد ہے اور یہ ولد ہے، پھر ان میں سے ہر ایک دو جزؤں سے مرکب ہو گا اور جو مرکب ہو گا وہ اپنے اجزاء کا محتاج ہو گا اور یہ اس کے واحد اور قہار ہونے کے منافی ہے، پس واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب واحد اور قہار ہے تو اس کی اولاد نہیں ہو سکتی۔ (تفسیر تبیان القرآن)

تائید نمبر2: علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستانبولی الحنفی الخلوتی المولی ابو الفداء (المتوفی: 1127ھ)

لکھتے ہیں:

کالملائکة وعیسی وعزیر والأصنام (تفسیر روح البیان)

جیسے فرشتے، حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور بت ہیں۔

تائید نمبر3: مولانا عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین السیوطی (المتوفی: 911ھ) لکھتے ہیں:

یَقُولُونَهُ لِلْمَلَائِكَةِ ولعیسی بن مَرْیَم ولعزیز (تفسیر الدر المنثور)

یعنی یہ ما نعبدھم والی بات فرشتوں اور حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کے بارے میں کہتے تھے۔

فہم سلف نمبر1: علامہ عبد الماجد دریا آبادی لکھتے ہیں:

آیت "ما نعبدھم ..... زلفی"۔ اس مختصر سے فقرہ کے اندر شرک کا سارا فلسفہ آگیا ہے، حضرات انبیاء کی مسلسل تعلیم و تبلیغ توحید کا اثر دنیا پر یہ پڑا ہے کہ اب کوئی بڑے سے بڑا مشرک فرقہ بھی کھلم کھلا دو یا زائد خداؤں کا قائل نہیں رہا ہے، بلکہ ہر ایک اپنے کو مشرک کہلاتے شرمانے لگا ہے اور اپنے شرک کی طرح طرح تاویل کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ تو اب مشرکین کہتے کیا ہیں کہ خدائے عظیم و برتر تو بس ہمارا بھی ایک ہی ہے، لیکن بات یہ ہے کہ کائنات کے ہر ہر شعبہ حیات کا انتظام و تصرف تو الگ الگ دیوی دیوتا یا خدائے اصغر کے سپرد ہے، اور ہم تو ان دیوی دیوتاؤں کو محض ایک واسطہ یا وسیلہ اسی معبود اعظم تک رسائی کے لیے بنائے ہوئے ہیں، کچھ ہم اس کی توجہ کے منکر

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تھوڑے ہی ہیں۔ مسیحی و مشرکانہ عقائد کے لیے ملاحظہ ہو انگریزی تفسیر القرآن۔ (آیت) "الا للہ الدین الخالص"۔ یعنی اور کوئی اس کی معبودیت میں شریک نہیں۔ الا للہ یفید الحصر ومعنی الحصر ان یثبت الحکم فی المذکور وینتفی عن غیر المذکور (کبیر) (آیت) "والذین.....اولیآء"۔ آیت کا مضمون ہم مسلمانوں کے بہت ڈرنے کا ہے۔ پیروں، بزرگوں، اولیاء وصالحین کو زندگی کے مختلف شعبوں میں (رزق دلانے میں، شفا بخشنے میں، مقدمہ جتا دینے میں، وغیرہا) حاکم و متصرف سمجھ لینے کا عقیدہ ہمارے اندر بھی کس کثرت وشدت سے شائع ہو گیا ہے! مرشد تھانوی (رح) نے فرمایا کہ خواص باری تعالیٰ میں غیر کے لیے اثبات مطلقاً مذموم ہے۔ اور اس میں ما بالذات اوما بالغیر کا فرق معتبر نہیں"۔ فقہاء نے لکھا ہے کہ غیر اللہ کی عبادت ہر صورت حرام ہے۔ خواہ بطور توسل اور بہ گمان رضاء الٰہی ہی ہو۔ فقہاء نے یہ بھی تصریح کی ہے کہ توسل غیر اللہ اگر صرف درجہ تدبیر میں ہو تو بالکل جائز ہے، مثلاً مریض کا دوا پینا، یا اہل حاجت کا حکام وامراء رجوع کرنا، لیکن اگر کسی کو فاعل حقیقی، قادر، نافع وضار سمجھ کر دعا کی یا کرائی، تو یہ صریح حرام ہے۔۔ صالحین وانبیاء کرام کی تعظیم صرف انہیں طریقوں سے جائز ہے، جن پر دلائل شرعی قائم ہیں، خواہ نصاً خواہ استنباطاً۔ (تفسیر ماجدی)

فہم سلف نمبر 2: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ لکھتے ہیں:

والذین اتخذوا الخ: یہ زجر اول ہے اور اس کے آخر میں تخویف اخروی کی طرف اشارہ ہے۔ اسم موصول سے مشرکین اور اولیاء سے مشرکین کے مزعومہ کارساز مراد ہیں۔ خواہ فرشتے ہوں یا پیغمبر یا اولیاء کرام۔ فالموصول عبارۃ عنھم (ثلثۃ احیاء من المشرکین، عامر و کنانۃ وبنی سلمۃ) او عبارۃ عما یعمھم واضرابھم من عبدۃ غیر اللہ سبحانہ وھو الظاھر فیکون الاولیاء عبارۃ عن کل معبود باطل کالملئکۃ وعیسیٰ علیھم السلام والاصنام (روح ج 23 ص 235۔ امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جب مشرکین سے پوچھا جاتا کہ تمہارا خالق ومالک

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کون ہے؟ اور زمین و آسمان کو کس نے پیدا کیا۔ اور آسمان سے مینہ کون برساتا ہے؟ تو کہتے! اللہ! پھر ان سے کہا جاتا ہے پھر غیر اللہ کی عبادت کیوں کرتے ہو؟ تو جواب دیتے، "لیقربونا الی اللہ زلفی" ویشفعوا لنا عندہ (قرطبی ج 15 ص 233)۔ ہم ان خود ساختہ معبودوں کی عبادت اس لیے کرتے ہیں تاکہ وہ سفارش کر کے ہمیں بارگاہِ خداوندی میں مقرب بنادیں اور ہمارے دنیوی کام اس سے کرادیں۔ کیونکہ آخرت کے وہ قائل ہی نہ تھے۔ ای انما یحملھم علی عبادتھم لھم انھم عمدوا الی اصنام اتخذوھا علی صور الملائکۃ المقربین فی زعمھم فعبدوا تلک الصور تنزیلا لذلک منزلۃ عبادتھم الملئکۃ لیشفعوا لھم عند اللہ تعالیٰ فی نصرھم ورزقھم وما ینوبھم من امور الدنیا فاما المعاد فکانوا جاحدین لہ کافرین بہ (ابن کثیر ج 4 ص 45)۔ "زلفی"، لیقربونا کا مفعول مطلق ہے من غیر لفظہ۔

"ان اللہ الخ" یہ تخویف اخروی ہے۔ دنیا میں مشرکین دلائل سے تو مانتے نہیں کہ اللہ کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب نہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اس لیے محق و مبطل کے درمیان آخری اور قطعی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا جب اہل حق کو جنت میں اور اہل باطل کو دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا۔ "ان اللہ یحکم بینھم و بین المسلمین فی ما ھم یختلفون فی امر الدین بادخال المحق الجنۃ والمطبل النار" (مظہری، بیضاوی)۔ "ان اللہ لا یھدی الخ" جو لوگ ازراہ ضد و عناد کفر و افتراء (اللہ کے لیے نائب یا شفیع غالب ثابت کرنا) پر اڑے ہوئے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ ہدایت قبول کرنے کی توفیق نہیں دیتا۔ (تفسیر جواہر القرآن)

فہم سلف نمبر 3: علامہ عبدالحق حقانی لکھتے ہیں:

وہ دوسری بات ہے جس کا اثبات ان آیات میں مقصود ہے۔ فرماتا ہے کہ اخلاص کی عبادت کا مستحق بھی اللہ ہی ہے مگر جو مشرک ہیں اور اللہ کے سوائے انہوں نے اور بھی معبود بنا رکھے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں۔ ما نعبدھم الخ ان کی عبادت اس لیے کرتے ہیں کہ یہ اللہ کے نزدیک ہمارا مرتبہ پیدا کر دیں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

گے، یعنی ان کو وسیلہ حاجات سمجھتے ہیں۔ اس بات کو رد کرتا ہے، ان اللہ کہ اس بات کا قیامت کے دن وہ آپ فیصلہ کر دے گا۔ یعنی ان کا یہ کہنا غلط ہے اور ایسے عذرات کرنے والوں کو جو ازلی بد بخت ہوتے ہیں۔ اللہ سیدھا راستہ نصیب نہیں کرتا۔ وہ عمر بھر اسی گمراہی میں بھٹکتے رہتے ہیں۔ (تفسیر حقانی)

فہم سلف نمبر 4: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

وَاعْلَمْ أَنَّ الضَّمِيرَ فِي قَوْلِهِ: مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى عَائِدٌ عَلَى الْأَشْيَاءِ الَّتِي عُبِدَتْ مِنْ دُونِ اللَّهِ. وَهِيَ قِسْمَانِ الْعُقَلَاءُ وَغَيْرُ الْعُقَلَاءِ. أَمَّا الْعُقَلَاءُ فهو أن قوما عبدوا المسيح وعزيرا وَالْمَلَائِكَةَ. وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ يَعْبُدُونَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ وَيَعْتَقِدُونَ فِيهَا أَنَّهَا أَحْيَاءٌ عَاقِلَةٌ نَاطِقَةٌ. وَأَمَّا الْأَشْيَاءُ الَّتِي عُبِدَتْ مَعَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مَوْصُوفَةً بِالْحَيَاةِ وَالْعَقْلِ فَهِيَ الْأَصْنَامُ. إِذَا عَرَفْتَ هَذَا فَنَقُولُ الْكَلَامُ الَّذِي ذَكَرَهُ الْكُفَّارُ لَائِقٌ بِالْعُقَلَاءِ. أَمَّا بِغَيْرِ الْعُقَلَاءِ فَلَا يَلِيقُ. وَبَيَانُهُ مِنْ وَجْهَيْنِ الْأَوَّلُ: أَنَّ الضَّمِيرَ فِي قَوْلِهِ: مَا نَعْبُدُهُمْ ضَمِيرٌ لِلْعُقَلَاءِ فَلَا يَلِيقُ بِالْأَصْنَامِ الثَّانِي: أَنَّهُ لَا يَبْعُدُ أَنْ يَعْتَقِدَ أُولَئِكَ الكفار في المسيح والعزيز والملائكة أن يشفعوا لهم عند الله. أما يبعد من العاقل أن يعتقد في الأصنام والجمادات أَنَّهَا تُقَرِّبُهُ إِلَى اللَّهِ. وَعَلَى هَذَا التَّقْدِيرِ فَمُرَادُهُمْ أَنَّ عِبَادَتَهُمْ لَهَا تُقَرِّبُهُمْ إِلَى اللَّهِ. ويمكن أن يقال إن العاقل لا يبعد الصَّنَمَ مِنْ حَيْثُ إِنَّهُ خَشَبٌ أَوْ حَجَرٌ. وَإِنَّمَا يَعْبُدُونَهُ لِاعْتِقَادِهِمْ أَنَّهَا تَمَاثِيلُ الْكَوَاكِبِ أَوْ تَمَاثِيلُ الْأَرْوَاحِ السَّمَاوِيَّةِ. أَوْ تَمَاثِيلُ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ الَّذِينَ مَضَوْا. وَيَكُونُ مَقْصُودُهُمْ مِنْ عِبَادَتِهَا تَوْجِيهُ تِلْكَ الْعِبَادَاتِ إِلَى تِلْكَ الْأَشْيَاءِ الَّتِي جَعَلُوا هَذِهِ التَّمَاثِيلَ صُوَرًا لَهَا.....

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی جان تو تحقیق مانعبدھم کی ضمیر ان چیزوں کی طرف لوٹنے والی ہے جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی اور وہ دو قسم پر ہیں، عقلا اور غیر عقلا۔ بہر حال عقلا تو وہ ایک قوم نے حضرت عیسیٰ ،حضرت عزیر اور فرشتوں کی عبادت کی ہے اور بہت سارے لوگ سورج، چاند، ستاروں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ زندہ، عاقل اور ناطق ہیں اور بہر حال وہ چیزیں جن کی عبادت کی گئی بوجود اس کے کہ وہ حیات اور عقل کے ساتھ موصوف نہیں ہیں اور وہ بت ہیں ،جب تو نے یہ بات سمجھ لی تو ہم کہتے ہیں کہ کافروں نے جو کلام کیا ہے وہ عقل والی مخلوق کے مناسب ہے، رہی غیر عقل والی مخلوق تو ان کے مناسب یہ نہیں ہے، تفصیل اس کی دو طرح ہے اول یہ کہ مانعبدھم کی "ھم "ضمیر عقل والی مخلوق کے لیے ہو سکتی ہے بتوں کے لیے نہیں ہو سکتی۔ دوسرا یہ کہ بعید نہیں کہ یہی کفار حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتوں کے متعلق عقیدہ رکھتے ہوں کہ وہ ہمارے کام اللہ تعالیٰ سے کروا دیتے ہیں اس لیے عاقل سے یہ بعید ہے کہ بتوں اور جمادات کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ کے قریب کرنے والے ہیں۔ اس صورت میں ان کی مراد یہ ہو گی کہ ان کی عبادت اللہ کے قریب کرنے والی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی عقل والا کسی بت کو اس حیثیت سے نہیں پوجتا کہ وہ لکڑی کا پتھر ہے وہ بتوں کو اس عقیدے سے پوجتے تھے کہ یہ ستاروں یا ارواح سماویہ یا انبیاء اور صالحین جو فوت شدہ ہیں ان کی تماثیل اور مجسمے ہیں۔ بت پرستوں کا اصل مقصود ان تماثیل کی عبادت سے ان ہستیوں

کی عبادت تھی جن کی یہ تماثیل بنا رکھی تھیں.....

دوسرے مقام پر علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازیؒ (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

الرَّابِعُ: أَنَّهُ كَانَ يَمُوتُ أَقْوَامٌ صَالِحُونَ فَكَانُوا يَتَّخِذُونَ تَمَاثِيلَ عَلَى صُوَرِهِمْ وَيَشْتَغِلُونَ بِتَعْظِيمِهَا. وَغَرَضُهُمْ تَعْظِيمُ أُولَئِكَ الْأَقْوَامِ الَّذِينَ مَاتُوا حَتَّى يَكُونُوا شَافِعِينَ لَهُمْ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ الْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهِمْ: مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفَى | الزُّمَرِ: (تفسیر الکبیر)

چوتھا یہ کہ جب نیک لوگ مر جاتے تو مشرکین ان کی صورتوں پر تماثیل بناتے اور ان تماثیل کی تعظیم میں مشغول ہو جاتے اور ان تماثیل کی تعظیم سے مشرکوں کا اصل مقصد اور غرض انہی مرے ہوئے لوگوں کی تعظیم ہی ہوتی تا کہ وہ مرے ہوئے بزرگ ان کے کام اللہ تعالیٰ سے کرا دیں اور یہی مراد ہے ان کے قول " مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفَى "۔ کہ ہم ان کی پوجا محض اس لیے کرتے ہیں کہ تا کہ یہی مرے ہوئے بزرگ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں۔ واہ رازی تجھ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی برکھا برسے اور تجھ سے اللہ تعالیٰ راضی ہو، کس طرح کھول کر مسئلہ بیان کر دیا۔

فہم سلف نمبر 5: علامہ أبو محمد عز الدین عبد العزیز بن عبد السلام بن أبی القاسم بن الحسن السلمی الدمشقی (المتوفی: 660ھ) لکھتے ہیں:

قاله من عبد الملائكة وعُزيراً وعيسى (زُلفى) منزلة. أو قرباً. أو الشفاعة ها هنا۔ (تفسیر القرآن)

یعنی یہ بات ان لوگوں نے کہی جو فرشتوں، حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ وغیرہ کو پوجتے تھے۔ زُلفیٰ بمعنی درجہ یا قرب یا سفارش کرنا ہے اس جگہ پر۔

فہم سلف نمبر 6: علامہ ناصر الدین أبو سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی البیضاوی (المتوفی: 685ھ) لکھتے ہیں:

الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ يحتمل المتخذين من الكفرة والمتخذين من الملائكة وعيسى والأصنام (تفسیر بیضاوی)

فہم سلف نمبر 7: علامہ ابو حیان اندلسی لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وَهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَعِيسَى وَاللَّاتُ وَالْعُزَّى وَنَحْوُهُمْ. قَدْ قَالَ ذَلِكَ قَوْمٌ مِنَ الْيَهُودِ فِي عزير. وَقَوْمٌ مِنَ النَّصَارَى فِي المسيح. (تفسیر البحر المحیط)

یعنی "مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ" سے مراد فرشتے حضرت عیسیٰ، لات، عزی وغیرہ ہیں یہی بات بعض یہودیوں نے کی حضرت عزیر کے بارے میں اور بعض نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں کی۔

فہم سلف نمبر 8: علامہ نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیسابوریؒ (المتوفی: 850ھ) لکھتے ہیں:

فنقول: المراد بالأولياء هاهنا الملائكة وعيسى واللات والعزى. قال ابن عباس: كانوا يرجون شفاعتهم وتقريبهم إلى الله أما الملائكة وعيسى فظاهر. وأما الأصنام فلأنهم اعتقدوا أنها تماثيل الكواكب والأرواح السماوية أو الصالحين۔ (تفسیر غرائب القرآن)

یعنی "من دونہ اولیاء" سے مراد اس مقام پر فرشتے، حضرت عیسیٰ، لات اور عزی ہیں۔ ابن عباس نے فرمایا: کہ وہ ان کی سفارش اور ان کے اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ہونے کی اُمید رکھتے تھے۔ بہر حال فرشتے اور حضرت عیسیٰ تو ظاہر ہے رہے بت تو اس لیے کہ وہ عقیدہ رکھتے تھے کہ بت یہ ستاروں، ارواح سماویہ اور نیک پیروں فقیروں کی تماثیل ہیں۔

فہم سلف نمبر 9: علامہ أبو السعود العمادی محمد بن محمد بن مصطفیٰؒ (المتوفی: 982ھ) لکھتے ہیں:

والأولياءُ عن الملائكةِ وعيسى عليهم السَّلامُ والأصنامِ (تفسیر ابو سعود)

یعنی "من دونہ اولیاء" سے فرشتے اور حضرت عیسیٰ اور بت مراد ہیں۔

فہم سلف نمبر 10: علامہ محمد ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں:

من دونه اولياء من الملائكة وعيسى والأصنام (تفسیر المظہری)

یعنی "من دونہ اولیاء" یعنی فرشتے، حضرت عیسیٰ اور بت۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر11: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، ابو جعفر الطبریؒ (المتوفی: 310ھ) لکھتے ہیں:

عن مجاهد، في قوله:(مَا نَعْبُدُهُمْ إِلا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى) قال: قريش تقوله للأوثان، ومن قبلهم يقوله للملائكة ولعيسى ابن مريم ولعزَير۔

(تفسیر ابن جریر)

یعنی مجاہد نے کہا کہ قریشی بتوں کے بارے میں اوران سے پہلے مشرک یہ بات فرشتوں اور حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کے بارے میں کرتے تھے۔

فہم سلف نمبر12: علامہ ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی، الشہیر بالماوردیؒ (المتوفی: 450ھ) لکھتے ہیں:

ومن قبلهم يقوله للملائكة ولعيسى ابن مريم ولعزَير. (تفسیر الماوردی)

یعنی قریش سے پہلے مشرک یہ بات فرشتوں، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کے بارے میں کرتے تھے۔

فہم سلف نمبر13: علامہ ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد، الزمخشری جار اللہؒ (المتوفی: 538ھ) لکھتے ہیں:

وهم الملائكة وعيسى واللات والعزى (تفسیر الکشاف)

یعنی وہ فرشتے اور حضرت عیسیٰ اور لات، عزی ہیں۔

فہم سلف نمبر14: علامہ ابو محمد عبد الحق بن غالب بن عبد الرحمن بن تمام بن عطیۃ الاندلسی المحاربیؒ (المتوفی: 542ھ) لکھتے ہیں:

قال مجاهد: قد قال ذلك قوم من اليهود في عزير، وقوم من النصارى في عيسى ابن مريم (تفسیر المحرر الوجیز)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی حضرت مجاہد نے کہا کہ یہ بات یہود کی ایک قوم نے حضرت عزیر کے بارے میں اور ایک قوم عیسائیوں کی حضرت عیسیٰ کے بارے میں کہتی تھی۔

قسم سلف نمبر 15: امام ابو الحجاج مجاہد بن جبر التابعی المکی القرشی المخزومیؒ (المتوفی: 104ھ) فرماتے ہیں:

''وَمَنْ قَبْلَهُمْ يَقُولُونَهُ: لِلْمَلَائِكَةِ. وَلِعِيسَى وَلِعُزَيْرٍ'' (تفسیر المجاہد)

یعنی قریشیوں سے پہلے مشرک یہ بات فرشتوں، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر کے بارے میں کہتی تھی۔

دعوت فکر

تمام غالی صاحبان سے گزارش ہے کہ آیت کے کلمات مبارکہ اوران پر محقق سعیدی بریلوی، اسماعیل حقی اور سیوطی وغیرہ کی تائیدی عبارات اور 15 مفسرین کی روشن تصریحات کو ٹھنڈے دل سے بار بار پڑھیں کہ ان حضرات نے آیت میں مذکور لفظ من دونہ کے عموم میں حضرت عزیرؑ، حضرت عیسیٰؑ وغیرہ انبیاء کرام اور فرشتوں کو داخل مانا ہے۔ اب اس آیت کو بتوں کے ساتھ خاص کرنا اور انبیاء اولیاء کرام مراد لینے کو گستاخی اور بے ادبی اور خارجیوں سے بدتر قرار دینے کو مذہبی دہشت گردی اور بدترین دھاندلی نہیں تو اور کیا ہے۔ ایک ہی سانس میں تمام مفسرین، اکابرین پر گستاخی، بے ادبی اور خارجیوں سے بدتر ہونے کا فتویٰ داغ دینا اور قرآن کے مفہوم کو بدل دینا کونسی دین داری یا دین کی کیا خدمت ہے؟۔ اللہ تعالیٰ غور و فکر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

شاہد 22 (سورۃ النساء آیت 116/117)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ○ إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ○ (سورۃ النساء آیت 116/117)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ اس کو نہیں معاف کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور جو گناہ اس سے کم ہوگا اس کو جس کے لیے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنایا تو بلاشبہ وہ گمراہی میں مبتلا ہو کو بہت دور جا پڑا۔ یہ (مشرک)

اللہ تعالیٰ کے سوا صرف اناث کی پکار کرتے ہیں اور یہ صرف سرکش شیطان ہی کی عبادت کرتے ہیں۔

اشارات و فوائد

☆.....اس آیت کا ابتدائی حصہ سورۃ النساء میں دو مقام پر آیا ہے۔ ایک آیت نمبر 48 اور دوسرا آیت نمبر 116۔ ابتداء میں ایک طرح کے کلمات وارد ہوئے۔ "إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ" اور آخر میں آیت 48 میں وارد ہوا۔ " وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ "فقد افترے اثماً عظیما۔ اور آیت 116 میں وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا" کے کلمات مبارکہ وارد ہوئے۔ شائد اس تفاوت کی وجہ یہ ہے کہ آیت 48 کے سیاق میں ذکر علماء کا ہے اور آیت 116 کے سیاق میں ذکر عوام کا ہے۔ علماء کے شرک کے لیے افترا کا لفظ لایا گیا اور عوام کے شرک کے لیے ضلال کا لفظ لایا گیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ شرک چاہے جان بوجھ کر کیا جائے یا بے سمجھی میں کسی طرح بھی معافی نہیں ہوگی۔

☆.....آیت کے شروع میں شرک کے قابل مغفرت نہ ہونے کا بیان تھا۔ اور "إِنْ يَدْعُونَ" سے شرک کی ایک خاص صورت غیر اللہ کی پکار کا بیان کیا گیا۔

☆.....اناث کی تعیین مراد میں متعدد اقوال ہیں، اور ان میں کوئی تضاد نہیں اس لئے سب کو مراد لینا درست ہے (جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں مسطور ہے)، اناث کے مصداق میں فرشتے، عورتیں، مردے، لات، منات، عزیٰ وغیرہ ذکر کئے گئے ہیں۔ جس کی تفصیل حضرات مفسرین کی تصریحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تائید نمبر1: مفتی احمد یار گجراتی لکھتا ہے:

تفسیر: کفار عرب فرشتوں کو رب کی لڑکیاں کہہ کر پوجتے تھے۔ نیز گزشتہ مری ہوئی بعض عورتوں کے بت بناتے تھے نیز بتوں کو زیور پہناتے تھے۔ جیسے آج مشرکین ہند گنگا، کالی وغیرہ کو عورت مان کر پوجتے ہیں۔ (تفسیر نور العرفان)

تائید نمبر2: مولانا جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

عبد بن حمید وابن جریر نے قتادہ (رح) سے روایت کیا کہ "الا انثا" سے میت مراد ہے جس میں روح نہ ہو۔ ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم نے ابن عباس (رض) سے روایت کیا کہ لفظ آیت "ان یدعون من دونہ الا انثا" سے مردہ مراد ہے (تفسیر در منثور مترجم)

تائید نمبر3: مولانا عبد الرحمن بن ابی بکر، جلال الدین السیوطیؒ (المتوفی: 911ھ) لکھتے ہیں:

وَأخرج عبد وَابْن جرير وَابْن الْمُنْذر عَن أبي مَالك فِي قَوْله إِن يدعونَ من دونه إِلَّا إِنَاثًا قَالَ: اللات والعزى ومنات كلهَا مؤنث، یعنی اناث سے مراد لات، عزیٰ منات ہیں جو سب مؤنث ہیں۔ (تفسیر در منثور)

فہم سلف نمبر1: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

ماینادون لحوائجهم (روح المعانی)

یعنی "یدعون کا" معنی قضائے حاجات کے لیے پکارتے ہیں۔

فہم سلف نمبر2: علامہ عبد الحق حقانیؒ لکھتے ہیں:

تفسیر: اگلی آیتوں میں گناہ کی معافی کی طرف اشارہ تھا یہاں اس بات کی تصریح ہے کہ گناہوں میں شرک ایسا سخت گناہ ہے کہ جس کی سزا ابدی جہنم ہے۔ یہ بغیر توبہ کے ہرگز معاف نہیں ہوتا۔ ہاں اگر اس کے سوا اور جس گناہ کو چاہے گا خدا بغیر توبہ کے بھی اپنی رحمت سے بخش دے گا۔ پھر اس کی وجہ ذکر فرماتا ہے ومن یشرک الخ کہ اس عالم میں ہر ایک عاقل مخلوقات اور اس کے مصنوعات پر غور

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ اس تمام عالم اور اس کل کائنات کا پیدا کرنے والا ایک شخص ہے یعنی اللہ تعالیٰ اور ہر چیز نبی' ولی' فرشتہ' جن' چاند' سورج اپنی ذات اور کمالات میں ہر دم اسی کے دست نگر اور محتاج ہیں۔ پھر جو کوئی ممکنات میں سے کسی کو خدائی میں شریک کرے تو اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو راہ عقل سے ہزاروں کوس دور پڑا ہے۔ ضَلَّ ضلالا بعیدا سو یہ بغاوت ہے۔ اگر اس سے توبہ و استغفار نہ کرے گا تو یہ جرم ہے۔ ہرگز عفو نہ ہوگا اور ضلالا بعیدا کی دوسری وجہ یہ ذکر کرتا ہے۔ ان یدعون من الخ کہ یہ مشرک دو قسم کے لوگ ہیں۔ بعض تو اپنے بزرگوں اور ملائکہ یا قویٰ مدبر عالم کو اپنے نزدیک ایک خالی صورت پتھر یا پیتل یا کسی اور چیز کے بنا کے پوجتے ہیں اور جن کی یہ تصویریں ہیں ان کو بوقت پرستش یا بوقت دعا حاضر جانتے ہیں۔ دوسرے وہ ہیں کہ تصویر یا بت تو نہیں بناتے بلکہ جن' بھوت' ملائکہ' ارواح' غیر مرئیہ کو عالم کا مدبر کارکن سمجھ کر ان کی پرستش کرتے اور نذر و نیاز کر کے ان کو پکارتے ہیں اور ان کو سمجھتے ہیں۔ سو اول گروہ کی نسبت فرماتا ہے ان یدعون من دونہ الا انثا کہ وہ بتوں کو پکارتے ہیں یعنی جن کو وہ حاضر سمجھ کر پکارتے ہیں وہ کہاں ہیں؟ یہ تو انہیں بتوں کو پکار رہے ہیں عرب کے بت پرست اپنے خیالی معبودوں کو عورتوں کے نام سے نامزد کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ لات اللہ کی تانیث اور عزیٰ عزیز کی تانیث ہے، حسن کہتے ہیں کہ عرب میں ہر ایک قبیلہ کا ایک بت تھا جس کو وہ انثی کہتے تھے۔ انثی بنی فلاں اور اس کو عائشہ کی وہ قرأت کہ جس میں انثا کی جگہ اوثانا ہے ہندوستان میں بھی کالی بھوانی لاٹوں والی بہت سی عورتیں پوجی جاتی ہیں۔

دوسرے گروہ کی نسبت فرماتا ہے وان یدعون الا شیطانا مریدا کہ وہ گو اپنے نزدیک ان ارواح غیر مرئیہ جن' بھوت' ملائکہ کو پوجتے ہیں اور حاضر اور موجود جانتے ہیں مگر وہاں بجز شیطان کے جس پر خدا نے لعنت کی ہے اور نہیں ہوتا اور جو کچھ کبھی ان لوگوں کو کوئی بات معلوم ہو جاتی ہے سو وہ بھی اسی کے کرشمے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد شیطان کے چند اقوال نقل کرتا ہے۔ اس کی مذمت کے لئے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

خواہ یہ بات شیطان نے زبان حال سے کہی ہو خواہ زبان مقال سے اسی وقت میں کہی ہو جبکہ وہ آدم (علیہ السلام) کے سجدہ نہ کرنے سے راندہ گیا تھا۔ (تفسیر حقانی)

فہم سلف نمبر 3: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ لکھتے ہیں:

یہ مشرکین کے لیے تخویف اخروی ہے۔ احکام سلطانیہ کے بعد اصلی مقصد یعنی توحید کا پہلے کی نسبت قدرے تفصیل سے بیان ہے وہاں کہا شرک نہ کرو یہاں بیان کیا کہ شرک بری بلا ہے اسے خدا کبھی نہ بخشے گا۔ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا اِنٰثًا سے شرک اعتقادی کی نفی کی گئی ہے۔ اِنٰثاً سے مراد فرشتے ہیں کیونکہ مشرکین فرشتوں کو خدا کی بیٹیوں کے بمنزلہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے وہ خدا کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ ان بعضهم كان يعبد الملئكة وكانوا يقولون الملائكة بنات الله (کبیر ج 3 ص 464) وقيل اِلَّا اِنٰثاً ملئكة لقولهم الملائكة بنات الله وهي شفعاءنا عند الله (قرطبی ص 387 ج5) (تفسیر جواہر القرآن)

فہم سلف نمبر 4: علامہ محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب الآملی، أبو جعفر الطبریؒ (المتوفی: 310ھ) لکھتے ہیں:

عن ابن عباس قوله: "إن يدعون من دونه إلا إناثًا". يقول: مَيْتًا۔

یعنی نہیں پکارتے وہ مشرکین اللہ تعالیٰ کے سوا مگر مردوں کو. عن قتادة: "إن يدعون من دونه إلا إناثًا". أي: إلا ميتًا لا رُوح فيه۔

یعنی نہیں پکارتے وہ مشرک اللہ تعالیٰ کے سوا مگر مردوں کو جن میں روح نہیں. (تفسیر ابن جریر)

فہم سلف نمبر 5: علامہ أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتمؒ (المتوفی: 327ھ) لکھتے ہیں:

عَنِ الضَّحَّاكِ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلا إِنَاثًا قَالَ: مَوْتَى یعنی ابن عباس فرماتے ہیں اناثا سے مراد مردے ہیں (تفسیر ابن ابی حاتم)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر6: علامہ أبو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب البصری البغدادی، الشہیر بالماوردیؒ (المتوفی: 450ھ) لکھتے ہیں:

إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلاَّ إِنَاثاً فيه أربعة تأويلات.....والرابع: الموات الذي لا روح فيه، لأن إناث كل شيء أرذله، وهو قول ابن عباس، وقتادة۔

(تفسیر الماوردی)

یعنی اناثا کی تفسیر میں چار اقوال ہیں۔ چوتھا قول ابن عباس اور قتادہ کا ہے کہ اناث سے مراد مردے ہیں اور مردوں کو اناث ان کی کمزوری کی وجہ سے کہا گیا۔

فہم سلف نمبر7: علامہ أبو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعیؒ (المتوفی: 510ھ) لکھتے ہیں:

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِلَّا إِنَاثاً أَيْ: مَوَاتًا لَا رُوحَ فِيهِ..... وَقَالَ الضَّحَّاكُ: أَرَادَ بِالْإِنَاثِ الْمَلَائِكَةَ. وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَعْبُدُونَ الْمَلَائِكَةَ وَيَقُولُونَ: الْمَلَائِكَةُ إِنَاثٌ. كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمنِ إِنَاثاً (تفسیر بغوی)

یعنی حسن اور قتادہ نے کہا کہ اناثا سے مراد مردے ہیں جن میں روح نہیں..... ضحاک نے کہا کہ اناث سے مراد فرشتے ہیں، بعض ان کے فرشتوں کی عبادت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ فرشتے مؤنث ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور بنا رکھا ہے ان فرشتوں کو جو اللہ کے بندے ہیں عورتیں

فہم سلف نمبر8: علامہ جمال الدین أبو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزیؒ (المتوفی: 597ھ) لکھتے ہیں:

فأما المفسرون، فلهم في معنى الإناث أربعة أقوال: أحدها: أن الإناث بمعنى الأموات یعنی اناث کے معنی میں چار اقوال ہیں ایک ان میں سے یہ ہے کہ اناث سے مراد اموات ہیں، (تفسیر زاد المسیر)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر 9: علامہ أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازیؒ (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

الْقَوْلُ الثَّانِي: قَوْلُهُ إِلَّا إِنَاثًا أَيْ إِلَّا أَمْوَاتًا:

یعنی دوسرا قول یہ ہے کہ اناث سے مراد مردے ہیں اور علامہ رازی نے اناث اور اموات کی مناسبت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أَنَّ الْأُنْثَى أَخَسُّ مِنَ الذَّكَرِ. وَالْمَيِّتُ أَخَسُّ مِنَ الْحَيِّ۔

جیسے مؤنث کمزور ہے مذکر سے اسی طرح میت کمزور ہے زندہ سے۔ (تفسیر الکبیر)

فہم سلف نمبر 10: علامہ أبو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ) لکھتے ہیں:

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ وَالضَّحَّاكُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلا إِنَاثًا قَالَ: يَعْنِي مَوْتَى، ضحاک نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا کہ اناث سے مراد مردے ہیں۔ یعنی مشرک مردوں ہی کو پکارتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

فہم سلف نمبر 11: علامہ نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمی النیسابوریؒ (المتوفی: 850ھ) لکھتے ہیں:

وقيل: المراد إلا أمواتا۔ (تفسیر غرائب القرآن)

فہم سلف نمبر 12: علامہ محمد بن محمد بن محمود، أبو منصور الماتریدیؒ (المتوفی: 333ھ) لکھتے ہیں:

الإناث: الأموات التي لا روح فيها،

یعنی اناث سے مراد مردے ہیں جن میں جان نہیں۔ (تفسیر الماتریدی)

فہم سلف نمبر 13: علامہ فراہیؒ لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وقوله: إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا ...يقول: اللات والعُزَّى وأشباههما من الآلهة المؤنثة. (تفسیر معانی القرآن)

فہم سلف نمبر 14: علامہ أبو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوریؒ (المتوفی: 276ھ) لکھتے ہیں:

إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا يعني اللات والعزى ومناة. (تفسیر غریب القرآن)

فہم سلف نمبر 15: علامہ أبو اللیث نصر بن محمد بن أحمد بن ابراہیم السمرقندیؒ (المتوفی: 373ھ) لکھتے ہیں:

الإناث الشيء الميت الذي ليس فيه روح. (تفسیر بحر العلوم)

یعنی اناث سے مراد میت جن روح نہیں ہے۔

فہم سلف نمبر 16: علامہ أبو القاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب الأصفہانیؒ (المتوفی: 502ھ) لکھتے ہیں:

وقال: لما كان اسم معبوداتهم مؤنثة نحو اللات. والعزى ونحو الملائكة. سماها مؤنثاً.....قال قتادة: هي الأموات. وهذا القول. يقتضي أنهم اعتبروا التأنيث في المعنى۔ (تفسیر الراغب)

یعنی جب ان کے معبودات منات عزیٰ اور فرشتے وغیرہ ان کے زعم میں مؤنث ہیں تو ان کو مؤنث ذکر کیا گیا نیز لکھتے ہیں قتادہ نے فرمایا کہ اناث سے مراد اموات ہیں انہوں باعتبار معنی انہیں مؤنث کہا۔

شاہد 23 (سورۃ اعراف آیت 194)

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (سورۃ اعراف آیت 194)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تائید نمبر1: ترجمہ پیر کرم شاہ بریلوی

ترجمہ: بے شک وہ جنہیں تم پوجتے ہو اللہ کے سوا بندے ہیں تمہاری طرح تو پکارو انہیں پس چاہیے کہ قبول کریں تمہاری پکار کو اگر تم سچے ہو۔ (ضیاء القرآن)

تائید نمبر2: ترجمہ مظہر اللہ بریلوی

ترجمہ: بیشک وہ جن کو تم پوجتے ہو سوائے اللہ کے (وہ بھی تو) تم ہی جیسے بندے ہیں تو انہیں پکارو پس چاہئے کہ وہ تمہیں جواب دیں اگر تم سچے ہو (تفسیر مظہر القرآن)

تائید نمبر3: ترجمہ رضا خان بریلوی

ترجمہ: بیشک وہ جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو تمہاری طرح بندے ہیں تو انہیں پکارو پھر وہ تمہیں جواب دیں اگر تم سچے ہو، (کنز الایمان)

تائید نمبر4: ترجمہ سعیدی بریلوی

ترجمہ: بیشک اللہ کو چھوڑ کر تم جن کی عبادت کرتے ہو وہ تمہاری طرح بندے ہیں تو تم ان کو پکارو اور پھر چاہیے کہ وہ تمہاری پکار کا جواب دیں اگر تم سچے ہو (تبیان القرآن)

تائید نمبر5: ترجمہ اشرف جیلانی بریلوی

بیشک جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر دہائی دیتے ہو وہ تمہاری طرح سے بندے ہیں لو اب ان کو پکارو پھر وہ تمہارا جواب دے دیں اگر تم سچے ہو۔ (تفسیر اشرفی)

فہم سلف نمبر1: ترجمہ علامہ عبد الماجد دریا آبادیؒ

ترجمہ: بیشک جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں سو تم انہیں پکارو وہ تمہیں جواب دیں گے اگر تم سچے ہو، (تفسیر ماجدی)

فہم سلف نمبر2: ترجمہ شیخ الہندؒ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ بندے ہیں تم جیسے بھلا پکارو تو ان کو پس چاہیے کہ وہ قبول کریں تمہارے پکارنے کو، اگر تم سچے ہو (تفسیر عثمانی)

دعا سے مراد حوائج اور مصائب میں پکارنا ہے

فہم سلف نمبر 1: فادعوهم في جلب نفعٍ أو كشف ضُرّ (تفسیر ابو سعود)

فہم سلف نمبر 2: مَعْنَى هَذَا الدُّعَاءِ طَلَبُ الْمَنَافِعِ وَكَشْفُ الْمَضَارِّ مِنْ جِهَتِهِمْ (تفسیر الکبیر)

فہم سلف نمبر 3:. "مِنْ دُونِ اللَّهِ" أَيْ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ. (تفسیر قرطبی)

"فَادْعُوهُمْ" أَيْ فَاطْلُبُوا منهم النفع والضر. (تفسیر قرطبی)

فہم سلف نمبر 4: قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ واستعينوا بهم (تفسیر بیضاوی)

فہم سلف نمبر 5: فادعوهم لجلب نفع أو دفع ضر (تفسیر المدارک)

فہم سلف نمبر 6: وَمَعْنَى ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ اسْتَعِينُوا بِهِمْ عَلَى إِيصَالِ الضَّرِّ إِلَيَّ (تفسیر البحر المحیط)

تائید گولڑوی: پیر شاہ نصیر الدین نصیر گولڑوی لکھتا ہے:

تدعون کے لغوی معنی

دعا یدعو فعل یفعل نصر ینصر کے وزن پر ہے۔ اس کے معنی پکارنا، بلانا، مدد طلب کرنا (اللہ سے دعا کرنا) دعاہُ الیٰ کسی چیز کی طرف بلانا۔ اگر اس کا صلہ لہٗ واقع ہو مثلاً یوں کہا جائے کہ دعالہٗ تو اس کے معنی ہوں گے اچھی دعا کرنا اور اگر اس کا صلہ علی آجائے مثلاً دعا علیہ تو معنی ہوں گے اُس نے اس کے لیے بد دعا کی اس کے بعد حقیقتِ مسئلہ سمجھنے کے لیے توجہ چاہتا ہوں۔

حقیقت مسئلہ

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ..... الخ کیا اس میں پکارنے کے معنی مُراد ہیں، کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۔یاتدعون بمعنیٰ تعبدون کہ جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ یہاں ہر دو معنیٰ درست ہیں، کیونکہ پکارنا اگر علیٰ وجہ التقرب والثواب ہو تو یہ بھی عبادت کے ضمن میں آتا ہے لہذا یہ نیت رکھ کر غیر اللہ کو پکارنا یا غیر اللہ کو ندا کرنا شرک ہے، علی وجہ التقرب پکارنے میں اصنام او رانسان برابر ہیں۔ یعنی دونوں کو اس نیت سے ندا کرنا اور پکارنا حرام ہے۔ آیت محولہ بالا کا مفہوم یہ نکلا کہ تم جن کی عبادت کرتے ہو یا جن کو پکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے عباد ہیں، معبود تو عابد سے اعلیٰ اور ارفع ہونا چاہیئے، یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نے کسی نبی یا رسول کو مدد کے لئے نہیں پکارا، بلکہ سب نے صرف اللہ ہی کو پکارا، جس کے ثبوت میں بے شمار قرآنی آیات اور احادیث پیش کی جاسکتی ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اِس حقیقت سے آگاہ تھے کہ فضل بعضھم علیٰ بعض کی وضاحت کے باوجود ہم میں سے کوئی افضل وارفع نبی یا رسول اِس کے لائق نہیں کہ اُسے مدد کے لیے پکارا جائے۔ من انصاری الی اللہ وغیرہ جیسی آیات کا مفہوم بھی وہ نہیں ہے، جو آج کل ہمارے ہاں مروج ہے، بلکہ اِس تعاون کی دعوت سے مراد بھی دنیا میں مدد حاصل کرنا ہے، جس میں جہاد اور مادی اعانت جیسی نصرت شامل ہے، اور یہ ناجائز نہیں، جیسا کہ ہم نے ابھی کہا کہ معبود کا عابد سے افضل وارفع ہونا ضروری ہے، چونکہ انبیاء ومرسلین سے افضل واعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اس لئے انہوں نے اپنے اپنے ادوارِ مقدسہ میں بجائے کسی انسان سے غیبی، مافوق الاسباب اور غیر مرئی مدد مانگنے کے، اللہ ہی سے مدد مانگی اور اسی کا درس دیا"۔ (اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت، ص 21)

پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی لکھتا ہے:

عباداً امثالکم کے تحت آخری بات

آیات کے مخاطب چاہے مشرکین ہوں یا اصنام' یہ بات از روئے شریعت طے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا بشمول انبیاء اولیاء کوئی بھی مخلوق لائق عبادت نہیں۔ انسان اور بتوں کے درمیان حرمت عبادت قدرِ مشترک ہے لہٰذا دونوں کی عبادت حرام ہے اور یہ دعا یعنی مانگنا عبادت ہے یا نہیں۔ اس کی تشریح

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کی عبارات نے واضح کر دی۔ علاوہ ازیں قرآن واحادیث سے بھی اس کی توثیق کر دی گئی۔ نہ ماننے کا علاج تو انبیاء کے پاس بھی نہ تھا، انہیں بھی ان علیک الا البلاغ تک محدود رکھا گیا۔ بہر حال معترض کا یہ کہنا کہ میں نے اصنام اور مشرکین کے بارے نازل شدہ آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کیا، غلط ٹھہرا۔ کیونکہ اس کی مثال حضرت گولڑوی کی اپنی تحریر سے مع تجزیہ پیش کر دی گئی۔ اگر پھر بھی ضد ہے تو پھر اس کی زد میں، میں ہی نہیں، بلکہ حضرت پیر صاحب بھی آتے ہیں۔ فرمایئے اب ارادے کیا ہیں؟ بقول شاعر

جل گی اپنا نشیمن تو کوئی بات نہیں
دیکھنا یہ ہے کہ اب آگ کدھر لگتی ہے

عباداً امثالکم کے ضمن میں مفسرین کی آراء

معترض کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ تمام مفسرین نے آیۂ عباداً امثالکم کے تحت لکھا ہے انہا مملوکۃ ومخلوقۃ یعنی مملوک اور مخلوق ہونے میں جو مماثلت اصنام اور مشرکین میں ہے وہی اصنام اور اولیاء میں ہے، اللہ جل جلالہٗ کے سامنے جب پیشی ہوگی تو مملوک اور مخلوق کی حیثیت سے اصنام اور اولیاء برابر ہوں گے جیسے وہ مخلوق و مملوک ویسے یہ بھی مخلوق و مملوک۔ جیسا آیۂ انما انا بشر مثلکم میں کم ضمیر کا مرجع مشرکین ہیں اور نبی ﷺ کی مشرکین کے ساتھ مثلیت مخلوق خدا ہونے میں ہے۔ وہی مثلیت اصنام واولیاء وغیرھم میں بھی ہے۔ لہٰذا قادرِ مطلق اور رزاقِ برحق کے سامنے جس طرح اصنام اور مشرکین سائل ہیں، ویسے ہی انبیاء واولیاء بھی اسی کے سائل اور مخلوق و مملوک ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ جیسے مشرکین اور سیّد عالمؐ میں یوحیٰ الیٰ حد فاصل ہے اسی طرح اصنام واولیاء میں آیت ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئک عنھا مبعدون۔

فائدہ تمیز دیتی ہے۔ گویا بقولِ راقم الحروف ۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور یہ تیرے محتاج اے رب کُل، تیرے بندے ہیں سب انبیاء و رُسل
اِن کی عزت کا باعث ہے نسبت تری اِن کی پہچان تیرے سوا کون ہے

درست نخبرلہ (اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت ص47/48)

فہم سلف نمبر 7: علامہ عبدالحق حقانی "لکھتے ہیں:

تفسیر: یہاں سے ان کے معبودوں کی اور ایک حالت بیان فرماتا ہے کہ جس سے وہ قابل پرستش نہیں ہوسکتے۔ وہ یہ کہ خدا کے سوا جن چیزوں کو تم پوجتے ہو مانا کہ ان پتھروں کے بتوں کو نہیں پوجتے بلکہ ان کو کہ جن کی یہ فرضی مورتیاں ہیں سو وہ بھی تمہاری طرح خدا کے بندے ہیں۔ حدوث واحتیاج میں تمہارے ہم پلہ ہیں۔ پھر ان میں کونسی بات الوہیت کی ہے۔ اچھا ان کو پکارو۔ دیکھیں وہ تمہیں جواب بھی دیتے ہیں کہ نہیں۔ اگر تم اپنے خیال میں سچے ہو ورنہ محض غلط اوہام کی پرستش کرتے ہو ا..... مشرکین کے خیالات میں یہ بات بھی جمی ہوئی تھی کہ اگر ہم ان کو نہ پوجیں اور ان کی معمولی نذر و نیاز ادا نہ کریں تو یہ ہم کو مضرت پہنچاویں گے جیسا کہ ہندوستان میں شیخ سدو زین خاں 'کالی بھوانی سے بہت ڈرتے ہیں۔ اس خیال کے رد کرنے کو اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فرماتا ہے کہ تم ان سے کہہ دو کہ سب سے زیادہ تو ان کا میں منکر اور مخالف ہوں۔ بھلا دیکھیں تو سہی کہ یہ میرا کچھ بھی نقصان کرسکتے ہیں۔ تم ان سب کو پکارو اور میرے نقصان کی ترغیب دو۔ قل ادعوا شرکاء کم الخ۔ پھر آپ ہی فرماتا ہے کہ ان سے کہہ دو دیکھو میرا کارساز' مددگار وہ اللہ ہے کہ جس نے کتاب نازل کی جس میں تمام عالم کی حیات جاودانی و نفع دو جہانی ہے اور وہ کچھ میرا ہی کارساز و مددگار نہیں بلکہ سب نیک لوگوں کا مددگار ہے۔ ان پر بھی تمہارے معبودوں کا کچھ اثر نہیں چل سکتا۔ ان ولی ی اللہ الذی الخ بلکہ وہ لوگ کہ جن کو تم پوجتے ہو نہ تمہیں کچھ مدد دے سکتے ہیں نہ اپنی آپ مدد کرسکتے ہیں۔ بقول نصاریٰ مسیح کو یہود نے سولی دی۔ کچھ نہ کرسکے۔ اسی طرح اور بزرگ جن کو تم پوجتے ہو موت اور مرض سے نجات نہ پاسکے۔ (تفسیر حقانی)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہد24(سورۃ سبا آیت40/41)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ○ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ○ (سورۃ سبا آیت40/41)

ترجمہ:اور جس دن وہ سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے۔ فرشتے عرض کریں گے تو پاک ہے، ہمارا مالک تو ہے نہ کہ یہ، بلکہ یہ جنات کی عبادت کرتے تھے اور ان میں سے اکثر ان پر ایمان رکھتے تھے۔(ترجمہ سعیدی بریلوی)

تنبیہ

آیت کے کلمات مبارکہ اور ترجمہ سے واضح ہے کہ اس آیت سے بت مراد ہو ہی نہیں سکتے۔اس آیت کو بھی بتوں کے ساتھ خاص کرنا اس آدمی کا کام ہو سکتا ہے جو پرلے درجے کا زندیق اور معاند قرآن ہو۔

تائید بریلوی محقق غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس دن وہ سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے ؟۔ فرشتے عرض کریں گے تو پاک ہے، ہمارا مالک تو ہے نہ کہ یہ، بلکہ یہ جنات کی عبادت کرتے تھے اور ان میں سے اکثر ان پر ایمان رکھتے تھے۔ پس آج تم میں سے کوئی کسی کے لئے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہے، اور ہم ظالموں سے کہیں گے اب تم اس آگ کا مزہ چکھو جس کو تم جھٹلاتے تھے۔(سبا: ۴۲۔۴۰)

فرشتوں کی عبادت کرنے والے مشرکین کا رد اس سے پہلے فرمایا تھا: کاش آپ ظالموں کو اس وقت دیکھتے جب وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ہوں گے (سبا: ۳۲) یہ آیت بھی اسی کے ساتھ متصل ہے یعنی اگر اس دن آپ ان سب کو دیکھتے جس دن وہ سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے، سو اگر آپ یہ منظر دیکھ لیتے تو بہت دہشت ناک منظر

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دیکھتے۔ ان آیتوں میں خطاب ہر چند کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہے لیکن اس خطاب میں آپ کی امت بھی شامل ہے یعنی وہ بھی اگر قیامت کے دن یہ منظر دیکھ لیتے تو بہت ہولناک منظر دیکھتے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس دن ہم عابد اور معبود دونوں کو جمع کریں گے، پھر ہم فرشتوں سے کہیں گے کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے؟ اور اس سے مقصود یہ ہے کہ جب فرشتے ان مشرکین کی تکذیب کر دیں گے اور ان کو جھٹلا دیں گے تو اس میں ان کی زیادہ زجر و توبیخ اور زیادہ مذمت ہو گی، فرشتے اپنی برأت کرتے ہوئے کہیں گے تو پاک ہے ہمارا مالک تو ہے نہ کہ یہ، یعنی تو ہی ہمارا رب ہے، ہم تجھ سے ہی محبت کرتے ہیں اور اخلاص سے تیری ہی عبادت کرتے ہیں، بلکہ یہ جنات کی عبادت کرتے تھے، یعنی ابلیس اور اس کی زیارت کی اطاعت اور عبادت کرتے تھے، قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ تھی بنو ملیح یہ لوگ جنات کی عبادت کرتے تھے، ان کا یہ فاسد زعم تھا کہ ان کو جنات دکھائی دیتے ہیں اور ان جنات کو فرشتے سمجھتے تھے اور ان کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے:

(الصفت: ۱۵۸) اور ان لوگوں نے اللہ کے اور جنات کے درمیان رشتہ داری قرار دے رکھی ہے حالانکہ جنات کو علم ہے کہ وہ خود اللہ کے سامنے حاضر کئے جائیں گے۔

مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جنات سے رشتہ ازدواج قائم کیا ہوا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ کی بیٹیاں پیدا ہوئیں، اور فرشتے وہی بیٹیاں ہیں، حالانکہ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ جنات میں سے کافروں کو دوزخ میں کیوں ڈالتا!

پھر اللہ تعالیٰ ان کا مزید رد کرتے ہوئے فرماتا ہے: پس آج تم میں سے کئی کسی کے لئے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہے، اور ہم ظالموں سے کہیں گے اب تم اس آگ کا مزہ چکھو جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ (سبا: ۴۲)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی تم میں سے کوئی کسی کی شفاعت نہیں کر سکے گا نہ کسی کو نجات دلا سکے گا اور نہ کسی کو عذاب میں مبتلا کر سکے گا، یعنی فرشتے اپنی عبادت کرنے والوں سے ضرر اور عذاب کو دور نہیں کر سکیں گے۔ (تفسیر تبیان القرآن)

شاہد 25 (سورۃ النحل آیت 73/74)

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ○ فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○

(سورۃ النحل آیت 73/74)

ترجمہ: اور وہ اللہ کے سوا ان کی عبادت (پکار، نذر و نیاز وغیرہ) کرتے ہیں جو ان کے لیے آسمانوں اور زمینوں میں سے کسی بھی رزق کے مالک نہیں ہیں اور نہ کسی چیز (قضائے حاجت، دفع مصیبت کی طاقت رکھتے ہیں۔ سو تم اللہ کے لیے مثالیں نہ گھڑو اور بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

فہم سلف نمبر 1: شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

مشرک کہتے تھے کہ مالک اللہ ہی ہے۔ یہ لوگ اس کی سرکار میں مختار ہیں۔ ہمارے کام ان ہی سے پڑتے ہیں۔ بڑی سرکار تک براہ راست رسائی نہیں ہو سکتی۔ سو یہ مثال غلط ہے جو بارگاہ احدیت پر چسپاں نہیں۔ اللہ ہر چیز آپ کرتا ہے خواہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ۔ کوئی کام کسی کو اس طرح سپرد نہیں کر رکھا جیسے سلاطین دنیا اپنے ماتحت حکام کو اختیارات تفویض کر دیتے ہیں کہ تفویض تو ارادہ و اختیار سے کیا لیکن بعد تفویض ان اختیارات کے استعمال میں ماتحت آزاد ہیں۔ کسی مجسٹریٹ کے فیصلہ کے وقت بادشاہ یا پارلیمنٹ کو اس واقعہ اور فیصلہ کی مطلق خبر نہیں ہوتی۔ نہ اس وقت جزئی طور پر بادشاہ کی مشیت وارادہ کو فیصلہ صادر کرنے میں قطعاً دخل ہے یہ صورت حق تعالیٰ کے یہاں نہیں۔ بلکہ ہر ایک چھوٹا بڑا کام اور ادنیٰ سے ادنیٰ جزئی خواہ بواسطہ اسباب یا بالواسطہ اس کے علم محیط اور مشیت وارادہ سے وقوع پذیر

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہوتی ہے۔ اسی لیے لازم ہے کہ آدمی ہر نکی جزئی کا فاعل اور موثر حقیقی اعتقاد کر کے تنہا اسی کو معبود و مستعان سمجھے۔ (تنبیہ) ابن عباس وغیرہ سلف سے "فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ" کا یہ مطلب منقول ہے۔ کہ خدا کا مماثل کسی کو مت ٹھہراؤ۔

یعنی تم نہیں جانتے کہ خدا کے لیے کس طرح مثال پیش کرنی چاہیے۔ جو اصل حقیقت اور صحیح مطلب کی تفہیم میں معین ہو۔ اور اس کی عظمت و نزاہت کے خلاف شبہ پیدا نہ کرے۔ (تفسیر عثمانی)

تائید: مفتی مظہر اللہ بریلوی دہلوی لکھتا ہے:

اس آیت میں مشرکوں کو یوں قائل کیا کہ تم لوگ جو سوا اللہ کے غیروں کی عبادت کرتے ہو، جن میں اتنی بھی قدرت نہیں کہ تمہارے رزق کا کچھ انتظام کریں۔ نہ آسمان میں ان کا اختیار کہ وہاں سے مینہ برسا سکیں نہ زمین میں ان کا کچھ تصرف ہے کہ اس میں غلہ پیدا کریں اور درخت لگائیں۔ عالم بالا اور عالم پستی میں کہیں بھی ان کا ذرہ برابر اعمل و دخل نہیں، بلکہ خود انہیں میں کوئی قدرت نہیں دوسرے کے محتاج ہیں۔ خدا کی مخلوق ہیں اس لئے یہ عبادت کے ہرگز سزوار نہیں۔ اطاعت اور بندگی تو خدائے وحدہ لاشریک کو زیبا ہے جو کل شئ کا خالق اور رازق ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ کی مخلوق کو اس کا شبیہ نہ قرار دو، کیونکہ وہ سب خدا کے بندے ہیں۔ مشرکین مکہ جاہلیت میں اعتقاد رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا مرتبہ ایسا عالی ہے کہ ہم میں سے کسی کو اس کی عبادت کی مجال نہیں ہے۔ اسی واسطے وہ لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جن لوگوں کی یہ بت مورتیں ہیں وہ اللہ کے خالص بندے ہیں، ان کو خدا کے دربار میں تقرب حاصلی ہے۔ بارگاہ الٰہی میں یہ ہماری شفاعت کریں گے جس طرح چھوٹے آدمی دنیا میں بادشاہوں کے مصاحبوں کی خدمت کرتے ہیں اور وہ لوگ بادشاہوں کی خدمت بجالاتے ہیں۔ ہر شخص کا مقدور نہیں کہ بادشاہوں تک اس کی رسائی ہو جاوے، تو انہیں مصاحبوں کے وسیلے سے اللہ پاک نے اس عقیدے کو یوں قرار دیا کہ تمہیں اس کا علم نہیں ہم جانتے ہیں۔ خدا کے ہاں بھلا ان کو کیا تقرب حاصل ہو سکتا ہے۔ (تفسیر مظہر القرآن)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہد 26 (سورہ الرعد آیت 16)

قُلْ أَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○

(سورہ الرعد آیت 16)

ترجمہ سعیدی بریلوی

تائید بریلوی محقق کلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

ترجمہ: آپ (ان سے) پوچھیے آسمانوں اور زمینوں کا رب کون ہے؟ آپ کہیے اللہ، آپ کہیے کیا تم نے اللہ کے سوا ایسے مددگار بنا لیے ہیں جو خود اپنے لیے (بھی) کسی نفع کے مالک نہیں ہیں اور نہ کسی ضرر کے، آپ کہیے کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہیں یا اندھیرا اور روشنی برابر ہیں؟ یا انہوں نے اللہ کے سوا ایسے شریک قرار دے لیے ہیں جنہوں نے اللہ کی کوئی مخلوق پیدا کی ہے تو صفت خلق ان پر مشتبہ ہو گئی؟ آپ کہیے اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ایک ہے سب پر غالب ہے۔ (تبیان القرآن)

فہم سلف نمبر 1: علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

یعنی جب ربوبیت کا اقرار صرف خدا کے لیے کرتے ہو پھر مدد کے لیے دوسرے حمایتی کہاں سے تجویز کر لیے۔ حالانکہ وہ ذرہ برابر نفع نقصان کا مستقل اختیار نہیں رکھتے۔ (تفسیر عثمانی)

فہم سلف نمبر 2: علامہ عبد الماجد دریا آبادیؒ لکھتے ہیں:

(چہ جائیکہ اپنے پرستاروں کی سن سکیں، یا ان کی مدد کر سکیں) مطلب یہ ہوا کہ ان مشرکین عرب سے بھی اگر یہ سوال کر دیجئے کہ اس سارے نظام کائنات کا خالق و موجد حافظ و مبقی و مدبر و حاکم کون ہے تو یہ باوجود اپنے شرک کے اس کے قائل ہی ہوں گے کہ وہ تو ایک ہی خدائے قادر و توانا ہے جسے عرب کی بولی میں اللہ کہتے ہیں، پس اس پر ان کی گرفت کیجئے، اور ان سے یہ کہیے کہ اس صحیح بنیادی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عقیدہ کے باوجود پھر یہ تم پر کیا شامت سوار ہے، کہ تم تعدد الٰہ کی لعنت میں گرفتار ہو اور چھوٹے چھوٹے خداؤں دیوی دیوتاؤں کے چکر میں پھنسے ہوئے ہو؟ جب ایک خدا کو مان لیا تو پھر اب دوسرے بے چاروں کے پاس کسی قسم کا اختیار و تصرف سرے سے باقی ہی کہاں رہ جاتا ہے؟ (تفسیر ماجدی)

شاہد 27 (سورۃ الانعام آیت 71)

قُلْ أَنَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○

(سورۃ الانعام آیت 71)

ترجمہ: تو کہہ دے کیا ہم پکاریں اللہ کے سوا ان کو جو نہ نفع پہنچا سکیں ہم کو اور نہ نقصان اور کیا پھر جاویں ہم الٹے پاؤں اس کے بعد کہ اللہ سیدھی راہ دکھا چکا ہم کو مثل اس شخص کے کہ راستہ بھلا دیا ہو اس کو جنوں نے جنگل میں جب کہ وہ حیران ہے اس کے رفیق بلاتے ہیں اس کو راستہ کی طرف کہ چلا آ ہمارے پاس ف ۷ تو کہہ دے کہ اللہ نے جو راہ بتلائی وہی سیدھی راہ ہے ف ۸ اور ہم کو حکم ہوا ہے کہ تابع رہیں پروردگار عالم کے۔

اشارات و فوائد

لفظ "من دون اللہ" اپنے مفہوم کے اعتبار سے ہر ماسوا اللہ کو شامل ہے، جس میں انبیاء، اولیاء، جنات، بت وغیرہ سب داخل ہیں اس کو بتوں کے ساتھ بطور حصر خاص کرنا خالص تحریف معنوی ہے۔

"مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا" سے معلوم ہوا کہ دعا سے مراد دعائے عبادت یعنی مصائب و حوائج میں غائبانہ پکار۔

"وَنُرَدُّ" سے واضح ہوا کہ اگر کوئی مسلمان کسی غیر اللہ کو حاجتوں و مشکلات میں غائبانہ پکارے تو وہ مرتد ہو جائے گا۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

''حَیْرَانَ'' کے کلمہ مبارک سے واضح ہوا کہ مشرک کا دل کبھی شرک پر مطمئن نہیں ہوتا ہمیشہ حیران اور سرگردان ہی رہتا ہے۔ اطمینان قلبی صرف توحید ہی سے نصیب ہو سکتا ہے۔

''إِنَّ هُدَى اللَّهِ'' سے معلوم ہوا کہ ہدایت کا راستہ صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی بتلایا ہے۔ اس کے علاوہ ہر راستہ سراسر ضلالت اور گمراہی ہے۔

شاہد 28 (سورۃ العنکبوت آیت 42/41)

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (سورۃ العنکبوت آیت 42/41)

ترجمہ: جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور مددگار بنا لئے ان کی مثال مکڑی کی طرح ہے جس نے (جالوں کا) گھر بنایا' اور بے شک سب سے کمزور گھر ضرور مکڑی کا گھر ہے' کاش یہ لوگ جانتے۔ بے شک یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہیں اللہ ان کو خوب جانتا ہے اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ (ترجمہ سعیدی بریلوی)

تائید بریلوی محقق غلام رسول سعیدی لکھتا ہے:

تفسیر: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اللہ ان کو خوب جانتا ہے اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے اور ہم لوگوں کے لئے ان مثالوں کو بیان فرماتے ہیں اور ان مثالوں کو صرف علماء سمجھتے ہیں اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ پیدا فرمایا بے شک اس میں مومنوں کے لئے ضرور نشانی ہے (العنکبوت: ۴۴۔۴۲) پہلے زمانے کے نیک لوگوں کی عبادت کرنے کا بطلان

اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے معبودوں کو مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی تھی تو مشرکین یہ کہہ سکتے تھے کہ در حقیقت ہم اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی پتھر کی مورتیوں کی عبادت نہیں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کرتے بلکہ ہم درحقیقت ان کی عبادت کرتے ہیں جن کی ہم نے صورتیں بنائی ہیں یہ صورتیں پچھلے زمانے کے نیک لوگوں اور ستاروں کی ہیں جو نفع اور ضرر اور خیر اور شر کے مالک تھے اور ہم ان ہی کی عبادت کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا بے شک یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہیں اللہ ان کو خوب جانتا ہے۔ پچھلے زمانے کے نیک لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے بندے تھے۔ وہ موحد تھے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مستحق عبادت نہیں گردانتے تھے' اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت اور وجاہت عطا فرمائی تھی لیکن ان کو نفع اور ضرر اور خیر اور شر کا مالک نہیں بنایا تھا اور جس کو اللہ تعالیٰ نے نفع اور ضرر اور خیر اور شر کا مالک نہ بنایا ہو اس کو بلا دلیل نفع اور ضرر کا مالک قرار دینا اور اس کو عبادت کا مستحق قرار دینا محض شرک اور کفر ہے۔ (تبیان القرآن)

فہم سلف نمبر 1: علامہ عبدالحق حقانی لکھتے ہیں:

اس مثل پر شاید چالاک بت پرست یہ گفتگو کرتے ہوں گے جیسا کہ آج کل کیا کرتے ہیں کہ ہم ان بتوں کو نہیں پوجتے بلکہ ان کو کہ جن کے یہ بت ہیں اور وہ دیوتا اوتار ملائکہ روحانیات اولیاء کرام انبیاء ہیں جو اس کی بارگاہ کے مختار اور داروغہ ہیں جو چاہتے ہیں، کرتے ہیں اور نیز ان سے جو ہم مانگتے ہیں پاتے ہیں، اس کا جواب دیتا ہے۔ ان اللہ یعلم مایدعون من دونہ من شیئٍ کہ جن کو وہ اس کے سوا پکارتے ہیں، ہم کو معلوم ہیں۔ یہ کلام بطور تہدید کے ہے، یعنی وہ بھی پرستش کے قابل نہیں، ہمارے گھر کا کوئی مالک و مختار نہیں، سب ہمارے دست نگر ہیں۔ وھو العزیز ہم سب پر غالب ہیں اور نیز ہم کو کسی داروغہ یا اہل کار کی حاجت کیا ہے، کیونکہ الحکیم ہم حکیم ہیں، ہر شے کی تدبیر و تصرف آپ کیا کرتے ہیں۔ اس میں اس دوسری بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ تم جو کہتے ہو، ہم جو ان سے مانگتے ہیں، پاتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے، کیونکہ یہ دینا دلانا زبردست کا کام ہے، سوزبردست تو ہم ہیں جو تم کو دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں، وہ سب اپنی حکمت سے تم کو ہم دیتے ہیں، تم سمجھتے ہو کہ فلاں دیوی دیوتا نے ہم کو اولاد دی' مال دیا اور نیز اس طرف اشارہ ہے کہ یہ بھی اس کی حکمت ہے کہ مانگتے غیروں سے ہو، دیتے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہم ہیں۔ غصہ دنیا میں ظاہر نہیں کرتے کہ تمہارے کار بند کر دیں نظام عالم میں خلل آوے۔ جو ازلی جہنمی ہے، اس کے گمراہ ہونے کے یہ اسباب اس کی حکمت بالغہ کا اثر ہے اور نیز ھو العزیز الحکیم میں یہ بھی اشارہ ہے کہ قابل پرستش وہ ہے جو غالب اور حکیم ہو، سو یہ دونوں وصف ہم کو حاصل ہیں نہ اور کو یہ معنی اس تقدیر پر ہیں کہ جب مایدعون کے ما کو موصولہ مانا جاوے اور اگر اس کو نافیہ یا استفہامیہ سمجھا جاوے تو یہ معنی ہوں گے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ کچھ بھی نہیں یا وہ کیا چیز ہیں؟ اور بعض جہال اس مثال پر یہ بھی طعن کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مکڑی کا کیوں ذکر کیا، وہ تو ایک ذلیل چیز ہے، کوئی اور ہی مثال دینی تھی۔ اس کے جواب میں فرماتا ہے تلک الامثال نضربھا للناس ومایعقلھا الا العالمون کہ ان مثالوں کو ہم لوگوں کے سمجھانے کے لیے ذکر کرتے ہیں۔ یہ سمجھتے وہی ہیں جو ذی علم ہیں، وہ جان جاتے ہیں کہ مکڑی خواہ کیسی ہی ذلیل چیز ہو مگر غرض تو مشرکوں کے مذہب کو اس ذلیل چیز کے ذلیل گھر سے تشبیہ دینا ہے۔ سو وہ بخوبی حاصل ہے، اگرچہ العزیز الحکیم سے ان کے معبودوں کی قلعی کھول دی تھی مگر اس بات کو پھر ایک بڑی بھاری دلیل سے ثابت فرماتا ہے۔ خلق اللہ السموات والارض بالحق کہ اللہ نے تو آسمانوں اور زمین کو نہایت درستی سے بنایا ہے، کوئی ان میں بیکار نہیں نہ کوئی کارآمد بات رہ گئی ہے۔ پھر بتلاؤ تمہارے معبودوں نے کیا بنایا ہے، خواہ وہ بت ہوں یا وہ کہ جن کے یہ بت ہیں، ان فی ذلک لایۃ للمؤمنین، اس میں ایمانداروں کے لیے بڑی نشانی اور کامل حجت اور پوری اطمینان دینے والی سند ہے کہ وہی پرستش کے قابل ہے کہ

جس نے آسمان زمین بنائے، باقی کا کیا حق ہے۔ (تفسیر حقانی)

فہم سلف نمبر2: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

وجوز ان یکون جمیع من اتخذ غیرہ تعالیٰ متکلاً ومعتمداً آلھۃً کان ذالک أو غیرھا. ولذا عدل إلی أولیا من ألھۃ (تفسیر روح المعانی ص 489، ج 20)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر 3: علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازیؒ (المتوفی: 606ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ كُلَّ مَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ هُوَ مِثْلُ بَيْتِ الْعَنْكَبُوتِ۔ (تفسیر الکبیر)

بے شک ہر وہ چیز جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا پکار کی جائے وہ پکار بے فائدہ ہونے میں مثل بیت عنکبوت کے ہے۔

شاہد 29 (سورہ الشوریٰ آیت 9)

أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (سورہ الشوریٰ آیت 9)

ترجمہ: کیا انہوں نے پکڑے ہیں اس سے ورے کام بنانے والے سو اللہ جو ہے وہی ہے کام بنانے والا اور وہی جلاتا ہے مردوں کو اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے۔

فہم سلف نمبر 1: علامہ عبد الماجد دریا آبادیؒ لکھتے ہیں:۔

(تو اس کے سوا تو کسی میں کارساز بننے کی صلاحیت ہی نہیں) مقصود مشرکوں اور اہل کتاب دونوں کے عقائد شرکیہ کی تردید ہے۔ (تفسیر ماجدی)

فہم سلف نمبر 2: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ لکھتے ہیں:

کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اوروں کو کارساز اور مددگار بنا رکھا ہے، تاکہ آڑے وقت میں ان کے کام آئیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی سب کا یار و مددگار اور سب کا کارساز ہے، اس کی شان ہے کہ وہ مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے اور ہر چیز اور ہر کام پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ صفات اللہ کے سوا کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ اس لیے اس کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار اور کارساز نہ سمجھو۔ (تفسیر جواہر القرآن)

فہم سلف نمبر 3: علامہ ابو القاسم محمود بن عمرو بن احمد، الزمخشری جار اللہؒ (المتوفی: 538ھ)

لکھتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اللہ هو الولي بالحق. لا ولي سواه وَهُوَ يُحْيِي أي: ومن شأن هذا الولي أنه يحيي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فهو الحقيق بأن يتخذ وليا دون من لا يقدر على شيء. (تفسیر الکشاف)

فہم سلف نمبر 4: علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسیؒ (المتوفی: 1270ھ) لکھتے ہیں:

من الأصنام وغيرها۔ (روح المعانی ص 23 ج 25)

شاہد 30 (سورۃ الحج آیت 12)

يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنْفَعُهُ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ○

(سورۃ الحج آیت 12)

ترجمہ: پکارتا ہے اللہ کے سوا اس کو کہ نہ اس کا نقصان کرے اور نہ اسکا فائدہ کرے، یہی ہے دور جا پڑنا گمراہ ہو کر۔

فہم سلف: علامہ عبد الماجد دریا آبادیؒ لکھتے ہیں:

توحید کی کھلی ہوئی شاہراہ کو چھوڑ کر انسان کا یہی حال ہوتا ہے۔ وہ کیسے کیسے معبودان باطل کو پکارنے لگتا ہے!..... یورپ کی "روشن خیال" "و عقل نواز" قوموں نے توحید و خدا پرستی کی راہ چھوڑ کر بے شمار مخلوقات کو اپنا معبود بنالیا ہے اور عملاً ان کے ساتھ وہی معاملہ شروع کر دیا ہے جو معبود کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یعنی انہیں کو نافع اور ضار سمجھنے لگے ہیں۔ (تفسیر ماجدی)

شاہد 31 (سورۃ اعراف آیت 37)

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ مِنَ الْكِتَابِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ○ (سورۃ اعراف آیت 37)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: پھر اس سے زیادہ ظالم کون جو بہتان باندھے اللہ پر جھوٹا یا جھٹلائے اس کے حکموں کو وہ لوگ ہیں کہ ملے گا ان کو جو ان کا حصہ لکھا ہوا ہے کتاب میں یہاں تک کہ جب پہنچیں ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے ان کی جان لینے کو تو کہیں کیا ہوئے وہ جن کو تم پکارا کرتے تھے سوا اللہ کے بولیں گے وہ ہم سے کھوئے گئے اور اقرار کرلیں گے اپنے اوپر کہ بیشک کافر تھے۔

شاہد32(سورۃ غافر آیت20)

وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ○(سورۃ غافر آیت20)

ترجمہ:اور اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ کرتا ہے انصاف سے اور جن کو پکارتے ہیں اس کے سوا نہیں فیصلہ کرتے کچھ بھی بیشک اللہ جو ہے وہی ہے سننے والا دیکھنے والا۔

شاہد33(سورۃ غافر آیت65/66)

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ○قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ○(سورۃ غافر آیت65/66)

ترجمہ:وہی ہے زندہ رہنے والا کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا، سو اس ہی کو پکارو خالص کرکے، اس کی پکار سب خوبی اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا۔ تو کہہ مجھ کو منع کردیا کہ پوجوں ان کو جن کو تم پکارتے ہو سوا اللہ کے جب پہنچ چکیں میرے پاس کھلی نشانیاں میرے رب سے اور مجھ کو حکم ہوا کہ تابع رہوں جہان کے پروردگار کا۔

شاہد34(سورۃ الحج آیت71)

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نَصِيرٍ ○ (سورۃ الحج آیت 71)

ترجمہ: اور یہ اللہ کے سوا ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی عبادت پر اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور جن کے معبود ہونے کا انہیں خود بھی کوئی علم نہیں ہے اور ظالموں کا کوئی حامی نہیں ہے۔

شاہد 35 (سورۃ الفرقان آیت 55)

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ○ (سورۃ الفرقان آیت 55)

ترجمہ: اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں اور کافر اپنے رب کی مخالفت کرنے پر کمربستہ رہتا ہے۔

شاہد 36 (سورۃ الحج آیت 62)

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ○ (سورۃ الحج آیت 62)

ترجمہ: اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ (مشرکین) اس کے سوا جس کی عبادت کرتے ہیں وہ باطل ہے بے شک اللہ بہت بلند نہایت بڑا ہے۔

شاہد 37 (سورۃ لقمان آیت 30)

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ○ (سورۃ لقمان آیت 30)

ترجمہ: اس کی وجہ یہ ہے کہ بے شک اللہ ہی برحق ہے اور اس کے سوا یہ جن کی عبادت کرتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور بے شک اللہ ہی نہایت بلند بہت بزرگ ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہد 38/39/40 (سورۃ الجن آیت 18 تا 23)

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ○ وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ○ قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ○ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ○ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ○ لَا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ○

(سورۃ الجن آیت 18 تا 23)

ترجمہ: اور یہ کہ سب مسجدیں اللہ ہی کی (خالص پکار) کے لیے ہیں سو مت پکارو (مصائب و حوائج میں) اللہ کے ساتھ کسی کو، اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ کہ اس ہی کو پکارے لوگوں کا بند ہنے لگتا ہے اس پر ٹھٹھے، تو کہہ میں تو پکارتا ہوں صرف اپنے رب ہی کو اور شریک نہیں کرتا (اس کی پکار میں) اس کا کسی کو، تو کہہ میرے اختیار میں نہیں تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا، تو کہہ مجھ کو ہرگز نہیں بچا سکتا اللہ کی پکڑ سے کوئی اور ہرگز میں نہ پاؤں گا اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ، مگر پہنچانا ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے پیغام لانے اور جو کوئی حکم نہ مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا سو اس کے لیے آگ ہے دوزخ کی رہا کریں اس میں ہمیشہ ہمیشہ۔

اشارات و فوائد

☆..... "وان المساجد" یہ بھی انہ استمع پر معطوف ہے۔ یہ گذشتہ سورتوں میں بیان شدہ دلائل عقلیہ و نقلیہ کا ثمرہ ہے۔ مساجد سے یا مسجدیں اور عبادت خانے مراد ہے یا اس سے اعضاء سجدہ مراد ہیں۔ یعنی مسجدیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے مختص ہیں، اسی طرح اعضاء سجود کا مالک بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے، اس لیے حاجات و مشکلات میں اللہ کے سوا کسی کو غائبانہ مت پکارو۔

☆..... "وانه لما قام" عبد اللہ سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مراد ہیں جب آپ توحید کی دعوت دیتے اور تبلیغ کرتے ہیں تو مشرکین مخالفت کے لیے آپ پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ یہ تفسیر حسن،

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قتادہ اور ابن زید رحمہم اللہ سے منقول ہے۔

ومعناہ علی ما قال الحسن وقتادۃ وابن زید انہ لما قام عبداللہ بالدعوۃ الی التوحید کاد الجن والانس یکونون مجتمعین لابطال امرہ۔ (مظہری ج10 ص93)۔

☆..... شاہ عبدالعزیز دہلوی (رح) فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ صرف اللہ ہی کو پکارتا ہے اور اس کی عبادت بجالاتا ہے تو لوگ کمال ذکر و عبادت کی وجہ سے اس بندۂ خدا کو کارخانۂ خدائی میں دخیل سمجھنے لگتے ہیں اور اپنی حاجات کے لیے اس پر ہجوم کر آتے ہیں۔ کوئی اس سے بیٹا مانگتا ہے، کوئی روزی طلب کرتا ہے اور کوئی اس سے حاجت بر آری اور مشکل کشائی کی درخواست کرتا ہے۔ اس میں جن وانس دونوں فریق شریک ہیں۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چونکہ دونوں کی طرف رسول ہیں اس لیے آپ کو حکم دیا کہ اگر آپ کو ثقلین سے یہ اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو بھی خدا کا شریک بنائیں گے۔ اور حاجات و مصائب میں آپ کو پکاریں گے تو آپ واشگاف الفاظ میں اعلان فرمادیں کہ میں تو خود صرف اللہ ہی کو پکارتا ہوں اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور میں تمہارے نفع و نقصان کا بھی مالک و مختار نہیں ہوں (تفسیر عزیزی پارہ29 ص169، 170)۔

☆..... "قل انما ادعوا" یہ سورۂ ملک اور حوامیم کا خلاصہ ہے۔ آپ اعلان کردیجئے کہ میں حاجات و مصائب میں غائبانہ نہ صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کی دعاء و پکار میں کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں پھر اس سے بطور ترقی حکم دیا "قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا" فرمایا یہ بھی اعلان کردو کہ میں تمہارے نفع و نقصان کا مالک و مختار نہیں اور نہ تمہاری گمراہی اور ہدایت میرے اختیار میں ہے۔ جیسا کہ جن وانس کے گمراہ کن راہنما عوام کو اپنے مالک نفع و ضرر ہونے کا یقین دلاتے۔ اگر کوئی کسی حادثہ مصیبت میں آپ کی پناہ لے تو آپ صاف فرمادیں کہ میرا اپنا حال یہ ہے کہ میں خود خدا کے غضب سے اس کی پناہ کے بغیر نہیں بچ سکتا اس لیے دوسروں کو کس طرح پناہ دے سکتا ہوں؟ (تفسیر عزیزی ص170)۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

☆..... "قل انی لن یجیرنی" یہ سوال مقدر کا جواب ہے۔ کفار کہتے تھے کہ تم اپنی تبلیغ کو ترک کیوں نہیں کر دیتے تو جواب دینے کا حکم دیا گیا کہ میں تبلیغ پر خدا کی طرف سے مامور ہوں۔ اگر میں تبلیغ ترک کر دوں تو اللہ کے عذاب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکے گا اور نہ اس کے سوا میرا کوئی ٹھکانا ہو گا۔ تائید: "انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم" (الانعام)۔ "الا بلغا من اللہ" یہ "لا املک" کے مفعول سے استثناء ہے۔ یعنی مجھے کسی چیز کا اختیار نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے پیغامات کی تبلیغ کے میں نافع وضار نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات کا مبلغ ہوں۔

☆..... "ومن یعص اللہ ورسولہ" یہ تخویف اخروی ہے۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اللہ کی کتاب اور اس کی توحید پر ایمان نہیں لائیگا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہے گا۔

حقیقت اصنام

مشرکین مکہ شرکیہ عقیدہ کے ماتحت بزرگوں کی عبادت بھی کرتے تھے، لیکن ان کی مورتیوں کے ذریعے، بایں طور کہ بظاہر عبادت و تعظیمات ان کی اگرچہ مورتیوں کے سامنے ادا ہوتی تھی لیکن مقصود ان کا صرف یہ مورتیاں نہ ہوتی تھیں بلکہ خود وہ بزرگ ہوتے تھے۔ جن کی مورتیاں تیار کی گئی تھیں ۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ جن بزرگوں کی پوجا کی گئی وہ دو قسم کے تھے، ایک تو وہ جو واقع میں بزرگ اور موحد تھے، لیکن لوگوں نے ان کی مرضی کے خلاف ان کی پوجا کی، دوسرے وہ تھے جو ضال مضل مشرک تھے بزرگ نہیں تھے ،، لیکن لوگوں نے ان کو بھی نیک اور بزرگ جان کر ان کو معبود بنالیا۔ جس طرح آج کلمہ گو مشرک بعض مقربین اور نیک ہستیوں کی پوجا کرتا ہے جیسے حضرت علیؓ ، حضرت عباسؓ، پیران پیر علی ہجویریؒ، سلطان باہوؒ وغیرہ۔ اور بعض مردودین اور مشرکین کی پوجا کرتا ہے۔ جن کی ساری زندگی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں میں گزر گئی۔ جیسے شرک کے اڈوں کے مشرک پیر، بھنگی چرسی، پوڈری ملنگ وغیرہ۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف: شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

چہارم پرستاں گویند چوں مرد بزرگ کہ بسبب کمال ریاضت و مجاہد مستجاب الدعوات و مقبول الشفاعت عند اللہ شدہ بود ازیں جہاں می گذرد روح او را قوتی عظیم دو بہتے بس فیض بہم می رسد ہر کہ صورت او را برزخ ساز د یا در مکان نشست و برخواست او یا بر گور او بجود و تذلل تمام نماید روح او بسبب وسعت و اطلاق بر اں مطلع شود و در دنیا و آخرت در حق او شفاعت نماید (تفسیر عزیزی ص ۱۲۷ ج ۱)

ترجمہ: چوتھا گروہ پیر پرستوں کا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی بزرگ آدمی کمال ریاضت اور مجاہدہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دربار میں مستجاب الدعا اور مقبول الشفاعت ہو کر اس جہان سے گزر جاتا ہے تو اس کے روح کو بڑی قوت اور بہت فراخی حاصل ہو جاتی ہے جو شخص بھی اس کی صورت کو برزخ بنالے یا اس کے بیٹھنے اور اٹھنے کے مکان میں یا اس کی قبر پر سجدے کرے یا مکمل زاری کرے تو اس کی روح بوجہ فراخی اور آزادی کے اس پر مطلع ہو جاتی ہے اور اس کے حق میں دنیا و آخرت میں سفارش کرتی ہے۔

شاہد

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ○ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ○

ترجمہ: آیا پس دیکھا تم نے لات اور عزیٰ اور منات تیسرے کو جو پچھلا ہے۔

حقیقت لات:

یہ بڑی عمر کا ایک سخی انسان تھا جس کا اصلی نام عمرو بن لحی یا ربیعہ بن حارث تھا لوگ بوجہ اس کی سخاوت کے اور مہمان نوازی کے اس کو بزرگ مانتے تھے۔ جب یہ مرا تو پہلے اس کی قبر پرستی شروع ہوئی بعد میں اس کا بت تیار کیا گیا ہے۔

فہم سلف: عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اللات والعزیٰ) کان اللات رجلاً یلت سویق الحاج۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ (اللات والعزیٰ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لات ایک آدمی تھا۔ جو حاجیوں کے لیے ستو بنایا کرتا تھا۔ (بخاری ص720 ج2)

فہم سلف: حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

وحکی عن ابن عباس ومجاہد والربیع بن انس انھم قرءوا واللات بتشدید التاء وفسروہ بانہ کان رجلاً یلت للحجیج فی الجاھلیۃ السویق فلما مات عکفوا علیٰ قبرہ فعبدوہ (ابن کثیر ص253 ج4)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ اور مجاہدؒ اور ربیع بن انسؒ سے روایت ہے کہ وہ لات کو تا کی تشدید کے ساتھ پڑھتے تھے اور تفسیر اس کی یوں فرماتے کہ لات ایک آدمی تھا جاہلیت میں حاجیوں کے لیے ستو بنایا کرتا تھا جب وہ مر گیا تو اس کی قبر پر جم کر بیٹھ گئے (مرادیں مانگنے کے لیے) اور اس کی عبادت شروع کر دی۔

فہم سلف: علامہ عینیؒ لکھتے ہیں:

وکانت العرب تعظم ھذا الرجل باطعامہ الناس فی کل موسم۔ (عمدۃ القاری ص201، ج19)

ترجمہ: اور عرب کے لوگ اس آدمی کی تعظیم کرتے تھے اس لیے کہ وہ حج کے موقع پر لوگوں کو کھانا کھلاتا تھا۔

فہم سلف: علامہ عینیؒ لکھتے ہیں:

وفی غرر التبیان اللات فعلہ من لوی لانھم کانوا یلوون علیھا ای یطوفون (عمدۃ القاری 201، ج19)

ترجمہ: غرر التبیان میں ہے کہ لات فعل لوی سے ہے اس لیے کہ وہ اس کا طواف کرتے تھے۔

فہم سلف: نیز لکھتے ہیں: ویقال انہ عمرو بن لحی قال ویقال ھو ربیعۃ بن حارثۃ وھو

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

والد خزاعه وعمر عمراً طويلاً فلما مات اتخذوا مقعده الذی کان یلت فیه السویق منسکاً ثم سنح الامر بهم الی ان عبدوا تلک الصخرة التی کان یقعد علیها ومثلوها صنما وسموها اللات من اللات اعنی لت السویق (عمدۃ القاری ص 201 ج 19)

ترجمہ: اور کہا جاتا ہے کہ وہ عمرو بن لحی ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ وہ ربیعہ بن حارثہ ہے جو خزاعہ کا والد تھا۔ اور اس نے بڑی لمبی عمر پائی۔ جب وہ مرا تو مشرکین نے اس کی اس بیٹھک کو جس میں وہ ستو بناتا تھا اس کی نذر و نیاز کی ذبح گاہ بنا دیا۔ پھر ان پر معاملہ یوں ظاہر ہوا کہ انہوں نے اس پتھر کی عبادت شروع کر دی۔ جس پر وہ بیٹھتا تھا۔ پھر اس کا بت بنا کر اس کا نام لات رکھ دیا یعنی ستو بنانے والا۔

فہم سلف: حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

فان اللات کان سبب عبادتها تعظیم قبر رجل صالح کان هناک ۔(صراط المستقیم ص 333)

ترجمہ: لات کی عبادت کا سبب ایک نیک آدمی کی قبر کی تعظیم تھی جو وہاں موجود تھی۔

فہم سلف: شاہ ولی اللہ محدث لکھتے ہیں:

وکفر الله سبحانه مشرکی مکة بقولهم الرجل سخی کان یلت السویق للحجاج انه نصب منصب الوهیة فجعلوا یستعینون به عند الشدائد (البدور البازغہ ص ۱۲۶)

ترجمہ: اور اللہ سبحانہ نے مشرکین مکہ کو اس لیے کافر کہا کہ انہوں نے ایک سخی آدمی جو حاجیوں کے لیے ستو بناتا تھا اس کو معبودیت کے درجہ پر ٹھہرایا اور مصائب میں اس سے مدد یں مانگتے تھے۔

حقیقت عزیٰ

یہ ایک جنیہ تھی، وادی خراض میں ایک کیکر کے تین درخت تھے ان پر ظالم بن اسعد (جو اس دربار کا مجاور تھا) نے ایک کمرہ تعمیر کیا ان درختوں میں سے اس جنیہ کا ظہور ہوتا تھا اور وہ قسم قسم کی آوازیں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دیتی تھی مشرکین قریش اس کی بہت زیادہ تعظیم کرتے، دور دور سے اس کی زیارت کے لیے آتے، اس کی منت کے جانور لے آتے، ایک جگہ مقرر کر رکھی تھی وہاں جانور ذبح کرتے، وادی کا کچھ حصہ بطورِ حرم مخصوص کر رکھا تھا کہ اس علاقہ کے درخت وغیرہ کاٹنے منع ہیں، حرم کعبہ کی نقل اتارتے تھے:

فہم سلف: علامہ ابو المنذر لکھتے ہیں:

فبنیٰ علیھا بستا یرید بیتًا وکانوا یسمعون فیہ الصوت وکانت اعظم الاصنام عند قریش وکانوا یزورونھا ویھدون لھا ویتقربون عندھا بالذبح.....

.....وکانت قریش قد حمت لھا اشعبًا من وادی حراض یقال لہ سقام یضاھون بہ حرم الکعبۃ.....وکان لھا منحر ینحرون فیہ ھدایاھا یقال لہٗ الغبغب.....

...فکانوا یقسمون لحوم ھدایام فیمن حضرھا وکان عندھا۔ (کتاب الاصنام ص18)

ترجمہ: اس (ظالم بن اسعد) نے وہاں ایک کمرہ تعمیر کیا مشرکین کو اس کمرہ سے آوازیں سنائی دیتی تھیں اور یہ بت باقی بتوں کی بانسبت بہت بڑا تھا۔ قریش اس کی زیارت کے لیے آتے، اور قربانی کے جانور لے آتے وہاں ذبح کر کے اس کا تقرب حاصل کرتے، قریش نے وادی حراض کے ایک حصہ کو جسے سقام کہا جاتا تھا احاطہ دے رکھا تھا حرم کعبہ کے ساتھ مشابہت پیدا کرنے کی غرض سے۔ وہاں ایک ذبح خانہ مقرر کر رکھا تھا، وہاں اس کی منتوں کے جانور ذبح کرتے اور

حاضرین میں گوشت تقسیم کرتے:۔

فہم سلف: حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:۔

وقال النسائی اخبرنا علی بن المنذر اخبرنا ابن فضیل حدثنا الولید بن جمیع عن ابی الطفیل قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم مکۃ بعث خالد بن الولید علیٰ نخلۃ وکانت بھا العزیٰ فاتاھا خالد وکانت علیٰ ثلاث سمرات فقطع السمرات وھدم

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

البیت الذی کان علیها ثم اتی النبی ﷺ فاخبره فقال "ارجع فانک لم تصنع شیئًا" فرجع خالد فلما ابصرته السدنة وهم حجبتها امعنوا فی الحیل وهم یقولون یاعزیٰ یاعزیٰ فاتاها خالد فاذا امرأة عریانة ناشرة شعرها تحفن التراب علیٰ رأسها فغمسها بالسیف حتیٰ قتلها ثم رجع الیٰ رسول الله ﷺ فاخبرهٗ فقال "تلک العزیٰ" (ابن کثیر ص 254 ج 4)

ترجمہ: نسائی نے ابو الطفیلؓ سے روایت کیا ہے کہ جب فتح مکہ فرمایا تو خالد بن الولیدؓ کو مقام نخلہ کی طرف روانہ فرمایا، اور عزیٰ وہاں پر تھی، حضرت خالد بن الولید وہاں تشریف لے گئے، عزیٰ کیکر کے تین درختوں پر تھی حضرت خالد بن الولید نے درخت کاٹ دیئے اور قبہ گرا دیا اور واپس آکر حضور ﷺ کو اطلاع دی آپ نے فرمایا" واپس جاؤ، تو نے کچھ نہیں کیا" حضرت خالد بن ولید واپس آئے تو مجاوروں نے حیلے بہانے شروع کر دیئے، اور یا عزیٰ یا عزیٰ کے نعرے بلند کرنے لگے، حضرت خالد بن ولیدؓ جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک ننگی عورت ہے جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور اپنے سر پر مٹی ڈال رہی ہے آپ نے تلوار کے ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا اور واپس آکر رسول اللہ ﷺ کو خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا یہی عزیٰ تھی۔

حقیقت منات

یہ بھی ایک انسان کا نام تھا بعض روایات کی بنا پر جنیہ اور پری تھی اس کی مورتی پر بھی ایک روضہ بنایا گیا تھا، اور باقاعدہ اس کا مجاور مقرر تھا، لوگ اس کا حج و عرس کرتے اور وہاں اس کی منت کے جانور ذبح کئے جاتے اور وہاں تبرکاً بارش مانگی جاتی تھی۔

تائید: علامہ سیوطی لکھتا ہے :۔

وفیه من اسماء الاصنام التی کانت اسماء لاناس ولات والعزیٰ ومناة وهی اصنام قریش (اتقان ص 142 ج 2)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: قرآن پاک میں ایسے بتوں کے نام بھی ہیں جو آدمیوں کے نام تھے لات اور عزیٰ اور منات اور یہ قریش کے بت تھے۔

فہم سلف: قالت عائشة نزلت فی الانصار کانواهم وغسان قبل ان یسلموایهلون بمناة (بخاری ص 21 ج 2)

ترجمہ: سیدہ کائنات طاہرہ عفیفہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ انصار اور غسان اسلام قبول کرنے سے پہلے منات کے لیے احرام باندھتے تھے۔

فہم سلف: علامہ عینیؒ لکھتے ہیں:۔

ای من کان یحج لهذا الصنم کان لایسعی بین الصفا والمروة تعظیما لصنمهم حیث لم یکن فی السعی وکان فیه صنمان اساف ونائلة فانزل الله تعالیٰ ردا علیهم بقوله ان الصفا المروة من شعائر الله۔ (عمدۃ القاری ص 202 ج 19)

ترجمہ: یعنی جو شخص اس بت کا حج کرتا وہ صفا اور مروہ کے درمیان نہ دوڑتا، اپنے اس بت کی تعظیم کے لیے اس لیے کہ سعی کی جگہ میں وہ بت نہیں تھا

، بلکہ اس میں اساف اور نائلہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کے لیے اپنا یہ فرمان نازل فرمایا ،صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی یادگار سے ہے۔

فہم سلف: قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں:

کانهم یستمطرون الانواء عندها تبرکا بها (مظہری ص 116 ج 9)

ترجمہ: وہ اس کے پاس بطورِ تبرک ستاروں سے بارش مانگتے تھے۔

فہم سلف: نیز لکھتے ہیں:

فانهم کانوا یذبحون عندها القرابین۔ (مظہری ص 116 ج 9)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: وہ مشرکین اس کے پاس اس کی نذر و نیاز کے جانوروں کو ذبح کرتے تھے۔

فہم سلف: نیز لکھتے ہیں:

ذکر محمد بن یوسف الصالحی فی سبیل الرشاد انه بعث رسول اللہ ﷺ حین فتح مکة سعد بن زید الاشهیلی الی مناة وهو بالمشلل وهو اجبل الذی یهبط منه الی قدید لست بقین من رمضان فی فتح مکة وکانت مناة للاوس والخزرج وغسان فخرج سعد فی عشرین فارسا حتیٰ انتهیٰ الیها وعلیها سادن فقال السادن ماتریدون قال هدم مناة قال وانت ذاک فاقبل سعد یمشی الیها فخرج امرأة عریانة سوداء ثائرة الرأس تدعوا بالویل وتضرب صدرها فقال السادن مناة دونک بعض غضبانک ویضربها سعد بن زید الاشهیلی فقتلها ویقبل الی الصنم معه اصحابه فهدموه۔ (تفسیر مظہری ص 116 ج 9)

ترجمہ: محمد بن یوسف الصالحی نے سبیل الرشاد میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ فتح فرمایا تو حضرت سعد بن زید اشہلی کو مناۃ کی طرف روانہ فرمایا جب رمضان سے چھ راتیں باقی رہتی تھیں اور وہ مناۃ مشلل پہاڑ میں ہے جس سے قدید کی طرف اترا جاتا ہے۔ پس حضرت سعدؓ بیس سواروں میں نکلے تا آنکہ اس کے پاس پہنچے اور اس پر ایک مجاور مقرر تھا، اس مجاور نے کہا کیا ارادہ رکھتے ہو۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا مناۃ کو درہم برہم کرنے کا۔ مجاور نے کہا تم اور یہ (یعنی تیری کیا طاقت ہے) پس حضرت سعد اس کی جانب چل دیئے اچانک ایک عورت نکلتی ہے ننگی کالی پراگندہ بالوں والی واویلا کرتی ہوئی اور سینہ پیٹتی ہوئی۔ تو مجاور نے کہا ای مناۃ کچھ تو اپنا غصہ نکالو اور حضرت سعدؓ نے اس کو تلوار مار کر قتل کر ڈالا اور اپنے ساتھیوں سمیت صنم کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو بھی درہم برہم کر دیا۔

تائید: غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتا ہے:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لات، عزیٰ اور منات کی تحقیق

علامہ محمود بن عمر زمخشری خوارزمی متوفی ۵۳۸ھ ان اسماء کی لفظی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لات، عزیٰ اور منات اس کے بتوں کے نام ہیں اور یہ مؤنث ہیں، پس لات قبیلہ ثقیف کی دیوی کا بت ہے، اس کی طائف میں پرستش کی جاتی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ اس کی نخلہ (مکہ اور مدینے کے درمیان ایک مقام) میں پرستش کی جاتی تھی اور لات کا لفظ "لوی" سے بنا ہے، لات کا لفظ اصل میں "لویۃ" تھا، واو متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے بدل دیا اور یا خلاف قیاس گر گئی تو یہ لات ہو گیا، "لوی" کا معنی ہے: کسی کی پرستش کرنا اور اس پر آسن جما کر بیٹھنا، یا کسی چیز کے گرد طواف کرنا، وہ اس دیوی کے بت کے پرستش کرتے تھے، اس کے پاس دھرنا مار کر بیٹھتے تھے، اس لفظ کو لام کی تشدید کے ساتھ "اللات" بھی پڑھا گیا ہے اور ان کا زعم یہ تھا کہ "اللات" ایک شخص کا نام تھا جو ستو میں گھی ملا کر حجاج کو پلاتا تھا، جب وہ مر گیا تو انہوں نے اس کی قبر کی پرستش کرنی شروع کر دی، پھر اس کا بت بنا لیا اور اس کی پرستش شروع کر دی۔

اور عزیٰ اعز کی تانیث ہے، یہ ببول کا درخت تھا، مقام نخلہ میں قبیلہ غطفان کے لوگ اس کی پرستش کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ طائف کے درمیان مقام نخلہ میں ببول کے تین درخت تھے ان پر گنبد بنا ہوا تھا، اور چادریں چڑھی ہوئی تھیں، ان میں ایک ضبہ ہوئی تھی۔ عکرمہ نے حضرت ابن عباس (رض) سے روایت کیا ہے کہ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت خالد بن ولید کو اسے مسمار کرنے کے لیے بھیجا، حضرت خالد نے یہ درخت کاٹ ڈالے اور گنبد مسمار کر دیا اور واپس آ کر آپ کو اس کی اطلاع دی، آپ نے فرمایا: تم نے کچھ نہیں کیا، دوبارہ جاؤ، حضرت خالد جب دوبارہ گئے تو وہاں کے محافظوں اور خادموں نے بہت شور و غل کیا اور "یا عزی یا عزی" کہہ کر اس کے نام کی دہائی دی، حضرت خالد نے دیکھا وہاں ایک برہنہ عورت ہے جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وہ اپنے سر پر مٹی ڈال رہی ہے، آپ نے تلوار مار کر اس کا کام تمام کر دیا، آپ نے فرمایا: یہی عزیٰ تھی، اب اس کی کبھی پرستش نہیں ہو گی۔

(الطبقات الکبریٰ ج ۲ ص ۱۱۱۔ ۱۱۰، السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۱۱۵۴۷، مسند ابو یعلیٰ رقم الحدیث: ۹۰۲، دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۵ ص ۷۷)

اور منات ایک بت تھا، یہ مشلل کی طرف سمندر کے کنارے قدید میں تھا، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کو مسمار کرنے کے لیے حضرت ابو سفیان (رض) کو بھیجا تھا جنہوں نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا، قبیلہ ہذیل اور خزاعہ اس کی پرستش کرتے تھے، اس کو منات اس لیے کہتے ہیں کہ منیٰ قربانی کرتا ہے اور مشرکین اس کے استھان پر اس کا تقرب حاصل کرنے کے لیے جانوروں کی قربانی کرتے تھے اور اس سے بارش طلب کرتے تھے اور لات کو مسمار کرنے کے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت مغیرہ بن (رض) کو اور حضرت ابو سفیان صخر بن حرب (رض) کو بھیجا تھا۔ (الکشاف ملخصاً و موضحاً و مخرجاً ج ۴ ص ۴۲۴، تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۲۸۰۔ ۲۷۸، ملخصاً)

بت پرستوں کی ظالمانہ تقسیم

النجم: ۲۲۔ ۲۱ میں فرمایا: کیا تمہارے لیے بیٹے ہیں اور اللہ کے لیے بیٹیاں ہیں۔ پھر تو یہ بڑی ظالمانہ تقسیم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے لات، العزیٰ اور منات کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ وہ چیزیں ہیں جن کو تم نے دیکھ لیا ہے اور پہچان لیا ہے، تم ان کو اللہ سبحانہ کا شریک کہتے ہو، حالانکہ تم نے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلالت کے متعلق سن لیا اور جان لیا ہے کہ فرشتے اس قدر بلند مخلوق ہونے کے باوجود سدرہ تک آکر رک جاتے ہیں اور اس سے آگے ان کی رسائی نہیں ہے، پھر گویا کہ فرشتوں نے یہ کہا کہ بے شک کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مماثل یا اسکے قریب نہیں ہے، لیکن ہم نے ان چیزوں کو فرشتوں کی صورت پر بنایا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، اس لیے ہم نے ان کے بت عورتوں کی صورت پر بنائے ہیں اور عورتوں کے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ناموں کی طرح ان کے نام رکھے ہیں یعنی لات، منات اور عزیٰ تب اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نے اللہ سبحانہٗ کے لیے بیٹیاں قرار دی ہیں، حالانکہ تم خود بھی جانتے ہو کہ بیٹیاں ناقص ہوتی ہیں اور بیٹے کامل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کامل عظمت والا ہے تو تم نے اس کی طرف ناقص کو کیسے منسوب کیا ہے اور تم انتہائی حقیر اور ذلیل ہو کیونکہ تم پتھروں اور درختوں کی پرستش کرتے ہو جو کہ بجائے خود حقیر اور ذلیل ہیں، اس کے باوجود تم نے اپنے لیے بیٹے مانے، پس انتہائی کامل کی طرف ناقص کو منسوب کرنا اور انتہائی ناقص کی طرف کامل کو منسوب کرنا کتنا بڑا ظلم ہے۔

مشرکین کے ظن کا باطل ہونا اور مجتہدین کا صحیح ہونا

النجم: ۲۳ میں فرمایا: یہ صرف وہ نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں، اللہ نے ان پر کوئی دلیل نازل نہیں کی، یہ مشرکین صرف اپنے گمان کی پیروی کرتے ہیں اور اپنی نفسانی خواہشوں کی اور بے شک ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ضرور ہدایت آچکی ہے۔ (تبیان القرآن تفسیر سورۃ النجم)

حقیقت اِساف نائلہ

اساف: یہ بھی ایک مرد تھا۔ جس کے باپ کا نام بقاء بن عمرو تھا۔

نائلہ: یہ ایک عورت تھی جس کے باپ کا نام ذیب یا سہل تھا، جب انہوں نے کعبۃ اللہ میں زنا کا پکا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو اس گندے ارادہ کے پورا کرنے سے پہلے ہی مسخ کر دیا۔ تو ان کو بیت اللہ کے سامنے رکھا گیا محض عبرت کے لیے بعد میں اہل جاہلیت نے ان کو بزرگوں مان کر ان کی عبادت شروع کر دی حتیٰ کہ صفا اور مروہ کی سعی بھی ان کی تعظیم کے لیے ہوتی تھی۔

فہم سلف: علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

وسبب النزول ما صح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان علی الصفا صنم علی صورۃ رجل یقال لہ اساف.....وعلی المروۃ صنم

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

علیٰ صورۃ امرأۃ تدعیٰ نائلہ۔(روح المعانی ص25،ج2)

ترجمہ: اس آیت کا سبب نزول جو ابن عباسؓ سے صحیح سند سے منقول ہے کہ صفا پر ایک بت آدمی کی شکل کا تھا جس کو اِساف کہا جاتا تھا۔ اور مروہ پر ایک بت تھا عورت کی شکل میں جس کو نائلہ کہا جاتا تھا۔

فہم سلف: علامہ نوویؒ لکھتے ہیں:

وانما کان فیما یقال رجلاً وامرأۃ فالرجل اسمہ اساف بن بقاء ویقال ابن بقاء ویقال ابن عمرو والمرأۃ اسمہا نائلہ بنت ذئب ویقال بنت سہل۔(نووی ص414،ج1)

ترجمہ: اِساف اور نائلہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت تھے۔ مرد کا نام اساف بن بقاء یا ابن عمرو تھا اور عورت کا نام نائلہ بنت ذئب تھا اور کہا جاتا ہے بنت سہل۔

فہم سلف: حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

ذکر محمد بن اسحاق فی کتاب السیرۃ ان اسافاً ونائلہ کانا بشرین فزنیا داخل الکعبۃ فمسخا حجرین فنصبتہما قریش تجاہ الکعبۃ لیعتبر بہما الناس فلما طال عہدہما عبد ثم حولا الی الصفا والمروۃ فنصبا ہنالک فکان من طاف بالصفا والمروۃ یستلمہما۔(ابن کثیر ص199،ج1)

ترجمہ: محمد بن اسحاق نے کتاب السیرۃ میں ذکر کیا ہے کہ اساف اور نائلہ دونوں آدمی تھے۔ لیکن انہوں نے کعبہ کے اندر بدکاری کی تو پتھر کی صورت مسخ کر دیئے گئے۔ قریش نے ان کو کعبہ کے ساتھ نصب کر دیا۔ تاکہ لوگ ان سے عبرت حاصل کریں۔ جب طویل زمانہ گزر گیا تو وہ معبود بنا دیئے گئے۔ پھر ان کو صفا اور مروہ پر منتقل کر کے وہاں ان کو نصب کر دیا گیا اور جو بھی صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتا اس کو ہاتھ لگاتا۔

فہم سلف: علامہ بغویؒ لکھتے ہیں:

وکان اہل الجاہلیۃ یطوفون بین الصفا والمروۃ تعظیماً للصنمین ویتمسحون

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بھما۔(معالم التنزیل ص 111، ج 1)

ترجمہ دورِ جاہلیت کے لوگ صفا اور مروہ کے درمیان ان ہی دو بتوں کی تعظیم کے لیے دوڑتے تھے۔ اور ان دونوں کو ہاتھ لگاتے تھے۔

حقیقت ہُبل

یہ حضرت ہابیل شہید کے نام کا بت تھا۔

فہم سلف: محدث کاشمیری لکھتے ہیں:

وھو اسم صنم اتیٰ بہ عمرو بن لحی وقیل انہ کان عندھم صنم اتخذوہ علی اسم ھابیل المقتول۔(فیض الباری ص 96، ج 4)

ترجمہ: ہابیل ایک بت کا نام ہے۔ جس کو عمرو بن لحی باہر سے لے آیا اور کہا گیا ہے کہ پہلے سے ان کے پاس تھا۔ جس کو انہوں نے ہابیل شہید کے نام پر بنایا تھا۔

فہم سلف: اعظمھم عندھم ھبل علی صورۃ الانسان مکسورۃ الید الیمنیٰ۔

(اغاثۃ اللھفان ص 215، ج 1)

ترجمہ: ان کے نزدیک سب سے بڑا بت ہبل تھا، جو انسان کی شکل پر تھا۔ اور اس کا دایاں ہاتھ ٹوٹا ہوا تھا۔

حقیقت ودّ، سُواع، یغوث، یعوق، نسر

یہ پانچوں حضرات بھی اپنے زمانہ کے حقیقی بزرگ اور سچے ولی اللہ تھے ہر ایک کے ساتھ بہت سی خلق خدا کے مریدانہ تعلقات وابستہ تھے۔ جب یہ حضرات مر گئے تو پہلے ان کی قبروں پر جا کر ان سے مرادیں مانگی گئیں بعد میں ان کی مورتیاں تیار کر کے ان کی عبادتیں کی گئیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہد

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ○

ترجمہ: اپنے معبودوں کو ہر گز نہ چھوڑو اور نہ ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو چھوڑو۔

تائید: بریلوی محقق سعیدی لکھتا ہے:

ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر وغیرہا کی تاریخی حیثیت

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ اس آیت کی تفسیر میں اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں محمد بن قیس نے کہا: یہ بات (ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر) حضرت آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے نیک لوگ تھے اور ان کے پیروکار تھے جو ان کے اقتداء کرتے تھے، جب وہ نیک لوگ فوت ہو گئے تو ان کے پیروکاروں نے کہا: اگر ہم ان نیک لوگوں کے مجسمے بنالیں تو پھر ہم کو عبادت کرنے میں زیادہ ذوق اور شوق حاصل ہو گا، سو انہوں نے ان کے مجسمے بنالیے، اور جب یہ نسل بھی ختم ہو گئی اور دوسری نسل آئی تو ابلیس نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ تمہارے آباء واجداد ان مجسموں کی عبادت کرتے تھے اور ان ہی کی وجہ سے ان پر بارش برسائی جاتی تھی، سو بعد کے لوگوں نے ان کی عبادت کرنی شروع کر دی۔

(جامع البیان رقم الحدیث: ۲۷۱۵۴)

قتادہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ ود دومۃ الجندل میں بنو کلب کا بت تھا، اور سواع رباط میں ہذیل کا بت تھا، اور یغوث جرف میں مراد کے بنو غطیف کا بت تھا، یہ سب میں تھا، یعوق بلخ میں ہمدان کا بت تھا اور نسر ذی الکلاع کا بت تھا جو حمیر سے تھے، قتادہ نے کہا: یہ وہ بت تھے جن کی حضرت نوح (علیہ السلام) کی قوم عبادت کرتی تھی، پھر بعد میں اہل عرب نے ان کو اپنا معبود بنالیا (جامع البیان رقم الحدیث: ۲۷۱۵۶)

امام عبد الرحمان بن محمد ابن ابی حاتم متوفی ۳۲۷ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عروبن الزبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم (علیہ السلام) بیمار ہوئے اور ان کے گردان کے بیٹے تھے، ان میں ود، یغوث، سواع اور نسر تھے اور ودان کے سب سے بڑے بیٹے اور سب سے زیادہ نیک تھے۔ (تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث: ۱۸۹۹۶)

امام ابو جعفر نے ود کا ذکر کیا اور کہا: ود مسلمان شخص تھا اور بہت نیک تھا اور اپنی قوم میں بہت محبوب تھا، جب وہ فوت ہو گیا تو لوگ اس کی قبر پر ارض بابل میں گئے اور اس کی یاد میں رونے لگے، جب ابلیس نے ان کی آہ زاری کو دیکھا تو وہ ان کے پاس انسانی شکل میں آیا اور کہنے لگا: اس شخص کی یاد میں، میں تمہارے رنج و غم کو دیکھ رہا ہوں، تمہارا کیا خیال ہے میں اس شخص کی مثال کا ایک مجسمہ تمہارے لیے بنادوں، تم اس مجسمہ کو اپنی مجلس میں رکھ لینا، پھر تمہارا دل بہل جائے گا، انہوں نے کہا: ہاں! ٹھیک ہے، سو اس نے ود کی مثل کا ایک مجسمہ بنادیا اور انہوں نے اس کو اپنی مجلس میں رکھ لیا، اور وہ اس کو یاد کرتے رہتے تھے، جب ابلیس نے دیکھا کہ وہ اس کو بہت یاد کرتے ہیں تو اس نے ان لوگوں سے کہا: کیا خیال ہے میں تم میں سے ہر شخص کے گھر میں ود کی مثال کا ایک مجسمہ بنا کر رکھ دوں، ان لوگوں نے اس پیش کش کو قبول کر لیا، اور وہ ان مجسموں کو دیکھ کر ود کو یاد کرتے رہے، پھر ان کی نسل نے اپنے آباء و اجداد کو یہ کرتے ہوئے دیکھا اور وہ یہ بھول گئے کہ ان کے آباء واجداد صرف ان بتوں کو دیکھ کر ود کو یاد کرتے تھے، حتیٰ کہ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کو اپنا معبود بنالیا، پھر وہ نسل در نسل ان بتوں کی عبادت کرتے رہے، اور اللہ کو چھوڑ کر جس بت کی سب سے پہلے عبادت کی گئی وہ ود کا بت تھا۔ (تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث: ۱۸۹۹۷)

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمیر بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ لکھتے ہیں:

محمد بن قیس نے کہا ہے کہ یغوث، یعوق اور نسر، حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان عہد کے لوگ ہیں، یہ بہت نیک لوگ تھے اور ان کے بہت پیروکار تھے، جب یہ نیک لوگ فوت ہو گئے، تو ان کے پیروکاروں نے کہا: اگر ہم ان کی مثال کے مجسمے بنالیں تو ہماری عبادت میں زیادہ ذوق

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور شوق ہو گا، پھر انہوں نے ان کی مثال کے مجسمے بنا لیے، پھر جب ان کی نسل ختم ہو گئی اور ان کی دوسری نسل آئی تو ابلیس نے ان کے دماغوں میں یہ خیال ڈال دیا کہ تمہارے آباء واجداد ان بتوں کی عبادت کرتے تھے اور ان ہی کی وجہ سے بارش ہوتی تھی، سو انہوں نے ان کی عبادت کرنی شروع کر دی۔ اس کے بعد حافظ ابن کثیر نے حافظ ابن عساکر کی یہ روایت نقل کی ہے:

حافظ ابن عساکر نے حضرت شیث (علیہ السلام) کی سوانح میں یہ روایت ذکر کی ہے: حضرت ابن عباس (رض) نے فرمایا: حضرت آدم (علیہ السلام) کی چالیس اولاد ہوئی، بیس بیٹے اور بیس بیٹیاں، ان میں سے جو زندہ رہے وہ ھابیل اور قابیل تھے اور صالح اور عبد الرحمان، جن کا نام عبد الحارث رکھا تھا، اور وہ کو ہی شیث کہا جاتا تھا، اور ان کو ھبۃ اللہ بھی کہا جاتا تھا، اور ان کے بھائیوں نے ان کو سردار بنا دیا تھا اور ان کے بیٹوں کے نام سواع، یغوث، یعوق اور نسر تھے۔ (تاریخ دمشق الکبیر ج ۲۵ ص ۱۸۵، دار احیاء التراث العربی، بیروت) (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۴۷۰، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۹ھ)

امام رازی نے تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۶۵۷، علامہ قرطبی نے جز ۱۸ ص ۲۸۱ میں، علامہ بغوی نے معالم التنزیل ج ۵ ص ۱۵۷ میں، اور علامہ آلوسی نے روح المعانی جز ۲۹ ص ۱۳۳۔ ۱۳۲ میں ان روایات کو نقل کر کے ان پر اعتماد کیا ہے۔

علامہ سید محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں: یہ بھی حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ود کا بت مرد کی صورت کا تھا، سواع کا بت عورت کی صورت کا تھا، یغوث کا بت شیر کی صورت کا تھا، یعوق کا بت گھوڑے کی صورت پر تھا اور نسر کا بت گدھ کی صورت کا تھا، اور یہ حکایت ان تصریحات کے منافی ہے کہ یہ بت نیک انسانوں کی صورتوں پر بنائے گئے تھے اور یہ تصریحات ہی اصح ہیں۔ (روح المعانی جز ۲۹ ص ۱۳۳، دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۷ھ) واضح رہے کہ سید ابو الاعلیٰ مودودی متوفی ۱۳۹۹ھ نے اسی اصح روایت کو اختیار کیا ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۶ ص ۱۰۴، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۱۴۱۱ھ)

اس روایت کی تحقیق کہ کفار مکہ جن بتوں کی عبادت کرتے تھے، یہ وہی بت تھے جن کی کفار نوح

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عبادت کرتے تھے۔

حضرت نوح (علیہ السلام) کی قوم جن بتوں کی عبادت کرتی تھی ان کے متعلق امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی ہے: ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء نے حضرت ابن عباس (رض) سے روایت کیا کہ قوم نوح جن بتوں کی عبادت کرتی تھی وہ بت عرب میں اب بھی ہیں، رہا ود تو وہ دومۃ الجندل میں بنو کلب کا معبود ہے، رہا سواع، تو وہ ہذیل کا معبود ہے، رہا یغوث تو وہ مراد معبود ہے، پھر بنو غطیف کا جوف میں سبا کے پاس معبود ہے، رہا یعوق تو وہ ہمدان کا معبود ہے اور رہا نسر تو وہ حمیر کا ذی الکلاع کے لیے معبود ہے، یہ حضرت نوح (علیہ السلام) کی قوم کے نیک لوگوں کے اسماء ہیں، جب یہ نیک لوگ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن مجالس میں وہ بیٹھے ہیں، وہاں ان نیک لوگوں کے مجسمے بنا کر رکھ دیئے جائیں اور ان نیک لوگوں کے ناموں پر ان بتوں کے نام رکھ دیئے جائیں، پھر جب تک ان لوگوں کی نسل باقی رہی، ان بتوں کی عبادت نہیں کی گئی اور جب وہ لوگ فوت ہو گئے اور ان کا علم نہ رہا تو ان کی عبادت کی جانے لگی۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۹۲۰ X تبیان القرآن تفسیر سورۃ نوح)

تائید: پیر کرم شاہ بھیروی لکھتا ہے: ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر، نوح (علیہ السلام) کے عہد کے یہ پانچ بڑے دیوتا تھے۔ جن کی پرستش بڑی دھوم دھام سے کی جاتی تھی۔ حضرت نوح (علیہ السلام) نے صدیوں اپنی قوم کو سمجھایا کہ یہ بے جان بت کیونکر خدا بن سکتے ہیں، لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ اس کا تفصیلی ذکر آپ پہلے بھی کئی مقامات پر پڑھ چکے ہیں اور اس سورت میں بھی پڑھ رہے ہیں۔ یہاں یہ عرض کرنا ہے کہ ان بتوں کی حقیقت کیا تھی۔ عقل انسانی نے کیوں انہیں معبود یقین کر لیا۔ صنم پرستی کا رواج اہل تحقیق کے نزدیک دو طریقوں سے ہوا۔ پہلا طریقہ صابئین نے اختیار کیا۔ ان کا یہ اعتقاد تھا کہ اجرام سماوی (ستارے، چاند، سورج) بھی جاندار اور ذی روح ہیں ان کا تعلق اس عالم دنیا سے بھی ہے اور اسی تعلق کی بنا پر یہاں سارے تغیرات، ولادت، موت، صحت، بیماری، فتح،

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شکست، عزت، ذلت وغیرہا رو پذیر ہوتے ہیں۔ جب ان کے ذہن میں یہ عقیدہ راسخ ہو گیا تو وہ ان کی عبادت کی طرف راغب ہوئے۔ لیکن یہ اجرام ان کی رسائی سے بالا تھے، ان میں سے بیشتر ان کی آنکھوں سے اوجھل تھے، انہوں نے ان کے ناموں پر بت بنا کر سامنے رکھ لیے تاکہ ان کے ذکر و تصور کی وہاں تک رسائی ہو سکے، چنانچہ اس طرح بت معرض وجود میں اور پھر ان کی عبادت شروع ہو گئی۔ مذاہب باطلہ میں سے سب سے قدیم مذہب انہی صابئین کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ پانچ بت جن کی پرستش حضرت نوح (علیہ السلام) کے زمانے میں ہوتی تھی، بعض ستاروں کے نام ہوں اور ان کے ناموں پر یہ اصنام تراشے گئے ہوں۔ نسر تو دو ستاروں کا نام ہے۔ ایک کو نسر الواقع اور دوسرے کو النسر الطائر کہتے ہیں اشورین جو نوح (علیہ السلام) کے بعد آئے ان کے ایک معبود کا نام نسروخ یعنی نسر عظیم تھا۔ اس کا ایک ہیکل ان کے دارالحکومت نینوا میں بھی تھا جس کی وہ پوجا کیا کرتے تھے۔

اصنام پرستی کی دوسری وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ جب ان میں بعض ایسے لوگ پائے جاتے جو کہانت، شجاعت، قوت، علم یا اخلاق حسنہ میں عام لوگوں کی سطح سے بہت اونچے تھے تو عوام اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے کہ ان میں روح الٰہی نفوذ کیے ہوئے ہے، اس لیے ان سے یہ مافوق البشر اعمال صادر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے مرنے کے بعد ان کے مجسمے تراش لیتے اور ان کی عبادت کرنے لگتے۔

کتب تفسیر میں ایسی روایات بھی مذکور ہیں کہ حضرت آدم (علیہ السلام) کے پانچ بیٹے تھے۔ ود، سواع وغیرہ بہت پارسا اور عبادت گزار جب یہ انتقال کر گئے تو لوگوں پر ان کی جدائی بڑی شاق گزری۔ انہیں ان کی موت کا از حد صدمہ پہنچا، کیونکہ یہ لوگ انہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نیکی کی دعوت دیتے تھے، خود بھی سراپا نیکی و طہارت تھے۔ ان کے نورانی چہروں کو دیکھ کر اور ان کی صحبت میں بیٹھ کر انہیں خدا کی یاد آتی تھی، چنانچہ کسی کے مشورے (بعض نے لکھا ہے کہ مشورہ دینے والا ابلیس تھا اور انسانی شکل میں ان کے پاس آیا تھا) انہوں نے ان کی تصویریں بنا لیں تاکہ ان کی شبیہوں کو دیکھ کر دلوں کو سکون ملے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کا جذبہ کمزور نہ ہونے پائے کئی نسلیں تو اسی حالت پر گزریں لیکن جب کافی عرصہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

گزر گیا تو بعد میں آنے والی نسلوں نے رفتہ رفتہ اصلی مقصد کو بھلا دیا اور شیاطین، جن وانس کے اغوا کرنے پر انہیں اپنا معبود سمجھ لیا اور ان کی عبادت شروع کر دی۔ حضرت نوح (علیہ السلام) نے انہیں بہت سمجھایا لیکن وہ باز نہ آئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا غضب، طوفان کی صورت میں نمودار ہوا اور انہیں اور ان کے بتوں کو خس وخاشاک کی طرح بہالے گیا۔

اس طوفان سے صرف وہی لوگ بچے جو آپ کے سفینہ میں سوار تھے اور جو توحید پر کامل ایمان رکھتے تھے۔ جب پھر کافی عرصہ گزر گیا تو سابقہ گمراہیاں دوبارہ عود کرنے لگیں، حتی کہ بت پرستی کی رسم بد بھی شروع ہو گئی۔ بعد میں آنے والی نسلوں نے اپنے آباء واجداد سے یہ تو سن رکھا تھا کہ نوح (علیہ السلام) کی قوم کے پانچ بڑے دیوتا تھے جن کے یہ نام تھے۔ ان لوگوں نے اپنے جذبۂ مذاہب پرستی کی تسکین لیے نئے بت تراشے اور انہیں ان پہلے دیوتاؤں کے ناموں سے موسوم کر دیا۔

عرب میں سب سے پہلے بت پرستی کا آغاز کرنے والا عمرو بن لحی بن قمعہ تھا۔ یہ ان لوگوں سے متاثر ہوا۔ اس نے تین صد چالیس سال کی طویل عمر پائی۔ کعبہ کی تولیت پانچ سو سال تک اس کے اور اس کی اولاد کے پاس رہی اور اس نے بت پرستی کو رواج دینے میں اپنی پوری کوششیں صرف کر دیں۔ کعبۃ اللہ جس کو حضرت خلیل (علیہ السلام) نے اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کے لیے تعمیر کیا تھا، اسی بدبخت کے زمانے میں بت خانہ بنا۔ عرب کے مختلف قبائل کے ہاں جو بت تھے ان میں بھی جن بتوں کو بڑی شہرت اور ناموری حاصل تھی وہ پانچ بت بھی تھے جن کے نام ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر تھے۔

چنانچہ بنی کلب کے بت کا نام ود تھا جس کا مندر دومۃ الجندل میں تھا، قریش کا بھی ایک بت تھا جس کو وہ وُد کہا کرتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ وہی بنی کلب والا بت ہو اور یہ اس کا تلفظ ود، واؤ مضموم سے کرتے ہوں۔ ہو سکتا ہے یہ ان کا نیابت ہو اور اس کے مقابلہ کے لیے انہوں نے بنایا ہو۔

سواع: یہ بھی ایک بت کا نام تھا جو پہلے ہذیل کے پاس تھا اور ان سے منتقل ہو کر قبیلہ ہمدان کے پاس آیا۔ وہ رہاط کے مقام پر نصب تھا۔ لوگ دور دراز سے اس کا حج کرنے آتے۔ یغوث: بنی مراد کا بت تھا۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ان کے پاس سے پھر بنی عطیف کے پاس آیا۔ اس کا استھان ملک سبا میں تھا۔ یعوق بنی کنانہ کا بت تھا اور نسر، حمیر کے قبیلہ کی ایک شاخ آل ذی الکلاع کا معبود تھا۔ ان کے بارے میں یہ بھی تصریح ہے کہ ان سب کی شکلیں انسانی نہ تھیں بلکہ مختلف تھیں۔ ود کا بت قوی ہیکل مرد کی شکل کا تھا۔ سواع ایک عورت کا مجسمہ تھا۔ یغوث کی شکل شیر کی تھی۔ یعوق گھوڑے کا ہمشکل تھا اور نسر عقاب کی صورت پر تھا اور سب مختلف دھاتوں کے بنے ہوئے تھے۔

علم الاصنام، اصنام ہی کی طرح، خرافات کا پلندہ ہے۔ توہمات و تخیلات کا مجموعہ، جتنا اس کو سمجھنے کی کوشش کرو، اتنا ہی یہ الجھتا چلا جاتا ہے۔ قارئین کے ذوق تجسس کا پاس نہ ہوتا تو شاید یہ چند سطور بھی نہ لکھتا۔ (ضیاء القرآن تفسیر سورۂ نوح)

فہم سلف:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما ھلکوا اوحی الشیطان الیٰ قومھم ان انصبوا الیٰ مجالسھم التی کانوا یجلسون انصابًا وسمّوھا بأسمائھم ففعلوا فلم تعبد حتیٰ اذا ھلک اولئک وتنسخ العلم عبدت۔

(بخاری ص 732 ج 2)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں۔ جب وہ مر گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ ان کی ان مجلسوں میں جن میں وہ بیٹھتے تھے ان کے مجسمے نصب کر لو اور ان مجسموں کا نام ان بزرگوں والا رکھو، انہوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن ان کی عبادت نہ کی گئی تا آنکہ یہ لوگ مر گئے۔ اور علم دین گم ہو گیا۔ پھر ان کی عبادت کی گئی۔

فہم سلف: حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

وکذا روی عن عکرمۃ والضحاک وقتادۃ وابن اسحاق نحو ھٰذا۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(ابن کثیر ص246، ج4)

ترجمہ: اور یہی مضمون روایت کیا گیا ہے کہ، حضرت عکرمہؓ، حضرت ضحاک، قتادہ اور ابن عباس سے۔

فہم سلف: حافظ ابن کثیر مزید لکھتے ہیں:

عن محمد بن قیس "وَيَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا" قال كانوا قومًا صالحين بين آدم ونوح وكان لهم اتباع يقتدون بهم فلما ماتوا قال اصحابهم الذين كانوا يقتدون بهم لو صورناهم كان اشوق لنا الى العبادة اذا ذكرناهم فصوروهم فلما ماتوا وجاء اٰخرون دب اليهم ابليس فقال انما كانوا يعبدونهم وبهم يسقون المطر نعبدوهم۔ (ابن کثیر ص426، ج4)

ترجمہ: محمد بن قیس، یغوث، یعوق، نسر کی تعیین میں فرماتے ہیں کہ نوح علیہ السلام اور آدم علیہ السلام کے درمیان یہ نیک لوگ تھے اور ان سب کے متبعین (مریدین شاگرد) تھے، جو ان کی اقتداء کرتے تھے، جب یہ بزرگ مر گئے تو ان کے متبعین جو ان کی اقتداء کرتے تھے انہوں نے کہا اگر ہم ان کی تصویریں بنالیں تو یہ بات ہمیں عبادت الٰہی کی طرف زیادہ شوق پیدا کرنے والی ہوگی، جب ہم ان کو یاد کریں گے۔ آخر انہوں نے ان کی تصویریں بنالیں۔ پس جب یہ لوگ مر گئے اور دوسرے لوگ آگئے تو ابلیس ان کے پاس آپہنچا اور کہنے لگا وہ (تمہارے بڑے) تو ان کی عبادت کرتے تھے۔ اور ان کی وجہ سے ان پر بارش ہوتی تھی۔ تو انہوں نے بھی ان کی عبادت شروع کر دی۔

فہم سلف: حافظ ابن القیمؒ لکھتے ہیں:

قال غير واحد من السلف كان هٰؤلاء قومًا صالحين فى قوم نوح فلما ماتوا عكفوا على قبورهم ثم صوروا تماثيلهم ثم طال عليهم الامد فعبدوهم۔

(اغاثۃ اللھفان ص104)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: سلف میں سے ایک نہیں بلکہ کئی بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یہ نیک لوگ نوح علیہ السلام کی قوم کے تھے جب یہ مر گئے تو لوگ پہلے پہل ان کی قبروں پر جم کر بیٹھ گئے (مراد یں مانگنے کیلئے) اس کے بعد ان کی مورتیاں تیار کی گئیں۔ پھر جب عرصہ دراز گزر گیا تو ان کی عبادت شروع کر دی۔

فہم سلف: شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:۔

نیز بایہ است کہ برچہ اسامی پسران حضرت ادریس اند کہ ہمہ مردماں وآدمیاں بودند۔

(تفسیر عزیزی ص 131 ج 2)

ترجمہ: نیز جاننا چاہیے کہ یہ پانچ ہم حضرت ادریس علیہ السلام کے بیٹوں کے ہیں۔ جو کہ سب جوان اور آدمی تھے۔

تائید: علامہ سیوطیؒ لکھتے ہے:

وفیہ من اسماء الاصنام التی کانت اسماء لاناس ودوسواع ویغوث ویعوق ونسر وھی اصنام قوم نوح واخرج ابن ابی حاتم عن عروۃ انھم اولاد آدم لصلبہ (اتقان ص 142، ج 2)

ترجمہ: قرآن پاک میں ایسے بتوں کے نام ہیں جو آدمیوں کے نام ہیں جیسے ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر یہ نوح علیہ السلام کی قوم کے بت ہیں اور ابن ابی حاتم نے حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی صلبی اولاد ہیں۔

حقیقت بعل

یہ ایک عورت تھی جو زندگی میں لوگوں کی مشرکانہ اور گمراہانہ تعلیم دیتی تھی اور لوگ اس کے معتقد ہونے کی وجہ سے اس کے غلط فتووں پر عمل کرتے تھے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہد:

وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ○ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ○ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ○

ترجمہ: اور بے شک الیاس رسولوں میں سے تھا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ڈرتے نہیں، کیا تم بعل کو پکارتے ہو، اور سب سے بہتر بنانے والے کو چھوڑ دیتے ہو۔

فہم سلف نمبر: علامہ اُندلسیؒ لکھتے ہیں:

وقالت فرقة ان بعلاً اسم امرأة اتتهم بضلالة فاتبعوها وقرئ أتدعون بعلاء بالمد على وزن حمزاء ويؤنس هذه القرأة من قال انه اسم امرأة۔

(البحر المحیط ص 373 ج 7)

ترجمہ: ایک جماعت علماً کا کہنا ہے کہ بعل ایک عورت کا نام ہے، جو ان کے پاس گمراہی لے کر آئی اور قوم نے اتباع کر لیا اور لفظ بعل کو بعلاً کے ساتھ حمراء کے وزن پر بھی پڑھا گیا ہے اور یہ قرأت مؤید بنتی ہے اس شخص کے قول کو جو کہتا ہے کہ یہ عورت کا نام ہے۔

فہم سلف نمبر: علامہ حقانیؒ فرماتے ہیں:۔

یہ بائیس ہاتھ کا بت سونے کا یا کسی عمدہ دھات کا تھا۔ چار سو پچاس پجاری تھے۔ جو نبی کہلاتے تھے لوگوں کو غیب کی خبریں دیا کرتے تھے خلقت ان سے مدد مانگنے آتی تھی نذریں چڑھاتی تھی ایک بڑی پر تکلف درگاہ بنا رکھی تھی اور اس کی تعظیم ادب کے قاعدے مقرر کر رکھے تھے یہ بدبخت مجاور نئی نئی اس کی کرامات و حکایات لوگوں کو سناتے تھے کہ فلاں کی یہ مراد بعل نے دی۔ فلاں نے نذرانہ ادا نہ کیا تھا اس کو یوں برباد کیا سجدہ کیا کرتے تھے اس کے آگے قربانی ہوتی تھی باجے بجا کرتے تھے ایک عجیب ٹھاٹھ بنا رکھا تھا جو حضرت الیاس (علیہ السلام) کے ہاتھ سے مدھم ہو گیا۔ (تفسیر حقانی ص 175 ج 6)

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہم سلف نمبر: علامہ اُندلسیؒ لکھتے ہیں۔

قیل وکان من ذهب طوله عشرون ذراعاً وله اربعة اوجه فتنوا به وعظموه حتیٰ اخدموه اربعمائة سادن وجعلوهم انبیاء وکان الشیطان یدخل فی جوف بعل ویتکلم بشریعة الضلالة والسدنة یحفظونها ویعلمونها الناس۔ (البحر المحیط ص373 ج7)

ترجمہ: یہ بیس ہاتھ کا لمبا بت سونے کا بنا تھا اس کے چار منہ تھے۔ لوگ اس کی وجہ سے گمراہ ہوئے اور اس کی بے حد تعظیم کی حتیٰ کہ چار سو مجاور اس کی خدمت پر مامور ہوئے۔ اور ان کو نبی مانتے تھے۔ اور شیطان اس بت بعل کے پیٹ میں داخل ہو کر گمراہانہ مذہب کی باتیں کرتا اور مجاور اس گمراہانہ شریعت کو یاد کرتے اور لوگوں کو سکھلاتے۔

فہم سلف نمبر: علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

قال ابن اسحاق اخبرنی بعض اهل العلم انهم کانوا یعبدون امرأة اسمها بعل۔ (ابن کثیر ص20، ج4)

ترجمہ: ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مجھے بعض اہل علم نے خبر دی کہ وہ قوم ایک عورت کی عبادت کرتی تھی جس کا نام بعل تھا۔

ختام التحریر بیان النصیر

پیر شاہ نصیر الدین نصیر گولڑوی حفید پیر مہر علی شاہ گولڑوی لکھتا ہے:

حضرت پیرانِ پیر خود ساری زندگی اللہ جل شانہٗ کو غوث کہہ کر پکارتے رہے۔ کیونکہ وہ مرتبہ توحید کو جانتے ہوئے اُس کیفیت سے سرشار تھے کہ جہاں اُس ذاتِ بے ہمتا کی کوئی بھی صفت کسی مخلوق کے حوالے نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ وظائفِ چشتیہ میں ایک مقام پر تو آپ اللہ تعالیٰ کو یاغیاث المستغیثین اغثنا کہہ کر فریاد کرتے ہیں۔ (دیکھئے مجموعہ وظائف چشتیہ ص35، مطبوعہ گولڑہ شریف) اور کہیں یوں اللہ کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہیں۔ ربّاہُ ربّاہُ غوثاہُ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(مجموعہ وظائف چشتیہ ص 24 مطبوعہ گولڑہ شریف سن طباعت 1996ء)

مقامِ غور ہے کہ جو شخصیت پوری زندگی اللہ کو یا غوث کہہ کر پکارتی رہی آج ہم لفظِ غوث کو اُسی شخصیت کے لیے مختص سمجھتے ہیں۔ از راہِ انصاف خود فیصلہ کیجئے کہ اگر ہم پیرانِ پیرؒ یا غوثِ کہہ کر پکاریں گے تو وہ خوش ہوں گے یا اُس ذات کو یا غوث کہہ کر پکارنے میں خوش ہوں گے، کہ جس کو خود پیرانِ پیرؒ پوری زندگی یا غوث کہہ کر یاد کرتے رہے اور اُسی کی بارگاہ میں اپنی سب فریادیں پیش کرتے رہے۔

پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی حفید پیر مہر علی شاہ گولڑوی لکھتا ہے:۔

بحث کی منزلِ تکمیل

ہم نے اپنے اس مختصر مقالہ میں معترضین کے مشہور اعتراضات کا جواب مختصر، مگر جامع انداز میں پیش کر دیا ہے، اب سابقہ اوراق میں محررہ ایک اعتراض کے جواب کا اعادہ کرتے ہوئے اِسے منزلِ تکمیل سے ہمکنار کرتے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

جو لوگ کہتے ہیں قرآن مجید میں جہاں غیر اللہ کو پکارنے اور ان سے مدد مانگنے سے منع کیا گیا ہے ان غیر اللہ سے مراد انسان نہیں، بلکہ اصنام ہیں اور اصنام کے متعلق آیات کو انسانوں پر منطبق کرنا قرآنی تحریف ہے، ایسے لوگ دراصل ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ہاں وفات یافتہ حضرات سے مدد مانگنے کا جو طریقہ رائج ہے اور اِس سلسلہ میں مسلمانوں کے ذہنوں میں جو عقائد صدیوں سے نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتے چلے آرہے ہیں۔ وہ کہیں زائل نہ ہو جائیں، کیونکہ اگر یہ عقائد لوگوں کے ذہنوں سے صاف ہو گئے تو وہ براہِ راست اللہ سے سوال کریں گے اور اگر وہ اِسی طرح اللہ سے براہِ راست مانگنے لگ گئے تو پھر خانقاہی نظام سارے کا سارا تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔ پھر مشائخ درگاہ اور خانقاہوں کو سجا کر بیٹھنے والے اِن سجادہ نشینوں کو کون پوچھے گا؟ اور علماء و مشائخ کے ذریعہ آمدن کا کیا بنے گا؟ لہٰذا خانقاہوں سے تعلق رکھنے والے اکثر علماء و خطباء، وفات یافتہ اہلِ مزارات کی نسبت اُن کے زندہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مجاورین کا قرب پانے اور ان سے انعام حاصل کرنے کی لالچ میں ایسی دوراز کار تاویلات بیان کرنے میں چھاتی کا پورا زور صرف کرتے ہوئے سادہ لوح زائرین کو سابقہ عقائد پر استوار رہنے کی آئے دن تلقین کرتے سنائی دیتے ہیں، جس کے صلے میں بعض اوقات تو انہیں کچھ دے دیا جاتا ہے اور اکثر قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا کے معنی کی طرف توجہ دلا کر اپنی سجادگی کے مصلحت آمیز طویل سکوت کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ مگر ایسے صلہ کا کیا فائدہ جس کی بنا پر انسان کا عالم آخرت تباہ ہو کر رہ جائے اور ساری زندگی ایسی بے نتیجہ غلامی میں صرف ہو جائے۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن وسنت کی روشنی میں ان تصورات کا کیا جواب ہے اور یہ کہ غیر اللہ کی تعریف کیا ہے؟

غیر اللہ کی تعریف

قرآن میں "غَيْرُ اللّٰه" کئی مقامات پر استعمال ہوا ہے، مثلاً قُلْ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ۔ ترجمہ آپ فرمادیں کہ کیا میں اللہ کے علاوہ کسی اور رب کو چاہوں، حالانکہ اللہ ہی ہر شئے کا رب ہے۔ یہاں غیر بمعنیٰ "علاوہ" ہے۔ اسی طرح قرآن میں جہاں بھی من دون اللّٰہ کے الفاظ آئے ہیں، وہاں بھی دون کے معنیٰ علاوہ کے ہیں۔ گویا غیر اور دون کے ایک ہی معنی ہوئے۔ رہی یہ بات کہ قرآن مجید نے صرف اصنام پرستی سے روکا ہے اور زیادہ تر آیات اصنام ہی کے بارے وارد ہوئی ہیں، لہٰذا ان کو انسانوں پر منطبق کرنا مفہوم قرآنی کی تحریف ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ غیر اللہ اور من دون اللہ کے معنیٰ اللہ کے علاوہ کے ہیں۔ جو لوگ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں دراصل وہ محض سطحی انداز میں تبصرہ کر دینے کے عادی ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دورِ مقدس میں مشرکین مکہ انسانوں کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ بلکہ بتوں کے پرستار تھے۔ اگر یہ لوگ کسی زندہ یا مردہ انسان کے ساتھ بھی وہی سلوک کرتے جو اصنام سے کرتے تھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اس کی بھی تردید فرما دیتا، جیسا کہ حضرت عزیر و عیسیٰ سلام اللہ علیہما کے سلسلہ میں وضاحت فرماتے ہوئے فرمایا:۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ۔ ترجمہ:۔ اور یہودی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ پھر ان کے اس عقیدے کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ۔ ترجمہ یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں۔ پھر ایسے بدعقیدہ لوگوں کو ان بددعائیہ کلمات سے یاد کیا۔ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ۔

ترجمہ: اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔

آپ نے دیکھا چوں کہ یہود و نصاریٰ عزیر و عیسیٰ سلام اللہ علیہما کو اللہ کا بیٹا سمجھتے تھے اللہ نے ان کے اس قول کو مبنی بر کفر قرار دیتے ہوئے ردّ فرمادیا اور پھر اس کے بعد ان کے کفریہ اور مشرکانہ عقیدہ کی مزید وضاحت اِن الفاظ میں فرمائی اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ۔ کہ انہوں نے اپنے علماء و مشائخ کو اللہ کے علاوہ اپنا رب ٹھہرالیا تھا اور عیسیٰ کے بارے ان کا یہی عقیدہ تھا۔

مقام غور ہے کہ امت کے علماء و مشائخ اور اس امت کے نبی کے مقام میں کتنا فرق ہے۔ کہاں ایک نبی اور کہاں ان کی امت میں شامل علماء و مشائخ، لیکن جب اللہ کے علاوہ کسی کو رب ماننے کا سوال آیا تو اللہ نے علماء و مشائخ اُمت اور ایک نبی کے رب ہونے کو مساویانہ انداز میں بیان فرما کر نفی کر دی۔ گویا جس طرح علماء اور مشائخ رب نہیں، اُسی طرح کوئی رسول اور نبی بھی رب نہیں ہو سکتا رب تو وہی ہے جو رب کل شیٍ ہے۔ آپ نے دیکھا کہ عزیر و عیسیٰ سلام اللہ علیہما کے زمانے میں بتوں کی نسبت شخصیت پرستی کا زور تھا۔ تو اللہ نے بتوں کا ذکر ہی نہیں کیا، بلکہ عزیر و عیسیٰ کے عدم ربوبیت اور ان دونوں کی الٰہیت کی نفی فرمائی۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم تو صنم پرست ہیں، ہم بتوں کو اللہ کا بیٹا تو نہیں مانتے لہٰذا عزیر و عیسیٰ علیہم السلام کے بارے وارد اربابًا من دون اللہ کی آیات کو ہمارے بتوں پر منطبق نہ کیا جائے، ورنہ یہ عمل قرآن کے مطالب کی تحریف کے مترادف ہوگا، کیونکہ اِن آیات میں انسان مخاطب ہیں، ہمارے بُت مخاطب نہیں۔ کیا اِس بے جوڑ منطق کو کوئی معقول انسان

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

تسلیم کرنے پر آمادہ ہو سکتا ہے؟ یہاں ذکر ان بعض سطحی الفکر لوگوں کا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دورِ مقدس میں اصنام کے سلسلہ میں نازل ہونے والی آیات کو انسانوں پر چسپاں کرنا مفاہیم قرآنیہ کی تحریف قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اگر کسی نبی یا رسول، عالم یا کسی پیر کو رب بنانا کفر قرار دیا ہے۔ تو اصنام کے رب سمجھنے کو بھی بعینہٖ کفر قرار دیا ہے۔ یہ نہیں کہ انسانوں کو رب بنانا تو حرام ہے اور کسی بُت کو رب بنانا حلال ہے یا اس کے برعکس دونوں کو رب بنانے اور سمجھنے کی نفی کی جا رہی ہے۔

کچھ کج بحث معترض بخاری شریف باب قتالِ الخوارج والملحدین بعد اقامۃ الحجۃ علیھم کے تحت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ خیال اور طریقہ اپنے موقف کی تائید میں بہ طورِ دلیل پیش کرتے ہیں۔ وکان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی اٰیاتٍ نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین۔ ترجمہ: اور حضرت ابن عمرؓ ان (خوارج وملحدین) کو تمام مخلوق خدا میں زیادہ شرارتی سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ لوگ ان آیات کو جو کفار کے بارے نازل ہوئیں مؤمنین پر چسپاں کرتے ہیں۔ معترض کے مسطورہ بالا اعتراض وحوالہ کا جواب کچھ تو خود بخاری شریف کے اسی مقام اور انہی الفاظ کے بین السطور مندرجہ کلمات ہی سے عیاں ہے۔ شرار کے تحت بین السطور ہے۔ أی شرار المسلمین لأن الکفار لا یأولون کتاب اللہ اور فجعلوھا کے تحت ہے۔ أی أولوھا وصیروھا، یعنی وہ لوگ خوارج وملحدین مسلمانوں کے تمام فرقوں میں زیادہ شرارتی ہیں کیونکہ کفار تو ویسے بھی باہر کی مخلوق ہیں، وہ نہ کتاب اللہ قرآنِ مجید کو مانتے ہیں اور نہ ہی اس سے استدلال کرتے ہوئے تاویل کے درپے ہوتے ہیں۔ جبکہ خوارج وغیرہ بہ ظاہر قرآنِ کریم کو مانتے بھی ہیں اور اس کی تاویلات کرتے ہوئے اپنے پسندِ طبع مطالب نکالتے ہیں۔ اور اپنے خود ساختہ وغلط عقائد ثابت کرنے کے لیے آیات قرآنی کا سہارا لے کر اُن میں رکیک وبے جا تاویلات کرتے ہیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قارئین کرام! للہ انصاف..... کیا آیاتِ قرآنیہ کی تاویلیں ہم کر رہے ہیں یا ہمارے معترض؟ من دون اللہ اور غیر اللہ کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر مختلف بدعات اور مشرکانہ عقائد ورسوم کے لے راستہ ہموار ہم کر رہے ہیں یا ہمارے اعتراض کرنے والے؟ آنکھیں کھولو! یہ وہی لوگ ہیں جو سیدھی سیدھی تفسیر ماثور اور عقائدِ صحابہؓ پر عمل پیرا ہونے کے بجائے کبھی تو آیت متشابہات سے استدلال کرتے ہوئے اپنے کمزور عقائد کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کبھی اپنی طرف سے بے جا تاویلیں کر کے خود بخود مستثنیات نکالتے ہیں۔ ہم تو سیدھے سیدھے کتاب وسنت کا دامن تھامنے والے ہیں۔ اگر کبھی کوئی مؤول یا متشابہات میں کھینچا تانی کرنے والا شخص ہمیں الجھانے کی کوشش کرے تو ہم قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں اور برملا کہہ دیتے ہیں۔ ومایعلم تأویلہ الا اللہ۔

یہ بات بھی مستحق توجہ خاص ہے کہ حضرت ابنِ عمرؓ جن لوگوں کو شریر ترین مخلوق کہا ہے ان کا سبب ان کا خارجی وملحد ہونا ہے یا تاویلات کر کے کفار کے بارے نازل شدہ آیات کو اہل ایمان پر فٹ کرنا ہے۔ خوارج تو ایک مشہور فرقہ ہے جس کے متعلق تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے، کہ جن لوگوں نے مسئلہ تحکیم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف خروج کیا۔ ملاحدہ کون ہیں اس کے معنی خود حاشیہ بخاری مقام مذکور پر یوں ہیں، الملحدین جمع ملحد وھو العادل عن الحق والمائل الی الباطل یعنی ملحد وہ ہے جو حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف رغبت ومیلان رکھے۔ اب حق سے اعراض کر کے باطل کی طرف رجوع جس شخص میں پایا جائے گا وہ ملحد ہے، اور حضرت ابنِ عمرؓ کے بقول وہ شریر ترین ہے۔ اگر ابنِ عمرؓ کا انہیں شرارتی قرار دینے کا سبب ان کا خارجی وملحد ہونا ہے تو جہاں بھی یہ صفت پائی جائے گی۔ وہی شرارتی ہوں گے، چاہے وہ مسلمان کہلانے والے ہوں یا اپنے آپ کو کسی مسلک کی طرف منسوب کرتے ہوں اور اگر مؤمنوں والی آیات کفار پر فٹ کرنے کے سبب ابنِ عمرؓ ایسا فرماتے تھے تو پھر سیدھی سی بات ہے، جہاں بھی کفار ومشرکین والی عادات یا ان جیسے عقائد پائے جائیں گے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وہاں ایسی تمام آیات ضرور صادق آئیں گی۔ چاہے مشرک کسی بت کی عبادت کر کے شرک کا مرتکب ہو یا کسی بزرگ ہستی کی عبادت کر کے اپنے آپ کو زمرہ مشرکین میں داخل کرے۔ آیاتِ قرآنیہ کا نزول تو خاص ہوتا ہے، لیکن حکم عام ہوتا ہے، اسی طرح اِن آیات کا حکم بھی عام ہے۔

یہاں ایک اور اہم مسئلہ کی وضاحت نہ کرنا بھی مضمون ہٰذا کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اس مضمون میں کئی جگہ پر واضح کیا ہے۔ کہ قرآن مجید میں وارد لفظ من دون اللہ سے اللہ کے سوا سب کچھ مراد ہے۔ البتہ بہ طورِ خاص جہاں نفیِ شرک اور ہر غیر سے نفیِ استحقاق عبادت کا ذکر آیا ہے، وہاں من دون اللہ میں جس طرح کفار و مشرکین کے معبودانِ باطلہ شامل ہوتے ہیں اِسی طرح انبیاء واولیاء اور ملائکہ مقربین بھی شامل ہوتے ہیں، کیونکہ حق عبادت فقط اللہ کے لے ثابت ہے۔ لیکن پھر بھی اتنا فرق ملحوظ رہے کہ انبیاء وصلحاء کیونکہ کسی دور میں بھی نہ اپنی عبادت پر راضی ہوئے نہ انہوں نے اپنے متبعین کو اِس کا حکم دیا۔ اِسی لیے وہ دوزخ کے عذاب سے دوچار نہیں ہونگے، لیکن اُن سے بھی پوچھا ضرور جائے گا۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ میں سورۂ مائدہ کے حوالے سے گزرا ہے۔ البتہ طواغیت، شیاطین اور اصنام کو دوزخ میں بھی ڈالا جائے گا۔ اِس فرق کے ہم قائل ہیں، لیکن یہ کہنا کہ اولیاء وصالحین وغیرہ کے لیے من دون اللہ کے الفاظ بالکل استعمال نہ کئے جائیں یا نہیں کئے جاسکتے، پرلے درجے کی بے خبری اور ضلالت ہے۔ (اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت، ص 81/86)

آخر مشرکینِ مکہ جن بتوں کی پوجا کرتے تھے ان بتوں کا پس منظر کیا ہے؟ یہ لات، منات، عُزّیٰ اور ہبل یہ بھی تو مذہبی بزرگوں کی تصاویر تھیں۔ اوّلاً ان بزرگوں کا احترام کیا گیا انہیں مستقل نافع وضار سمجھا گیا پھر آہستہ آہستہ اُن کی عبادت شروع کر دی گئی۔ مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ اُن کی مُورتیاں بنا کر عبادت خانے تعمیر کر کے رکھی گئیں۔ اور وہ مُورتیاں اُن بزرگوں کے نام سے پکاری جانے لگیں اور یوں عبادتِ غیر اللہ رواج پا گئی۔ شائقینِ تحقیق تفسیر کبیر اور روح المعانی میں سورہ نجم

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور سورہ نوح کی تفسیر میں یہ مقام مطالعہ فرما کر تسلی کر لیں۔ معلوم ہوا کہ بتوں کی عبادت کے رواج کی اصل بھی مذہبی قائدین اور روحانی بزرگوں کی بے جا تعظیم اور ان سے منسوب غلط عقیدت مندی ہے، لہٰذا اگر بتوں کی عبادت اور مشرکین اصنام کی مذمت میں آئی ہوئی آیات زمانہ حال کے ان نام نہاد مؤمنین و موحدین پر فٹ کی جائیں، جن کی زبان پر تو لا الہ الا اللہ ہے مگر ہمہ قسمی نفع و نقصان، عزت وذلت اور تنگی و آسانی اللہ کے بجائے اپنے پیروں فقیروں کی طرف منسوب کرتے اور اُن کی رضا وناراضگی کے سبب سمجھتے ہیں تو یہ کوئی قیاس مع الفارق یا زیادتی نہیں۔ بلکہ مزاجِ قرآنی کی عین توضیح وتشریح ہے۔

مثلاً قرآنِ پاک مشرکین کے ایک مشرکانہ عمل کو یوں بیان فرماتا ہے۔

فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ۝

ترجمہ: پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لا کر پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے جبھی شرک کرنے لگتے ہیں۔

(سورۃ العنکبوت آیت 65، پارہ 21، ترجمہ کنزالایمان)

آج ہمارے اکثر مؤمن کہلوانے والے اسی دوہرے طرزِ عمل کا شکار ہیں۔ جب ہر طرف سے طوفان اور مصیبتیں گھیر لیتی ہیں تو خالص العقیدہ ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں یا اللہ! بس تو ہی تو ہے تو بچا لے تیرے سوا اور کوئی نہیں۔ لیکن جب بچ کر خشکی پر پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں فلاں بزرگ نے مہربانی کی مرشدِ کریم نے کرم فرمایا غوثِ پاکؒ نے بچا لیا غریب نوازؒ نے سہارا دیا وغیرہ وغیرہ۔

محرر بالا مفہوم کو عصر حاضر کے معروف محقق علامہ غلام رسول سعیدی نے اپنی تالیف لطیف تبیان القرآن میں بھی تحریر کیا ہے اُن کی تحقیق ملاحظہ ہو۔

مصائب اور شدائد میں صرف اللہ کو پکارنا

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا: اور جب ہم مصیبت پہنچنے کے بعد لوگوں کو رحمت کی لذت چکھاتے ہیں تو وہ اسی وقت ہماری آیتوں (کی مخالفت) میں سازشیں کرنے لگتے ہیں۔ اب ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ ان کے اس مکر کی مثال بیان فرما رہا ہے کہ جب انسان سمندر میں کسی کشتی میں بیٹھ کر سفر کرتا ہے ہوائیں اس کے موافق ہوتی ہیں پھر اچانک تیز آندھیاں آتی ہیں، ہر طرف سے طوفانی لہریں اٹھتی ہیں اور وہ گرداب میں پھنس جاتا ہے اس وقت اس کو اپنے ڈوبنے کا یقین ہو جاتا ہے اور نجات کی بالکل امید نہیں ہوتی، اس پر سخت خوف اور شدید مایوسی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ جن باطل معبودوں کی وہ اب تک پرستش کرتا آیا تھا، ان کی بے چارگی اس پر عیاں ہو جاتی ہے۔ اور کٹر سے کٹر مشرک بھی اس وقت اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کو نہیں پکارتا اور اس کے علاوہ اور کسی سے دعا نہیں کرتا، اور جب تمام مخلوق سے اُمیدیں منقطع ہو جاتی ہیں تو وہ اپنے جسم اور روح کے ساتھ صرف اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور صرف اسی سے فریاد کرتا ہے۔

اُمِّ حکیم بنت الحارث عکرمہ بن ابی جہل کے عقد میں تھیں، فتح مکہ کے دن وہ اسلام لے آئیں اور ان کے خاوند عکرمہ مکہ سے بھاگ گئے۔ وہ ایک کشتی میں بیٹھے، وہ کشتی طوفان میں پھنس گئی، عکرمہ نے لات اور عزیٰ کی دہائی دی، کشتی والوں نے کہا اس طوفان میں جب تک اخلاص کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارو گے کچھ فائدہ نہیں ہوگا، اللہ کے سوا اس طوفان سے کوئی نجات نہیں دے سکتا، تب عکرمہ کی آنکھیں کھل گئیں۔ انہوں نے دل میں سوچا کہ اگر سمندر میں صرف اللہ فریاد کو سنتا ہے تو خشکی میں بھی اس کے سوا کوئی کام نہیں آسکتا، انہوں نے قسم کھائی کہ اگر اللہ نے مجھے اِس طوفان سے بچالیا تو پھر سیدنا محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اسلام قبول کرلوں گا، پھر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (دلائل النبوۃ ج 5، ص 98، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1410ھ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: اے بیٹے! میں تمہیں چند کلمات کی تعلیم دیتا ہوں۔ تم

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اللہ (کے احکام) کی حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا، تم اللہ (کی رضا) کی حفاظت کرو تم اس (کی رحمت) کو اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم سوال کرو تو صرف اللہ سے سوال کرو اور جب تم مدد طلب کرو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو۔ (الحدیث) امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(سنن الترمذی رقم الحدیث:2516، مسند احمد ج1، ص 293، 303، 307، المعجم الکبیر رقم الحدیث :12988، 12989، مشکوۃ رقم الحدیث :5302، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی رقم الحدیث 425، شعب الایمان رقم الحدیث 174، 195، الآجری رقم الحدیث 198 المستدرک ج3، ص 541، حلیۃ الاولیا ج1، ص 314 کتاب الآداب للبیہقی رقم الحدیث 1073)

جب تم سوال کرو تو صرف اللہ سے سوال کرو کیونکہ تمام عطاؤں کے خزانے اُسی کے پاس ہیں اور تمام داد و دہش کی کنجیاں اسی کے قبضہ میں ہیں۔ اور دنیا اور آخرت کی ہر نعمت وہی بندوں تک پہنچاتا ہے اور دنیا اور آخرت کی ہر بلا اور مصیبت اسی کی رحمت سے دور ہوتی ہے۔ اور اس کی عطا میں کسی غرض اور کسی سبب کا شائبہ نہیں ہے کیونکہ وہ جوادِ مطلق اور بے نہایت غنی ہے سو صرف اُسی کی رحمت کا اُمیدوار ہونا چاہیے اور صرف اسی کے غضب سے ڈرنا چاہیے، اور تمام مہمات اور مشکلات میں اسی کی پناہ حاصل کرنی چاہیے اور تمام حاجات میں اسی پر اعتماد کرنا چاہیے اور اس کے غیر سے سوال نہ کیا جائے، کیونکہ اس کا غیر دینے پر قادر ہے نہ روکنے پر، دفع ضرر پر قادر ہے نہ تحصیل نفع پر کیونکہ وہ خود اپنی جانوں کے لیے کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں نہ موت اور حیات کے مالک ہیں نہ روزِ قیامت اٹھانے کے مالک ہیں اور زبانِ حال سے اور زبان قال سے کسی وقت بھی اللہ سے سوال کرنے کو ترک نہ کیا جائے کیونکہ حدیث میں ہے جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس پر غضب ناک ہوتا ہے۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث 3363، مشکوۃ رقم الحدیث 2238) سوال کرنے میں انکسار کے طریقے کا اظہار ہے اور عجز کی سمت کا اقرار ہے اور رنج اور فاقہ کی پستی سے قوت اور طاقت کی بلندی کی طرف انتقال ہے، کسی نے کہا ہے کہ بنو آدم سوال کرنے سے غضب ناک ہوتے ہیں اور اللہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عزوجل سوال نہ کرنے سے غضب ناک ہوتا ہے۔

اور جب تم دنیا اور آخرت کے کسی بھی کام میں مدد طلب کرنے کا ارادہ کرو تو اللہ سے مدد طلب کرو کیونکہ ہر زمانے میں اور ہر مقام پر اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ اور اسی پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح ج10، ص54، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان 1390ھ)

پیر محمد کرم شاہ الازہری المتوفی 1418ھ لکھتے ہیں:

علامہ قرطبی نے یہاں بڑے نکتہ کی بات رقم فرمائی ہے کہ نفسیاتِ انسانی کے اس تجزیہ سے معلوم ہوا کہ یہ چیز انسانی فطرت میں رکھ دی گئی ہے کہ جب تکالیف کے مہیب سائے اسے گھیر لیتے ہیں تو اس کے دل میں اس وقت صرف اپنے رب حقیقی کا ہی خیال پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی کے دامن رحمت میں پناہ کی اُمید بندھتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر مضطر اور پریشان حال کی التجا قبول فرماتا ہے خواہ وہ کافر ہی ہو کیونکہ اس وقت جھوٹے سہارے ختم ہو چکتے ہیں اور صرف اسی (اللہ تعالیٰ) کی رحمت کا سہارا باقی رہ جاتا ہے۔ (ضیاء القرآن ج2، ص291 مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور 1402، 2ھ)

(تبیان القرآن ج5، ص347-348، مطبوعہ رومی پبلی کیشنز، لاہور)

اسی مضمون کو سورہ روم کی آیت نمبر 33، پارہ 21 میں یوں بیان کیا گیا:۔

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ○

ترجمہ: اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ دیتا ہے جبھی ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

کیا یہ دونوں آیتیں ہم میں سے اکثر سنی کہلوانے والے محبانِ بزرگانِ دین کے نظریہ و فکر اور طرزِ عمل کی نشاندہی نہیں کر رہیں؟

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بارہا مشاہدہ میں آیا کہ جب کسی خوش عقیدہ اور زائد از ضرورت عقیدت مند کو کوئی فائدہ پہنچتا' یا خوشی نصیب ہوتی ہے تو فوراً کہہ اٹھتا ہے کہ یہ میرے مرشد کا کرم ہے۔ لیکن جب کوئی مصیبت اور تکلیف آدبوچتی ہے تو کہنے لگتا ہے اللہ کی مرضی ایسے ہی تھی' یہ اللہ کی طرف سے مصیبت آئی ہے' خدا کی مرضی وغیرہ کے الفاظ بولتا ہے۔ حالانکہ قرآن اِس طرزِ عمل کی نفی کر کے اعلان کرتا ہے۔

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ۔

ترجمہ: تجھے جو بھی بھلائی (فائدہ) پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی (نقصان) پہنچے وہ تیرے اپنے نفس کی نالائقی (شامتِ اعمال) کے سبب ہے۔

دیکھیں یہی باتیں مشرکین اصنام میں تھیں اور یہی آج کے اکثر عقیدت مند مسلمان کہلوانے والوں میں ہیں تو کیا ان پر وہ آیات خود فٹ نہیں آرہیں؟

اربابا من دون اللہ کا اطلاق

بعض درگاہی ملاؤں اور خانقاہی زلہ خواروں کا کہنا ہے کہ ہم اپنے مشائخ اور علماء کو معبود تو نہیں سمجھتے ہم ان کی عبادت تو نہیں کرتے' پھر ہمیں کیوں موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ آیئے ہم یہ کیس (Case) دربارِ رسالت ﷺ میں پیش کرتے ہیں، تاکہ آپؐ اس کا فیصلہ فرمادیں کہ کیا علماء و مشائخ پر بھی اربابا من دون اللہ کے الفاظ کا اطلاق کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

اِس سلسلہ میں ایک روایت معتبرہ ملاحظہ ہو۔

عن عدی بن حاتم قال: اتیت رسول اللہ ﷺ وفی عنقی صلیب من ذھب فقال یاعدی اطرح عنک ھذا الوثن وسمعتہ یقراء فی سورۃ براءۃ. اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ فقلت لہ یارسول اللہ لم یکونوا یعبدونھم فقال رسول اللہ: الیس یحرمون ما احل اللہ تعالیٰ فیحرمونہٗ ویحلون ما حرم اللہ فیستحلون۔ فقلتُ بلی قال ذالک عبادتھم۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ترجمہ: حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ میری گردن میں ایک سونے کی صلیب پڑی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عدی! اس بت کو اپنے سے اُتار پھینکو اور میں نے یہ سنا کہ آپ ﷺ سورۂ برأۃ کی یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے کہ "جن لوگوں نے اپنے علماء اور مشائخ کو اللہ کے سوا رب بنالیا"۔ پس میں نے عرض کی اے اللہ کے پیارے رسول! وہ لوگ (یہود و نصاریٰ) اپنے بزرگوں کی عبادت تو نہیں کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کیا وہ بزرگ اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام نہیں کرتے تھے اور یہ معتقد اُنہیں حرام تسلیم کر لیتے تھے اور کیا وہ بزرگ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال نہیں کرتے تھے؟ اور یہ اُنہیں حلال مان لیتے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ایسا تو ہے۔ پس آپؐ نے فرمایا یہی تو عبادت ہے۔ (ملاحظہ ہو روح المعانی الجزء العاشر، مطبوعہ ادارہ المنیریہ)

جن حضرات کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ جن آیات میں اصنام کو خطاب کیا گیا، ان آیات کو انبیاء و اولیاء پر منطبق کرنا نہ صرف جہالت ہے' بلکہ تحریفِ قرآنی ہے۔ وہ ہماری تحقیق بھی ذہن نشین کر لیں کہ غیر اللہ' من دون اللہ' شریک اور انداد کے الفاظ قرآن میں جہاں بھی آئے ہیں' ان سے مراد ہر وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ہو اور جو وصول الی اللہ میں رکاوٹ بنتی ہو۔ اگر اصنام رکاوٹ بن رہے ہوں تو ان الفاظ سے مراد اصنام ہوں گے اور اگر انسان بن رہے ہوں تو انسان مراد ہوں گے۔ ہم نے اس کے ثبوت میں قرآنِ مجید سے کئی مثالیں پیش کی ہیں اور مزید بھی پیش کر سکتے ہیں۔ مثلاً اِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ اور وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ..... الخ سے مراد اصنام تو نہیں، انسان ہیں اور وہ بھی عام انسان نہیں' بلکہ وہ اس طبقہ کے انسان جو انسانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور وہ دنیوی و مذہبی رہنما ہیں، گویا اس آیت کے مطابق اگر کوئی عالم یا شیخ اللہ کے راستے میں رکاوٹ بن رہا ہے تو وہ یصدون عن سبیل اللہ کے زمرے میں آئے گا۔ پس ایسا شخص غیر اللہ، من دون اللہ، شریک اور انداد کے الفاظ کا مصداق

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ٹھہرے گا، معلوم ہوا کہ جو چیز بھی اللہ کے راستے میں رکاوٹ بنے وہ غیر اللہ ہے چاہے وہ اصنام ہوں یا کوئی انسان کیونکہ اصنام کو اس لیے شریک، من دون اللہ، غیر اللہ اور انداد کہا گیا ہے کہ وہ صرف انسانوں کی گمراہی کا باعث اور اللہ کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اگر اصنام رکاوٹ بننے کے بجائے اپنی زبان سے بول کر یہ کہہ سکتے کہ ہم لائق پرستش ہرگز نہیں ہیں، ہم معبود بننے کے مستحق نہیں، ہمیں پوجنے والو! ہم تم سے برأت کا اظہار کرتے اور تم سب پر لعنت بھیجتے ہیں اور ہم سب مل کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ اصنام کے لئے قرآن میں وہ الفاظ نہ فرماتا، جن کا ابھی اوپر ذکر کیا گیا۔ لیکن چونکہ اصنام تو جامد و ساکت ہیں اور قدرت نے ان کو انسان کا شعور اور زبان نہیں دی ہے۔ اس لیے ان کو مخاطب کرنے سے زیادہ ان کے پجاریوں سے خطاب فرمایا اور اصنام کی تذلیل صرف اس لیے فرمائی کہ وہ انسانوں کی گمراہی و ضلالت کا باعث بنتے ہیں۔ تذلیل اصنام مقصود بالذات نہیں، دراصل ان کی تذلیل کے پردے میں ان کے پجاریوں کو ذلیل کرنا مقصود ہے اور یہ بھی کہ اصنام کی تذلیل سے ان کے پجاریوں کے ذہن کو اذیت پہنچے گی۔ ورنہ بے روح اور بے شعور مورتیوں کو کوسنے سے کیا فائدہ؟ معلوم ہوا کہ جو چیز گمراہی کا سبب بنے اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکے وہ غیر اللہ اور من دون اللہ ہے، چاہے وہ بت ہوں یا کوئی انسان۔

چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداد کے تحت لکھتے ہیں:

"اور بعض لوگ ہیں کہ بناتے ہیں اللہ کے سوا شریک۔ انداداً سے مُراد یا تو بُت ہیں اور یا وہ رؤسا ہیں، جن کی اطاعت میں کفار کو دین کی بالکل پروا نہ تھی اور یا وہ ہر چیز مُراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک دے خواہ وہ کچھ بھی ہو"۔ ملاحظہ ہو تفسیر مظہری، جلد اوّل، ص 229۔

اگر یہ کہا جائے کہ اولیاء و انبیاء تو اللہ کے راستے کی طرف بلاتے ہیں روکتے نہیں تو پھر یہ کس طرح غیر اللہ اور من دون اللہ قرار پا سکتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم انہیں اصنام کی طرح بے جان اور بے بس نہیں سمجھتے، بلکہ ان کی شان تو یہ ہے کہ ان کی طرف اگر کوئی ایسا امر منسوب

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کر دیا جائے، جو خاصہ ذاتِ باری ہو تو یہ ایسا کرنے والے پر فوراً گرفت فرما کر اسے توبہ کرنے کا حکم دیتے ہیں، اور سب کے سامنے ایسے عقائد رکھنے سے خود روکتے ہیں، جن کی اجازت وحی الٰہی نے نہ دی ہو۔ اس لئے ہم بجا طور پر انبیاء، اولیاء اور علمائے راسخین کو اصنام کی صف میں کھڑا نہیں کر سکتے اور نہ ایسا کرنے کے حق میں ہیں۔ البتہ ان کے اس سارے تبلیغی عمل اور اس خدمت مسلسل کے باوصف بھی ان عالی طبقات کو اللہ نہیں کہا اور نہیں سمجھا جا سکتا۔ بلکہ غیر اللہ اور من دون اللہ ہی کی صف میں آئیں گے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر انبیاء اور اولیاء ہی کے ساتھ اصنام والا سلوک شروع کر دیا جائے۔ مثلاً اُن کی عبادت کی جانے لگے۔ اُن کو سجدہ کیا جائے اور ان کے ساتھ ایسے عقائد وابستہ کر دیئے جائیں، جن کی وحی الٰہیہ میں ممانعت ہو تو کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو اس کی اجازت دے گا' یا خود انبیاء علیہم السلام اور اولیائے اُمت ایسا کرنے والوں کی حمایت کریں گے؟ ظاہر ہے کہ یہ سب سختی سے اس کی مخالفت کریں گے۔ تو پھر یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ انبیاء ہوں یا اولیاء یا کوئی اور انسان ہو، جس کے ساتھ بھی اصنام کے پرستاروں والے عقائد وابستہ کر دیئے جائیں' وہ انسان ہوتے ہوئے خود بخود اصنام کی صف میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور پھر بطریق اولیٰ غیر اللہ اور من دون اللہ کے الفاظ کی زد میں اسی طرح آتا ہے، جس طرح اصنام آتے ہیں۔ جیسا کہ جناب عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام کے سلسلے میں قرآن مجید نے ان کے پرستاروں کے عقائد باطلہ کی کھلے الفاظ میں تردید فرمائی اور انہیں من دون اللہ میں شمار کیا، اگر عیسیٰ و عزیر کو اپنے ہی حکم میں رکھتا یعنی درجۂ اُلوہیت میں اپنا شریک بنا لیتا تو اُن کے عقیدت مندوں کے عقائدِ باطلہ کو یوں رد نہ فرماتا اور جناب عیسیٰ کے لیے أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ..... الخ کا خطابِ عتاب آمیز نہ فرماتا۔

مزید برآں دیکھیں کہ جب قیامت کے دن مشرکین و کافرین دارِ کونین کی بارگاہ میں پیش ہونگے تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھے گا کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے علاوہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مجھے (عیسیٰ کو) اور میری ماں مریم کو معبود بنا کر پوجو؟ یہاں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ اور مریم علیہما السلام کے لیے لفظ من دون اللہ استعمال فرما رہا ہے، معلوم ہوا کہ جب مسئلہ اثباتِ توحید اور نفی شرک میں کلام ہو تو ہر وہ چیز جس کی پوجا کی جاتی رہی ہو، چاہے وہ پرستش شدہ چیز اس پر راضی ہو یا نہ، اس کو من دون اللہ کہا جائے گا۔ اگر وہ چیز یا وہ شخص اُس پرستش پر راضی تھا تو پھر حصب جھنم کے بدنصیب گروہ سے ہو گا ورنہ اولئک عنہا مبعدون کے خوش نصیب زُمرے میں ہو گا۔

جو لوگ ابھی تک بضد ہیں کہ من دون اللہ کا لفظ مقبولانِ خدا پر استعمال نہیں ہو سکتا کیا وہ بہ اعتبار مرتبہ پیروں فقیروں کو سیدنا عیسیٰؑ سے بڑھ کر سمجھتے ہیں؟ نعوذ باللہ من ذالک۔

بلکہ لفظِ دون کے معنی ہی اس چیز کا تقاضا کرتے ہیں کہ جب اس کا مضاف الیہ لفظِ اللہ ہو تو پھر ساری مخلوق من دون اللہ میں آسکتی ہے، مشہور و مستند لغت لسان العرب میں دون کی تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ دون نقیض فوق: کہ دون، فوق کا متضاد و نقیض ہے جب فوق کے معنیٰ اُوپر کے ہیں تو لا محالہ دون کے معنی نیچے کے ہوں گے۔ لہٰذا ہر وہ چیز جو اللہ سے مقام و مرتبہ میں نیچے ہے وہ دون اللہ ہے۔ اور دون کے دوسرے معنی الحقیر والخسیس کے ہیں ظاہر ہے کہ اس بادشاہ ہر دو عالم کے برابر کوئی بھی نہیں لہٰذا دون اللہ کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ صاحب لسان العرب آگے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وقال بعض النحویین: لدون تسعة معانٍ کہ دون کے نو (۹) معانی ہیں۔ تکون بمعنیٰ قبل وبمعنیٰ امام وبمعنیٰ وراء وبمعنیٰ تحت وبمعنیٰ فوق..... الخ ہم نے تحت والے معنیٰ اس لئے چنے کہ اس ذات کے اوپر کوئی نہیں اگر اس سے اوپر کچھ تسلیم کیا جائے تو یہ کفر صریح ہو گا۔ لہٰذا تحت کی مثال لسان العرب میں یوں ہے وبمعنیٰ تحت کقولک دون قدمک خد عدوک أی تحت قدمک۔ کہ تیرے دشمن کا رُخسار تیرے پاؤں کے نیچے ہے، یہاں اگرچہ اُوپر نیچے ظرفیت و مکان کے معنیٰ میں ہے۔ لیکن چونکہ ذاتِ باری تعالیٰ ظرفیت و مکان سے پاک ہے لہٰذا اس کے لیے یہ معنی ہوں گے کہ مرتبہ، عزت اور شان

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے لحاظ سے کائنات کی ہر شے دون اللہ (اللہ سے نیچے) ہے۔ لہٰذا یہ شمول برگزیدہ شخصیات، اصنام، معبودانِ باطلہ اور مشرکین کے ہر چیز من دون اللہ ہے۔ یہاں ایک حدیث شریف بھی بطورِ مثال پیش کی جاتی ہے۔ غور فرمائیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ ان آدم ومن دونہ تحت لوائی یوم القیمۃ.....الخ

ترجمہ: بے شک آدمؑ اور آپ کے علاوہ (تمام عالم انسانیت) قیامت کے دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے یہاں ومن دونہ کے لفظ سے دو مفہوم سامنے آتے ہیں۔

نمبر ۱: دون بمعنیٰ علاوہ یعنی حضرت آدمؑ اور آپ کے علاوہ اور بھی جتنے انسان ہیں، چاہے کوئی ہوں وہ آپؐ کے جھنڈے تلے ہوں گے۔ یہاں ضمناً ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ دون کے معنی عالم انسانیت کرنے سے کفار بھی جھنڈے کے نیچے آگئے جبکہ وہ تو جہنم میں جائیں گے۔ جواب یہ ہے کہ یہاں جھنڈے کا مفہوم یہ ہے کہ اس دن سب مخلوق آپؐ کے تابع ہوگی۔ آپ ﷺ کے پیچھے چلے گی۔ جو دنیا میں آپؐ کو نہیں مانتے تھے، آج وہ بھی پہچانیں گے، مانیں گے اور مقامِ محمود پر آپؐ کو تشریف فرما دیکھ کر تعریف وتوصیف کرنے لگیں گے۔ کیونکہ مقامِ محمود کی تعریف میں مندرجہ ذیل دو جملے کتبِ شروحاتِ حدیث میں آتے ہیں، یحمدہ الاولون والآخرون! آپؐ کو اس مقام پر جلوہ گر دیکھ کر اولین وآخرین سب مخلوق آپؐ کی تعریف کرے گی۔ یغبطہ الاولون والآخرون: آپؐ کو اس مقامِ رفیع پر فائز المرام دیکھ کر سب مخلوق آپؐ پر رشک کرے گی۔ بلکہ عشاق کے نزدیک تو انعقادِ بزمِ محشر کا سبب بھی یہی ہے کہ جن لوگوں نے آپؐ کو راہِ وفا، راہِ اسلام اور راہِ خدا میں اذیتیں دیں اور آپؐ کو ذلیل کرنے کی کوششیں کیں، آج اُن سب کو جمع کر کے آپؐ کی عزت ورفعت اور عنداللہ قدر ومنزلت دِکھا کر اعلانِ عام کیا جائے گا کہ اے دنیا سے آنے والو! دیکھو جو لوگ، ہماری راہ میں ذلتیں برداشت کرتے ہیں ہم اُن کو یوں عزتیں دیتے ہیں اور یوں ان کی عزت کو زمانے سے منواتے ہیں، لہٰذا یہی مقصد ہے قیامت کا دن مقرر کرنے کا بقولِ حسن رضا بریلوی ؎

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فقط اتنی غرض ہے انعقادِ بزمِ محشر سے
کہ اُن کی شانِ محبوبی دِکھائی جانے والی ہے

چنانچہ ایک اور حدیث شریف بھی اِسی مضمون کو بیان کرتی ہے آپؐ نے فرمایا: أنا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمیّ میں وہ حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا۔ یہاں لفظِ ناس سب انسانوں کو شامل ہے لہٰذا مؤمن و کافر سب اس میں آگئے، اگر کفار کے مخلوقِ خدا ہونے کے باوجود ان کا کافر اور جہنم میں جانا باری تعالیٰ کی شانِ خالقیت ہونے پر اثر انداز نہیں ہو سکتا اسی طرح کفار کا آپؐ کے جھنڈے کے نیچے ہونے کے باوجود کافر ہونا آپؐ کی عظمت میں سرِ مُو فرق پیدا نہیں کر سکتا۔

نمبر 2: دون بمعنیٰ نیچے ہے کہ سب سے پہلے انسان حضرت آدمؑ ہیں ان کے نیچے بہ ترتیب زمانی جتنے انسان ہیں وہ سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ یا ان کے نیچے حسبِ ترتیبِ نبوت و ترتیب زمانی جتنے بھی نبی ہوں گے وہ سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

واضح ہو گیا کہ دون بمعنیٰ علاوہ یا بمعنیٰ نیچے کرنے سے ساری مخلوق پر لفظِ من دون اللہ کا اطلاق کیا جا سکتا ہے اور اِس میں کوئی گستاخی کا پہلو نہیں نکلتا۔ ہاں البتہ اِس قدر فرقِ مراتب ضرور ملحوظ رہے کہ مقبولانِ خدا کیونکہ کبھی شرک پر راضی نہ ہوئے نہ انہوں نے کسی کو ایسا کرنے کا حکم دیا۔ لہٰذا عند اللہ اُن کا مرتبہ مسلّم ہے۔ اگر اُن کے نہ چاہتے ہوئے اُنہیں کسی نے ابن اللہ کہا یا ان کی مورتیاں اور ان کی تصویر بنا کر انہیں پوجا گیا تو وہ یقیناً کسی قسم کے عذاب میں مبتلا نہیں ہوں گے البتہ جلالِ خداوندی کے تحت ان سے بھی پوچھ گچھ ضرور ہو گی اور وہ اِسی خیال سے لرزہ براندام ہوں گے کہ کہیں ان کے جاہل معتقدین کی کارستانیوں کے سبب وہ عتابِ الٰہی کی زد میں نہ آجائیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مکالمہ کا ذکر ابھی چند صفحات پہلے ہوا ہے۔ کیونکہ بہ فحوائے حدیث شریف وہ ذات حد درجہ غیور ہے اور اس کی غیرت کسی قسم کی شراکت و شرکت برداشت نہیں کرتی۔ وہ اغنی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الشرکاء (سب شریکوں سے بے نیاز) بھی ہے اور اغیر من الخلق (سب سے زیادہ غیرت مند) بھی ہے۔ لہٰذا مقبولانِ خدا بھی اسی ڈر سے تھر تھر کانپ رہے ہوں گے کہ کہیں ہمارے بے وقوف پجاریوں کی وجہ سے ہم زیرِ عتاب نہ آجائیں۔ اسی بات کو میاں محمد بخش کھڑی والوں نے ان الفاظ میں بیان کیا.....ع

عدل کریں تے تھر تھر کنبن اُچیاں شاناں والے

جن لوگوں کا خیال ہے کہ من دون اللہ سے مراد صرف بت ہیں' انسان نہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ عرب و تہذیب میں وہ بت پرستی کا دور تھا اور مشرکین مختلف بتوں کے سامنے اپنی حاجات پیش کرتے تھے، کیونکہ اس وقت کسی انسان سے بعد وفات مدد مانگنے اور حاجات طلب کرنے کا دستور ہی نہیں تھا' اس لیے اکثر و بیشتر آیات میں من دون اللہ سے مراد اصنام ہیں۔ اگر اُس زمانے میں بھی بعدِ وفات کسی سے حاجات طلب کرنے کا رواج ہوتا تو یقیناً قرآنِ مجید اس کی نفی بھی فرما دیتا۔ چونکہ مشرکینِ مکہ کے متعلق یہ بات کسی روایت سے ثابت نہیں ہوتی کہ وہ کسی ایسی شخصیت سے اپنی حاجات طلب کرتے یا مدد مانگتے تھے' جو وفات پا چکی ہوتی تھی' گویا یہ عمل اُس وقت کے مشرکین میں بھی رائج نہ تھا۔ البتہ وہ ذہنی طور پر اس قدر پست ہو چکے تھے کہ اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کو قاضی الحاجات سمجھتے اور ان کو مدد کے لیے پکارا کرتے تھے۔

من دون اللہ کے اطلاق پر ایک اور قرآنی دلیل

کچھ سطور پہلے ہم نے ایک قاعدہ اور کلیہ بیان کیا کہ جہاں کتاب اللہ میں نفی شرک اور اثباتِ توحید کا بیان ہو رہا ہو وہاں غیر اللہ یا من دون اللہ کے الفاظ میں ہر وہ شے اور ہر وہ شخصیت آجاتی ہے جس کی عبادت کی جاتی ہو، کی جا رہی ہو یا کیے جانے کا امکان ہو' چاہے وہ اصنام ہوں یا برگزیدہ بندے' اور اس پر ہم نے سورۂ مائدہ کی ایک آیت بطورِ شہادت پیش کی۔ جس میں حضرت عیسیٰ و مریم سلام اللہ علیہما کے بارے میں اتخذونی وامی الھین من دون اللہ کے الفاظ آئے ہیں۔ اب ذیل میں ایک اور

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آیت مع ترجمہ اور شانِ نزول درج کی جارہی ہے "تاکہ ہمارا موقف قرآنِ مجید کی روشنی میں اظہر من الشمس ہو جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ○ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ○

ترجمہ: کسی انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اللہ اُسے کتاب، حکم اور پیغمبری دے اور پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ، ہاں یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس سے کہ تم درس دیتے ہو اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا ٹھہرالو، کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اِس کے کہ تم مسلمان ہو چکے۔

اس آیت کے تحت تفسیر خازن میں ہے۔

قیل ان نصاری نجران قالوان عیسیٰ أمرهما أن یتخذوه ربا فقال الله تعالیٰ ردا علیهم ماکان لبشر یعنی عیسی علیه السلام أن یؤتیه الله الکتاب یعنی الانجیل وقال ابن عباس فی قوله تعالیٰ ماکان لبشرٍ یعنی محمد ﷺ أن یؤتیه الله الکتاب یعنی القرآن وذالک ان أبا رافع من الیهود والسید من نصاری نجران قالا یامحمد ترید ان نعبدک ونتخذک ربا قال معاذالله أن آمر بعبادة غیر الله وما بذلک أمرنی الله وما بذلک بعثنی فأنزل الله هذه الآیة۔

ترجمہ:۔ نجران کے نصاری نے کہا کہ ہمیں عیسیٰ علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ ہم انہیں رب مانیں اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کی تردید و تکذیب کی اور بتایا کہ انبیاء علیہم السلام یعنی حضرت

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عیسیٰ علیہ السلام کی شان یہ نہیں کہ وہ ایسا کہیں' حالانکہ انہیں اللہ نے انجیل عنایت فرمائی اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ کی شان کے ایسا مناسب نہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ قرآن جیسی کتاب بھی عنایت فرمائے اور وہ ایسا کہیں۔ اس آیت کے شانِ نزول میں دوسرا قول یہ بھی ہے کہ ابورافع یہودی اور سید نصرانی نے سرورِ عالم ﷺ سے کہا یا محمد! آپ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی عبادت کریں اور آپؐ کو رب مان لیں، حضورؐ نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں غیر اللہ کی عبادت کا حکم دوں نہ مجھے اللہ نے اس کا حکم دیا اور نہ مجھے اس لئے بھیجا۔

مقامِ غور ہے کہ اس آیت میں جب نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ایک جھوٹ منسوب کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جھوٹ کی تردید فرماتے ہوئے ایک قانون اور ضابطہ بیان فرمادیا کہ کسی ایسے جلیل القدر انسان سے کہ جس کو ہم نے کتاب' حکمت اور نبوت عطا فرمائی، ایسی بات صادر ہو، جس کو نہ عقلِ سلیم تسلیم کرے اور نہ ہی نقلاً اس کا کہیں کوئی ثبوت ہو۔ کیونکہ یہ تینوں مذکورہ بالا نعمتیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ وہ انسان نہایت ذہین' بیدار مغز اور ہادی و مہدی ہو، جو فطرت کے تمام اُصولوں اور تقاضوں کا ادراک بھی رکھتا ہو، تو یہ کب ممکن ہے کہ ایسا انسان بجائے اس کے کہ خود بھی اپنے محسن و مالک اللہ کی بارگاہ میں سربسجود رہے، اپنی اُمت کو یہ درس دے کہ تم بجائے اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے میری عبادت کرو۔ اسی بات کو رد کرتے ہوئے اللہ جل شانہٗ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

آیت میں حسن ترتیب

تفسیر کبیر میں اسی آیت کی تفسیر میں مذکورہ بالا تین صفات (کتاب، حکم اور نبوت) کی غایت حسن ترتیب یوں مرقوم ہے۔ قولہ

(ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ) اشارۃ الی ثلاثۃ اشیاء ذکرھا علیٰ ترتیب فی غایۃ الحسن وذلک لان الکتاب السماوی ینزل اولا ثم انہ یحصل فی عقل النبی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فهم ذٰلک الکتاب وأليه الاشارة بالحکم .فان اهل اللغة والتفسير اتفقو علی أن هذا الحکم هو العلم ' قال تعالیٰ (وآتيناه الحکم صبيا) يعنی العلم والفهم .ثم اذا حصل فهم الکتاب .فحينئذ يبلغ ذالک الی الخلق وهو النبوة فما أحسن هذا الترتيب۔

ترجمہ:۔اس ارشاد قرآنی (ماکان لبشرٍ) میں تین چیزوں کی طرف اشارہ ہے اور انہیں نہایت حسن ترتیب سے ذکر کیا ہے۔اولاً کتاب کا ذکر ہوا کیونکہ پہلے نبی پر آسمانی کتاب نازل ہوتی ہے۔ثانیاً حکم کو رکھا گیا کیونکہ پھر نبی کے عقل وذہن میں اس کتاب کی سمجھ آتی ہے۔اسی حاصل ہونے والی سمجھ کو حکم سے تعبیر کیا گیا ہے۔اس لیے کہ لغت اور تفسیر والے اس بات پر متفق ہیں کہ اس حکم سے مراد (وہ قوت عاقلہ ہے جو حق وباطل میں تمیز کے فیصلے کا ملکہ کہلاتی ہے) علم ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ ہم نے اس کو بچپنے میں علم وفراست عطا کی۔ثالثاً نبوت کا ذکر کیا گیا۔کیونکہ جب اس نبی بننے والی شخصیت کو فہم کتاب حاصل ہو جاتا ہے تو وہ اس کتابِ آسمانی کو مخلوق خدا تک کماحقہ پہنچا سکتا ہے۔اس ابلاغ اور پہنچانے کو نبوت کہا جاتا ہے تو دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے کس حسن ترتیب سے ان مذکورہ تینوں صفات کا بیان کیا ہے۔

ثابت ہوا کہ منصبِ رسالت ایسا نہیں کہ ہر شخص کو مل جائے،بلکہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالته کے مطابق جس میں مکمل اہلیت ودیعت کرتا ہے اسے ہی نبوت عطا ہوتی ہے۔پھر جس کو شرفِ انسانی کے ساتھ ساتھ مذکورہ بالا صفاتِ مخصوصہ بھی عنایت ہوں وہ بھلا ایسی بات کب کر سکتا ہے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دروازے پر جھکانے کے بجائے اپنے آگے جھکنے کا حکم دے،بلکہ اس کا تو منشور ہی یہ ہوتا ہے کہ ساری مخلوق اپنے خالق ومالک کے آگے سربسجود ہو،اسی لئے قرآن فرماتا ہے کہ صاحب کتاب ونبوت شخصیت تو لوگوں کو یہ کہتی ہے کونو ربانیین،تم اللہ والے بن جاؤ۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ربانیین کون ہیں؟

ربانیین کی تفسیر میں امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ الربانی کی تفسیر میں متعدد اقوال ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

قال سیبویه:الربانی المنسوب الی الرب.بمعنی کونهٗ عالمابه.مواظباعلیٰ طاعته کمایقال ألهی اذاکان مقبلاعلی معرفة الاله وطاعته وزیادة الالف والنون فیه للدلالة علی کمال هذاالصفة.....الخ

ترجمہ: امام سیبویہ نے کہا کہ ربانی رب کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے متعلق علم رکھنے والا اور اس کی اطاعت پر مضبوطی سے قائم رہنے والا، جس طرح کہا جاتا ہے۔ الٰہی یعنی اللہ کی معرفت واطاعت والا، اس میں الف اور نون اس لئے بڑھائے گئے تاکہ اس صفت کے کمال کی طرف اشارہ ہو جائے، جیسا کہ زیادہ بالوں والے کو شعرانی، لمبی داڑھی والے کو لحیانی اور موٹی گردن والے کو رقبانی کہتے، جبکہ بالوں (شعر) کی وجہ سے شعری، داڑھی (لحیہ) کی وجہ سے لحیی اور گردن (رقبہ) کی وجہ سے رقبی ہونا چاہیئے۔

دوسرا قول مبرد کا ہے وہ کہتا ہے:

(الربانیون)ارباب العلم وأحدهم ربانی.وهوالذی یرب العلم ویرب الناس.أی یعلمهم ویصلحهم ویقوم بأمرهم.....الخ

علم والوں کو ربانیون کہتے ہیں۔ انہیں میں واحد کو ربانی کہتے ہیں۔ یعنی ربانی وہ ہوتا ہے جو اپنے عمل پیہم اور جہدِ مسلسل کے ذریعے علم کو پالے، پھیلائے اور تعلیم و تبلیغ کے ذریعے لوگوں کو پالے یعنی انہیں علم کی غذا دے، اُن کی اصلاح کرے اور انہیں اُمورِ دینی و دنیوی میں ٹھوس بنیادوں پر کھڑا کرے۔

تیسرا قول ابن زید کا ہے وہ کہتے ہیں:

الربانی هوالذی یرب الناس.فالربانیون هم ولاة الامة والعلماء۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یعنی ربانی وہ ہے جو لوگوں کی تربیت کرے اگر ان کے ظاہر کی اصلاح اور درستی کرے تو اسے مسلمانوں کا امیر اور خلیفہ کہا جائے گا اور باطنی اصلاح و تربیت کرے تو اسے عالم اُمت کہا جائے گا

چوتھا قول ابو عبیدہ کا ہے وہ کہتے ہیں:

أن هذاالكلمةليست بعربية انماهي عبرانية.أوسريانية وسواءكانت عربية أو عبرانية.فهي تدل على الانسان الذى علم وعمل بماعلم.واشتغل بتعليم طريق الخير۔

یعنی یہ کلمہ (ربانی) عربی زبان کا نہیں بلکہ یہ عبرانی یا سریانی کا ہے اور چاہے یہ عربی ہو یا عبرانی، مفہوم کے اعتبار سے یہ کلمہ ایسے انسان پر بولا جاتا ہے۔ جو علم حاصل کرے اور پھر حاصل کردہ علم کے مطابق عمل بھی کرے اور اچھائی کے طور طریقے لوگوں کو سکھانے میں مشغول رہے۔

علامہ علاؤالدین علی خازن اپنی تفسیر خازن میں اس لفظ پر مفصل گفتگو فرماتے ہیں: ہم یہاں مختصراً اس کا خلاصہ عرض کرتے ہیں۔

تفسیر خازن میں ہے:

واختلفوافى معنى الرّبّانى فقال ابن عباس معناه كونوا فقهاء علماء وعنه كونوا فقهاء معلمين وقيل معناه حكماء حلماء.....الخ

یعنی لفظِ ربانی کے معنیٰ میں کافی تفصیل اور اختلاف ہیں، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اس کا معنی ہیں تم عالم اور فقیہ بن جاؤ اور آپؓ ہی سے منقول ہے کہ تم فقیہ اور معلم بن جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کے معنیٰ ہیں حکمت اور حلم والوں کو ربانی کہا جاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ ربانی وہ ہوتا ہے جو اپنے علم کے ذریعے لوگوں کی تربیت کرے، اور یہ معنیٰ بھی ہیں کہ ربانی وہ ہوتا ہے جو اپنے علم مطابق عمل کرے یہ معنی بھی ہیں کہ حلال، حرام، امر اور نہی کا علم رکھنے والا ربانی کہلاتا ہے۔ یہ معنیٰ بھی ہیں کہ جو شخص علم بصیرت اور علم سیاست کا جامع ہو اسے ربانی کہا جاتا ہے، چنانچہ جس دن حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کا وصال ہوا، حضرت علیؓ کے فرزند محمد بن حنفیہؒ نے فرمایا کہ آج اس اُمت کا ربانی وفات پا گیا۔

مذکورہ بالا حوالاجات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات کے نتیجے میں ان کے متبعین اور کلمہ گو خالص الاعتقاد، موحد، عالم باعمل اور لوگوں کو راہِ حق کی طرف بلانے والے بنتے ہیں نہ کہ مشرک اور ضعیف الاعتقاد۔

نکتہ دقیقہ

یہاں یہ بات بہ طور خاص قابلِ ذکر ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی تعلیمات کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولایأمرکم ان تتخذوا الملئکۃ والنبیین أربابا۔ وہ (انبیاء علیہم السلام) تمہیں اس بات کا حکم نہیں دیتے کہ فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو۔ آخر صرف ملائکہ اور انبیاء کے بارے نفی، ربوبیت کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

امام فخر الدین رازیؒ اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تفسیر کبیر میں اس کا جواب شافی یوں دیتے ہیں:

انما خص الملئکۃ والنبیین بالذکر لان الذین وصفوا من أھل الکتاب بعبادۃ غیر اللہ لم یحک عنھم الا عبادۃ الملئکۃ وعبادۃ المسیح وعزیر فلھذا المعنی خصھما بالذکر۔

ترجمہ: یہاں اللہ تعالیٰ نے بہ طورِ خاص فرشتوں اور نبیوں کا ذکر اس لئے کیا کہ یہاں غیر اللہ کی عبادت پر اہل کتاب کا تذکرہ ہو رہا ہے اور اہل کتاب فرشتوں اور نبیوں ہی کی عبادت کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ و عزیرؑ کی عبادت نصاریٰ اور یہود کرتے تھے۔ اور صابئین فرشتوں کی، اسی سبب سے ان دو گروہوں (ملائکہ و انبیاء) کا خاص طور پر ذکر کیا گیا۔

معلوم ہوا کہ جس ماحول میں جہاں بھی اللہ کے سوا کسی کے متعلق ربوبیت یا معبودیت کا تصور قائم کیا گیا ہو، وہاں اسی کی نفی ہو گی چاہے وہ کوئی بھی ہو، بت ہو یا کوئی برگزیدہ شخصیت۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اب بہ طور خلاصہ یہ بات ذہن میں رہے کہ وہ بشر جس کو انسانیت کے اعلیٰ ترین درجہ یعنی مرتبہ نبوت پر فائز کیا جائے، چاہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا سید المرسلین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں وہ کسی کو اللہ کے غیر کی عبادت کا حکم نہیں دیں گے۔ اور جب نفی شرک کرتے ہوئے غیر اللہ کی عبادت کی تردید کریں گے تو وہ اپنے آپ کو بھی اسی غیر اللہ کی فہرست میں رکھ کر بات کریں گے اور انہیں اس بات پر کوئی افسوس نہیں ہوگا، بلکہ یک گونہ فرحت وانبساط کا احساس ہوگا کہ ہم اپنا فرضِ منصبی ادا کر رہے ہیں۔ اسی بات کی تائید میں ایک اور حوالہ بھی ملاحظہ فرماتے جائیں۔

امام رازیؒ اسی آیت مذکورہ کے متعدد اسباب اور شانِ نزول بیان کرتے ہوئے تیسرا قول یہ نقل کرتے ہیں:

(الثالث) قال رجل یارسول اللہ نُسلِّم علیک کما یسلم بعضنا علی بعض، افلا نسجد لک؟ فقال علیہ الصلاۃ والسلام "لاینبغی لاحد أن یسجد لأحد من دون اللہ. ولکن أکرموا نبیکم وأعرِفوا الحق لأھلہ۔

ترجمہ: ایک شخص (مسلمان) نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ یارسول اللہ! ہم آپؐ کو سلام اسی طرح کرتے ہیں، جس طرح ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں، آپؐ اجازت دیں کہ ہم آپؐ کو امتیازی سلام بہ صورتِ سجدہ کریں، اس پر رسول اکرمؐ نے فرمایا کسی شخص کے لیے یہ جائز و مناسب نہیں کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کا سجدہ کرے، البتہ تم اپنے نبیؐ کی عزت و تکریم کرو اور اس کے ان حقوق کا پورا لحاظ رکھو جو مقرر کیے گئے ہیں یا اس نبیؐ کی نسبت سے اس کے گھر والوں کے حقوق کا بھی لحاظ رکھو۔

دیکھئے! سائل نے حضور علیہ السلام سے آپؐ کو سجدہ کرنے کی اجازت مانگی اور آپؐ نے جب غیر اللہ کے سجدے کی مطلق نفی کی تو من دون اللہ کے الفاظ استعمال فرمائے۔ ظاہر ہے یہاں کیونکہ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

آپؑ سے آپؑ ہی کے لیے سجدہ کی اجازت مانگی گئی تھی تو آپؑ نے من دون اللہ سے اپنی ذات بھی مراد لی۔

تفسیر خازن کے حوالے سے ہم حضور علیہ السلام کا جواب نقل کر آئے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا معاذاللہ أن آمر بعبادۃ غیر اللہ.....الخ یہاں آپؑ نے لفظِ غیر اللہ اپنے لیے ہی استعمال فرمایا اور متعدد تفاسیر کے حوالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس آیت محولہ بالا میں ماکان لبشر سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ لہٰذا ہمارا موقف روزِ روشن کی طرح ثابت اور واضح ہو گیا۔ نیز یہ امر بھی پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ اگر کسی ایسے کام کا ارادہ کوئی مسلمان بھی کرے۔ جس کا راستہ شرک کی طرف جاتا ہو تو وہاں ترھیبًا، تنبیہًا اور تردیدًا وہی جملے کہے جائیں گے۔ جو مشرکین کو مخاطب کر کے کہے جاتے ہیں، چنانچہ ان محولہ بالا دو آیات میں سے آخری آیت کے اختتامی کلمات أیأمرکم بالکفر بعد اذانتم مسلمون کی تفسیر میں تفسیرِ کبیر میں صاحب کشاف کا یہ قول نقل ہوا ہے قال صاحب الکشاف قولہ (بعد اذأنتم مسلمون) دلیل علیٰ أن المخاطبین کانوا مسلمین وھم الذین استأذنوا الرسول ﷺ فی أن یسجدوا لہ اور تفسیر مدارک میں بھی اسی مقام پر یہ الفاظ آئے ہیں:

(بعد اذ أنتم مسلمون) یدل علیٰ أن المخاطبین کانوا مسلمین وھم الذین استأذنوہ أن یسجدوا لہ۔

ترجمہ: اس آیت کے ان الفاظ سے اس بات پر دلیل ملتی ہے کہ اس آیت میں مخاطب وہ مسلمان ہیں، جنہوں نے حضور علیہ السلام سے آپ کے لیے سجدہ کی اجازت مانگی تھی۔

اب بتایئے کہ من دون اللہ اور غیر اللہ کے الفاظ فقط بتوں کے لیے مخصوص رکھنے اور آیات ردِّ شرک کو زمانہ اولیٰ کے کفار و مشرکین پر ہی منطبق کرنے کی رٹ لگانے والے کہاں تک حقیقت پسند ہیں؟

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قندِ مکرر

قرآن مجید نے ان کے اس نقطہ نظر کی بطورِ خاص ہر جگہ نفی اس لئے فرمائی ہے کہ وہ بے جان اور بے شعور پتھروں کو حاجت بر آر سمجھتے تھے۔ یہ ان کا انتہائی گھٹیا پن تھا۔ رہی یہ بات کہ کیا وہ لوگ جو وفات پا چکے ہیں وہ من دون اللہ میں داخل ہیں یا خارج؟ اس بحث میں پڑنے سے پہلے صرف ایک بات ذہن نشین کر لینا چاہیئے وہ یہ کہ انسان کی حاجات پوری کرنا اور مشکل لمحات میں اس کی پکار کو سننا اور پھر اس کی مدد کرنا یہ صرف اور صرف خاصۂ ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے حاجت طلب کرنے اور اس سے مدد مانگنے میں کسی قسم کی کسر یا کمی کا اندیشہ لاحق ہوتا ہو تو پھر کسی اور دروازے کی طرف رجوع کرنا سائل کو زیب بھی دیتا ہے یا اس کے اس عمل کے جواز یا عدم جواز کے بارے کچھ سوچا بھی جا سکتا ہے۔ مگر جب سب سے بڑا دروازہ ہی اس جگ داتا کا ہے اور پھر اس نے انسانوں سے برملا فرما دیا ہے کہ تم سب میرے منگتے ہو، لہٰذا مجھ ہی سے مانگا کرو۔ ساری مخلوق کی ہر حاجات پوری کرنے والا میں ہی ہوں۔ غم والم میں جب گھبر جاؤ تو مجھ ہی سے مدد مانگا کرو۔ جب میں تم سب کی فریادیں سنتا ہوں تو پھر کسی اور کی طرف جانے کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے چاہے وہ کسی بت کا در ہو یا کسی انسان کی چوکھٹ ہو۔

دوسری سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ بعدِ وفات کسی انسان سے حاجات طلب کرنا اور اسے مشکل میں پکارنا یا اس سے مدد مانگنا کسی بھی نبی یا رسول کی سنت نہیں۔ جناب آدم علیہ السلام سے لے کر رسالت مآب ﷺ تک کسی نبی اور رسول کے کسی قول یا عمل سے ثابت نہیں کہ اس گروہِ پاک کے کسی فرد نے اپنے کسی مقصد یا حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی زندہ یا وفات یافتہ اولوالعزم پیغمبر کو پکارا ہو۔ اگر ایسی کوئی بات حضور ختمی مرتبتؐ سے ثابت ہو تو پھر کسی وفات یافتہ پیغمبر اور پیر سے حاجات طلب کرنے یا اسے مدد کے لیے پکارنے کا جواز نکل سکتا ہے مگر کم از کم ہماری نظر سے کسی نبی یا رسول کا کوئی ایسا عمل نہیں گزرا حتیٰ کہ جنابِ رسالت مآبؐ سے بھی کوئی ایسی روایت ثابت نہیں، جس

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کی بنا پر صالحین اُمت کو ان کی وفات کے بعد حاجات بر آری یا مدد طلب کرنے کے لیے زحمت دی جائے۔

جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور پر ارشاد فرمایا۔

اذا استعنت فاستعن باللہ، واذا سألت فاسئل اللہ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: جب تو نے کسی مشکل میں مدد طلب کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے طلب کر اور جب کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے براہِ راست مانگ!

حدیث پاک کے الفاظ میں فاستعن صیغہ امر ہے اور یہاں بمعنی وجوب ہے کہ انسان پر اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنا واجب ہے اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِس ارشاد کے بعد کون سی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی کہیں نہیں ارشاد فرمایا کہ چلو اللہ کے بعد کبھی کبھار مجھ سے بھی مدد مانگ لیا کرو یا مجھے بھی حاجت طلب کرنے کے لیے پکار لیا کرو۔ جب یہ سلوک نبی نے اپنے لیے جائز قرار نہیں دیا، بلکہ اِس منصب کا مالک صرف اپنے مقتدرِ اعلیٰ اور اپنے رب ہی کو سمجھا تو اُمت میں سے کون شخص یہ جرأت کر سکتا ہے کہ وہ حاجت بر آری اور مدد دینے کا اہل کسی پیر، فقیر یا کسی اور انسان کو سمجھے، یا اس کی تشہیر کرے۔ متذکرہ بالا دلائل اور شواہد کی روشنی میں جو شخص ایسا کرتا ہے وہ اس کے عقائد میں جراثیم شرک کا غلبہ ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہدایت دے۔

اعانت واستعانت کے موضوع پر بحمد اللہ ہم تفصیلی بحث کر چکے ہیں اور قرآن وسنت کے دلائل قطعیہ سے یہ امر آفتاب نیمروز کی طرح مبرہن ہو چکا ہے کہ مافوق الاسباب استعانت کے لائق صرف اور صرف ذاتِ باری تعالیٰ ہے، ہاں تحت الاسباب اُمور میں استعانت کی نسبت مخلوق کی طرف کی جا سکتی ہے۔ اور یہ شرعاً ممنوع نہیں۔ چونکہ قرآنِ مجید آخری اور قطعی منشور ہے، پس اِس میں جن عقائد کا ذکر کیا گیا، وہ بھی قطعی ہونے کے سبب ہر مسلمان اور کلمہ گو کے لیے واجب التسلیم ہیں، جن کا انکار کفر صریح ہے۔ استعانت کے سلسلے میں جیسا کہ ہم نے اوراقِ سابقہ میں تفصیلاً ذکر کیا، انبیاء

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وغیرہ سنتِ ماسبق کا بشمول سیدنا محمد علیہ السلام یہ معمول رہا کہ وہ ہر مشکل میں صرف اپنے خالق و مالک ہی سے استعانت و التماس کیا کرتے تھے، یہاں ہم قرآن مجید کی ایک اور آیت اپنے موقف کی تائید میں پیش کرنا چاہتے ہیں ارشاد ہوا:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ○ (البقرہ: آیت 214)

ترجمہ: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یونہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی مشکلات پیش آئی ہی نہیں اُن کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکالیف پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیئے گئے، یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو اُن کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔

اس آیت مبارکہ کے مفہوم پر نظر ڈالیے تو یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ انبیائے ماسبق کے ادوار میں جب بھی اُن کی اقوام پر کوئی آفتِ ناگہانی آتی تو وہ اپنی اُمت سمیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مافوق الاسباب مدد کے منتظر ہوتے تھے، حالانکہ آج کے عقیدے کے مطابق ان کی اُمتوں کو اپنے اپنے انبیاء سے مدد مانگنا چاہیے تھی، مگر قرآن بتا رہا ہے کہ انبیائے ماسبق کی اُمت مشکل پڑنے پر انبیاء کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے مدد طلب کرتی تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ اپنی اپنی اُمتوں کے لیے انبیائے ماسبق کا درس ہی یہ تھا کہ وہ اللہ ہی سے مدد مانگا کریں اور اس کا عملی ثبوت وہ اس طرح دیا کرتے تھے کہ اُمت کے ساتھ مل کر اللہ کی مدد کے خود بھی منتظر رہا کرتے تھے تو تمہید اللہ کی ذات کے ساتھ ان کی اُمتوں کا ایمان اور بھی پختہ ہو جاتا، منشورِ انبیاء اور مقصدِ بعثتِ مرسلین کے ساتھ ساتھ انسانی قلوب میں توحید کے اسی عقیدے کو راسخ کرنا ہی تمام انبیاء علیہم السلام کی مساعیِ تبلیغ کا حاصل اور محور تھا۔ غزوۂ بدر کی رات اور دن پیغمبر اسلامؐ کا رو رو کر بارگاہِ الٰہی میں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سر بسجود ہونا اور یا حی یا قیوم کا ورد کرتے ہوئے عون الٰہی کا انتظار اسی سلسلہ توحید و یقین کی کڑی ہی تو ہے، اب ان اُمتوں کے بارے کسی کا یہ کہنا کہ ان کا یہ عمل اپنے انبیاء سے گستاخی اور ان سے عدم ارادت و ادب پر مبنی تھا کس قدر غلط اور اس قرآنی وضاحت کے کس قدر خلاف ہو گا۔ حالانکہ ان اُمتوں کے پاس تحت الاسباب تمام حیلے وسیلے موجود ہوتے اس کے باوجود وہ کسی غیر مرئی اور مافوق الاسباب نصرت کے منتظر رہتے، اس سے معلوم ہوا کہ جب تمام اسباب جواب دے جائیں تو مافوق الاسباب بھی ایک ایسا عالم نصرت ہے، جسے اہل ایمان نصرتِ غیبی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ایسی نصرت دینا صرف اسی قادر مطلق کے قبضہ قدرت میں ہے، جو اپنے خلاقی کمالات ذاتیہ سے پوری کائنات کا نظام چلا رہا ہے۔ رسولوں کا منتظر نصرت رہنا اس بات کی ایک بہت بڑی ناقابل تردید اور منصوص دلیل ہے کہ وہ اپنے اس منصوص عبدۂ نبوت و رسالت کے باوصف پھر بھی عبدہٗ و رسولہٗ ہی ہیں۔ ورنہ ایسی مشکلات کے مواقع پر جب ایک ولی اپنی کرامت دکھا کر نصرتِ غیبی کا انتظار کئے بغیر مشکلات حل کر سکتا ہے تو آخر یہ کون سا موقع ہے کہ ایک پیغمبر باوصف نبوت اپنا کوئی معجزہ نہیں دکھا رہا اور نہ امت کے عذاب ٹلنے کو اپنے کسی معجزہ کا کرشمہ قرار دے رہا ہے۔ اور نہ یہ کہہ رہا ہے کہ تم مشکلات کا فکر مت کرو، میں تمہاری تمام آفات اور مشکلات دور کر سکتا ہوں۔ بلکہ وہ تو خود بارگاہِ صمدیت میں اپنا سر نیاز جھکائے اپنی اُمت کے افراد کی صف میں کھڑا ہو کر مستعانِ حقیقی ہی سے مدد طلب کر رہا ہے۔ اگر کوئی شخص محض خوش عقیدگی کی رو میں بہہ کر قرآنِ مجید کی اس آیت مبارکہ میں بیان کیے جانے والے اس پیمبرانہ عمل اور عقیدے کی تکذیب کرتا ہے۔ تو یاد رہے کہ پھر اسے ایمان سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں گے۔ کیونکہ یہ ہمارا یا آپ کا عقیدہ یا نقطۂ نظر نہیں کہ جسے رد بھی کیا جا سکتا ہے، بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر پاک پر نازل ہونے والی آخری کتاب کا فیصلہ ہے۔ فاعتبروا یا اولی الالباب۔ اسی طرح ایک اور مقام پر قرآنِ مجید میں

موسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے آتا ہے:

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قال موسیٰ لقومہ استعینوا باللہ واصبروا۔ (سورۂ اعراف، آیت 128)

کہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر سے کام لو۔

موسیٰ علیہ السلام یہاں یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ میں چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم عہدہ پر فائز ہوں لہٰذا تم اپنی مشکلات و حوائج میں مجھ سے مدد مانگ لیا کرو۔ مگر ایسا نہیں کہا، بلکہ یہ کہا کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے استعانت کرو۔ قرآن کی اس وضاحت سے یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچ گیا کہ آدم علیہ السلام سے حضور سید عالم ﷺ تک مبعوث ہونے والے تمام انبیاء و رسل کا اپنا عقیدہ بھی یہی تھا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی قوموں کو بھی اسی عقیدہ پر سختی سے کاربند رہنے کے احکام صادر فرمایا کرتے تھے۔ بعد میں اگر کوئی اپنے کسی خود ساختہ نظریہ کو انبیاء و رسل پر ٹھونستا ہے تو یہ ایک بہت بڑا اتہام اور کفر کے مترادف عمل ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

ایک اور مقام پر حضرت نوح علیہ السلام بارگاہِ ایزدی میں استعانت کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر۔

کہ حضرت نوحؑ نے اپنے رب کو پکار کر عرض کی کہ میں مغلوب ہوں میری مدد فرما!

اس آیت میں دو مسئلے حل ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ ایک اولوالعزم نبی اپنی تمام تر موہوبی قوی، فطری کمالات اور رسالت کی عظمتوں کے باوجود مشکل وقت میں اپنے معبود و مالک ہی سے استعانت کر رہا ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر واعظین اور نیم خواندہ طبقہ یہی بتاتا ہے کہ بزرگانِ دین سے مدد مانگو۔ صوفیاء کا مقام بہت بلند سہی مگر کسی رسول یا نبی کے برابر تو ہونے سے رہا۔

مقامِ غور ہے کہ جب صوفیاء و عارفین سے بھی کہیں بلند مقام رکھنے والا ایک نبی اپنے آپ کو دشمنوں کے سامنے مغلوب پا کر اللہ ہی سے مدد طلب کر رہا ہے اگر وہ ذاتی طور پر منبع نصرت ہوتا تو اسے اوپر سے مدد مانگنے کی ضرورت ہی کیا پڑی تھی۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

معلوم ہوا کہ جملہ بزرگانِ دین بشمول انبیاء و رسل اللہ تعالیٰ کے نہ صرف محتاج ہیں بلکہ تمام حوائج میں اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، دوسرا مسئلہ یہ حل ہوا کہ اس آیت میں دعا ربہ نے واضح کر دیا کہ جن ذوات کو آج کا مسلمان پکارتا اور ان سے مافوق الاسباب مدد طلب کرتا ہے ان کی اپنی سنتِ سنیہ ہمیشہ یہ رہی کہ وہ خود ہر مشکل میں اپنے خالق و مالک ہی کو پکارا کرتے تھے اور یہی حضرت پیرانِ پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ جیسے اکابر اہل سنت کا وطیرہ، اندازِ تبلیغ اور طریقہ تعلیم تھا۔ ہم صرف نام کے اہل سنت ہیں، کام کے اہل سنت یہی لوگ تھے.....ع

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

ہمارے بعض بلکہ اکثر حضرات جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ مقدس شخصیات سے مدد طلب کرنے کو خوش عقیدگی کی بنیاد تصور کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو وہ دائرہ اہل السنت سے خارج قرار پائیں گے۔ یہ محض ان کا خیال ہے جس کی پشت پر قرآن و سنت سے کوئی قوی دلیل موجود نہیں۔ آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے مطالب میں کھینچا تانی اور دور از کار تاویلات کرتے ہوئے اپنے ذہنی اور خود ساختہ عقائد کو ثابت کرنا وقتی طور پر عوام پر تو اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مگر حضرت پیرانِ پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ جیسے اکابر کے ٹھوس عقائد کے سامنے ایسی تاویلات اور کھوکھلے عقائد ریت کی دیوار ثابت ہوتے ہیں، کیونکہ حضرت پیرانِ پیرؒ اور دیگر جلیل القدر صوفیاء و علمائے اُمت کے قائم کردہ دلائل کا تعلق براہِ راست قرآن و سنت سے ہے اور ان کے محلات عقائد محض ہوا پر تعمیر نہیں تھے، بلکہ ان کی دیواروں کو انتہائی تعمق و ژرف نگاہی سے صحابہؓ و اہل بیتؓ کے قواعد پر اٹھایا گیا اور خشتِ اوّل سے آخری خشت تک قرآن و سنت کے منصوص خمیر کو صرف کیا گیا۔

یہی وجہ ہے کہ اُولیائے سلف کے ان شاندار اور فلک بوس محلاتِ عقائد میں سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود نہ کوئی شگاف پڑا اور نہ کہنہ سالی کے آثار رُونما ہوئے۔ ہمارے اس دعویٰ کی دلیل بالخصوص حضرت پیرانِ پیرؒ کے وہ سنہری خطبات ہیں، جو آپ نے مدینۃ العلوم اور عروس البلاد بغداد میں

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مسلسل چالیس سال بیٹھ کر دیئے۔ اور آج تک جن کا ایک حرف نہ صرف زندہ ہے بلکہ مسافرانِ منزلِ توحید کو پکار پکار کر اپنی طرف بلا رہا ہے کہ آؤ رسالت مآب ﷺ اور جملہ انبیائے ماسبق کا مقصد و خلاصۂ تبلیغ یہ ہے، جو میں بیان کر رہا ہوں۔ نہ وہ جو تم لوگوں نے بنا رکھا ہے۔ کیا تم ہمیں بدعقیدہ سمجھتے ہو؟ کیا تم ہمیں دائرہ اہل السنت سے خارج خیال کرتے ہو؟ کیا ہمارے عقائد انبیاء علیہم السلام کے عقائد کے مخالف ہیں؟ اگر ہمارے عقائد خراب ہیں، ہم سنی نہیں ہیں تو پھر تم ہمیں پیرانِ پیر اور غریب نواز کے الفاظ سے کیوں یاد کرتے ہو۔ ہمارے نام پر لاکھوں روپے کیوں جمع کرتے ہو، لوگوں کو ہمارے نام پر کیوں لوٹتے ہو، گیارہویں شریف اور چھٹی شریف کی محافل منعقد کر کے دنیا میں اپنے آپ کو کیوں نیک نام ثابت کرتے ہو اور ہمارے ساتھ ایسی منافقانہ اور غرضمندانہ عقیدت کا اظہار کر کے ہماری آنکھوں میں کیوں دھول جھونکتے ہو.....؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی

باری تعالیٰ کی حلِ مشکلات سے سبکدوشی (معاذاللہ): بہ ظاہر یہ عنوان کفریہ ہے، مگر معاذاللہ یہ میرا عقیدہ نہیں۔ اس کی تفصیل ذرا آگے ملاحظہ فرمایئے، بات یہ ہے کہ جب شرک کسی شخص پر بھوت بن کر سوار ہو جاتا ہے تو پھر.....؟

می برادازوے صفاتِ مردمی

کے مصداق وہ شخص اپنی زبان اور قلم سے عجیب و غریب عقائد کا اظہار شروع کر دیتا ہے۔ توحید ایمان کی اصل ہے اور ایمان حیاء ہے۔ جبکہ شرک کفر اصرح واقبح اور کھلی بے حیائی کا نام ہے۔ بفحوائے احادیث طیبہ الاحیاء شعبۃ من الایمان او الحیاء من الایمان اور اذا فاتک الحیاء فاصنع ماشئت او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام، نیز حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مواعظ و خطبات کے حوالے سے ہم یہی بات اپنے مقالہ پیرانِ پیر کی شخصیت، سیرت اور تعلیمات میں نقل کر چکے ہیں۔ اسی شرک کے بھوت نے جب زمانۂ حال کے ایک محترم مناظر اور شیخ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الحدیث (مولوی محمد اشرف سیالوی از ناقل) کے سر پر ڈیرہ جمایا اور بستر لگایا تو ان کے قلم سے ایک عجیب عقیدہ وماہیہ کا ظہور وصدور ہوا۔ موصوف نے اپنا یہ غیر مطبوعہ مقالہ مجھے ارسال فرمایا، جس پر سردست ہم کسی قسم کے تبصرہ کا حق اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں۔ البتہ بالغ نظر قارئین اور قرآن وسنت کی تعلیمات پر ایمان رکھنے والے منصف مزاج ارباب علم سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ وہ باری تعالیٰ کے بارے ایک شیخ الحدیث کے درج ذیل عقیدہ پر اپنا تبصرہ تحریری صورت میں ہمیں ضرور بھیجیں۔ عبارت محولہ بالا ملاحظہ فرمائیں "نیز قابل غور امر یہ بھی ہے کہ وصول کے بعد تو کسی دوسرے سے عطاء ومنع ونفع وضرر کا عقیدہ شرک ہے، لیکن سالک اور سیر الی اللہ والے کو شیخ کے حق میں عطاء ومنع ونفع وضرر کا مالک سمجھنا اور ان اُمور میں اس کا دستِ نگر اور محتاج سمجھنا شرک نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات میں ہر کام اور فعل مؤثر اور مدبر نہیں۔ بلکہ دوسرے حضرات بھی اس کے ساتھ تدبیر وتصرف میں شریک ہیں، بلکہ مشکل کام اولیاء ومرشدین کے سپرد فرما دیتا ہے۔ اور نسبتاً آسان کام اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے، کیونکہ مرید کے نفس اور ہوائے نفسانی اور تمناوآرزو کی موت ہی زیادہ کٹھن ہے۔ اس کے بعد کا مرحلہ اس قدر دشوار نہیں، اس لئے سلوک کے مراحل اور سیر الی اللہ کے منازل ہر کوئی طے نہیں کر سکتا تو اس اہم مرحلہ کو مرشد کے سپرد کرنا صرف شرکت کو ہی مستلزم نہیں، بلکہ مرشد کے تصرف وتدبیر میں اقویٰ ہونے کے مستلزم ہوگا۔ (انتہی)

محولہ بالا سطور میں جو کچھ شیخ الحدیث صاحب نے بیان فرمایا ہے، اس سے کم از کم مجھے اتفاق نہیں ہے، قرآن وسنت کے دلائل کے حوالے سے محولہ بالا عبارت پر کسی قسم کا فتویٰ لگانا تو مفتیانِ شریعت کا کام ہے، سردست یہاں اتنی گزارش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ شیخ الحدیث صاحب کا محولہ بالا عقیدہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی تصریحات کے سراسر منافی ہے جو ہم نے ان کی تصنیف تصفیہ مابین سنی وشیعہ کے حوالے سے اپنے اسی مقالہ کے صفحہ نمبر 20 پر نقل کی ہیں۔ شیخ الحدیث

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

صاحب اور حضرت گولڑوی کی تصریحات وعقائد کے مابین جو فرق پایا جاتا ہے۔ قارئین اسے خود پڑھ لیں اور فیصلہ کریں کہ باری تعالیٰ کی ذات وصفات اور توحید کے بارے کس کا عقیدہ غلط اور کس کا عقیدہ صحیح ہے۔

درستگی عقائد کے سلسلہ میں حضرت اعلیٰ کی تنبیہات

حضرت پیر مہر علی شاہ کی آخری تصنیف تصفیہ مابین سنی وشیعہ کے آخر میں تنبیہ ضروری کے عنوان سے جو چند سطور بہ سلسلہ درستگی عقائد ان کے اپنے الفاظ میں تحریر ہیں، وہ بلاشبہ خلاصہ قرآن وسنت ہیں۔ ہم یہاں انہیں تبرکاً نقل کرتے ہیں:، آپؒ نے لکھا ہے:۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ (المائدہ آیت 77)

ترجمہ: کہو، اے اہل کتاب دین کی باتوں میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو جو پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور بہت سے دوسروں کو بھی گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔ اللہ تعالیٰ کو اعتدال اور میانہ روی ہر کام میں پسند ہے اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔ جس کی درخواست کے لیے ہم مامور ہیں۔ غلو اور تجاوز گو امن ہی میں ہو، موجب ضلالت وغضبِ الٰہی ہے، بہت سے ایسے کام ہیں جو فی ذاتہٖ صحیح، بلکہ منجملہ اسبابِ کمالِ ایمان کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں، باوجود اس کے بوجہ غلو اور حد سے بڑھ جانے کے بد طینت اور فاسد الرائے انسان انہی امورِ صحیحہ سے نتائج فاسدہ استنباط کر لیتا ہے۔ حضرت شیخ اکبرؒ ایسے نتائج کو شیاطین معنویہ سے تعبیر فرماتے ہیں۔ مثلاً حب اہل بیت بشہادتِ قرآن وحدیث وقرار دادِ اہل اللہ کمالِ ایمان کا موجب ہے، بلکہ بلحاظ اصول عین ایمان سمجھا گیا ہے۔ اس اصل صحیح میں غلو کرنے والے دو فرقے ہوئے، ایک فریق نے بُغض وسبِ صحابہ کرامؓ کا راستہ لے لیا کہ انہوں نے بعدِ آنحضرت ﷺ کے (بخیال ان کے) اہل بیتؓ کا منصب اور حق غصب کر لیا ہے، دوسرا فریق (معاذ اللہ) خدا اور، رسول اور جبرائیل تک کے گستاخ ہوئے۔ بدیں خیال

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کہ رتبہ اہل بیت کے صحابہ سے تقدم پر نص کیوں نہیں وارد ہوئی۔ یہ سب اسی اصل صحیح حب اہل بیتؓ میں غلو کے نتائج فاسدہ ہیں۔ ایسے ہی اللہ کے نیک بندوں کی محبت خدا کے قرب کے ذرائع سے ہے اور اس کے باوجود اگر حد سے بڑھ جائے، یعنی انہی نیک بندوں کو معبود بنالیا جائے یا ان کو مستقل طور پر تصرف کرنے والا سمجھ لیا جائے یا اس طرح تصرف میں شریک سمجھا جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کی شرکت کے بغیر جہان کا انتظام نہیں چلا سکتا، جیسے سلاطین وامراء اپنے نائبین حکام کے بغیر سلطنت کا انتظام نہیں چلا سکتے اور ان کی بات ماننے پر مجبور ہوتے ہیں، تو یہی محبت موجب شرک ہو جائے گی اور وہی محب مشرک اور ناقابلِ مغفرت ہو جائے گا لہٰذا حب اہل بیتؓ ومقبولانِ خدا صاحب اعتدال اور صراطِ مستقیم پر قائم رہنے والوں کے لیے تو مفید وموجب کمال ہوئی، لیکن افراط و تفریط کرنے والے دونوں فریق بمجملہ گمراہوں کے ہوئے۔ (ملاحظہ ہو تصفیہ مابین سنی وشیعہ ص 91) رنگِ نظام کی بعض رباعیات پر اعتراض کیا گیا، لہٰذا ہم پر ان کا جواب دینا لازم تھا اور پھر یہ موضوعات انتہائی حساس ہونے کے ساتھ شرعی ودینی بھی تھے، آئندہ بھی اگر کسی نے کوئی قابلِ جواب اعتراض کیا تو ان شاء اللہ ہم اپنی علمی بساط کے مطابق اپنا معلوماتی ماحضر ضرور پیش کرنے کی کوشش کریں گے، یہاں کوشش کا لفظ اس لیے لکھ دیا کہ خانقاہی مصروفیات کے حوالے سے لوگوں کا غیر معمولی سلسلۂ ملاقات، پھر زائرین کے لیے دم ودرود اور دعاؤں میں وقت کا صرف ہو جانا مزید کسی قسم کے علمی وتحقیقی امر کی انجام دہی کی گنجائش نہیں چھوڑتا۔

تاہم میرے مالک وخالق کا مجھ پر یہ خصوصی فضل ہے کہ ان ناگزیر مصروفیات کے باوجود مطالعہ کتب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ میں اسے اپنے جدِ امجد حضرت پیر مہر علی شاہ اور پھر حضرت بابو جی کا اپنے لئے خصوصی فیضان سمجھتا ہوں، بقولِ راقم الحروف

ہم ان کے علم کی ادنیٰ سی اک تجلی ہیں
جو علم و فقر کے مہرِ منیر کہلائے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

(اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت ص 81 تا 121)

وما علینا إلا البلاغ المبین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین بحمد اللہ وفضلہ آج بروز جمعرات ۲۱ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ بمطابق 12 اکتوبر 2017ء بوقت 12:20AM بمقام دار العلوم مفتاح القرآن G/16 بمدینہ کلاں اسلام آباد اعلاء کلمۃ اللہ فی تحقیق من دون اللہ کی تحریر تکمیل کو پہنچی۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ حضر حیات اعوان بجکروی پرنسپل دار العلوم مفتاح القرآن خطیب جامع مسجد طوبیٰ اسلام آباد

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہماری دیگر مطبوعات

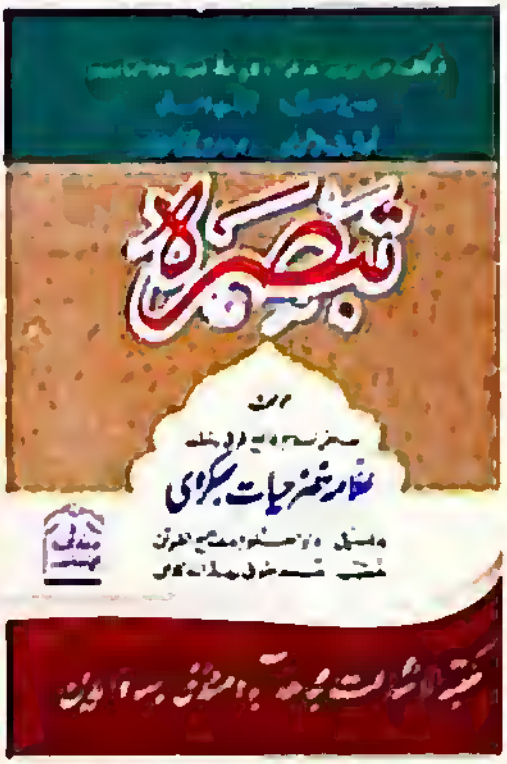

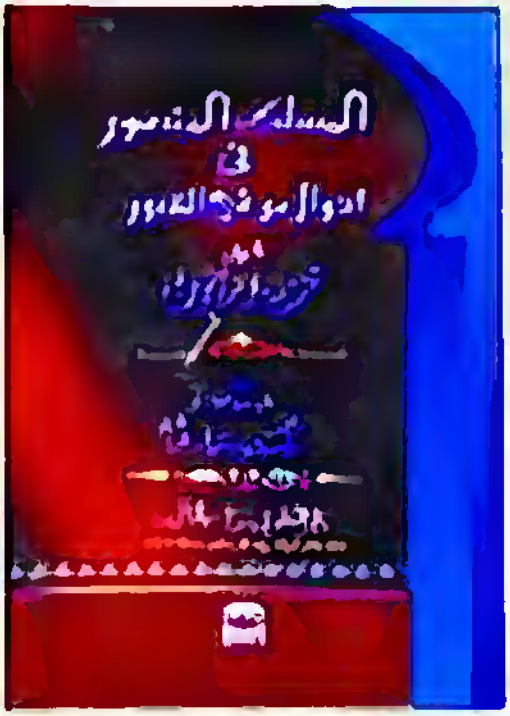

ناشر مکتبۃ الاشاعت مجاہد آباد منڈی بہاؤالدین